الذین آمنوا اشد حبا للہ

بفضلہ تعالی

کتاب المحبۃ والشوق

مولفہ و مترجمہ

مولوی سید مہدیعلی صاحب تحصیلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۲۸۶ ھجری مطابق سنہ ۱۸۷۰ ع

میں چھاپی گئی *

قیمت ۸ آنہ

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U583

الذین آمنوا اشد حبا للہ

بفضلہ تعالی

کتاب المحبۃ والشوق

مولفہ و مترجمہ

مولوی سید مہدیعلی صاحب تحصیلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۷۰ ع

میں چھاپی گئی *

قیمت ۸ آنہ

بســم الله الرحـمن الرحـيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام علي رسوله سيدالمرسلين وعلي اله واصحابه واهلبيته اجمعين بعد حمد و صلوة کے بندہ گنہگار مہدی علي ابن سید ضامن علي غفرالله ذنوبه اصحاب ذوق اور ارباب شوق کي خدمت میں عرض کرتا هی که کتاب احیاء العلوم جسکي تعریف نہیں هو سکتي اکثر میرے مطالعه میں رها کرتي اور کبھي کبھي به وقت فرصت میں اُس کے بعض مضامین کو اُردو میں لکھا کرتا اور مثنوي مولانای معنوي رحمة الله علیه کے حکایات اور اشعار موقع مناسب پر ملا دیا کرتا ان دنوں میں بعض احباب نے فرمایش کي که احیاءالعلوم کي کتاب المحبت میں سے عمدہ عمدہ مضامین منتخب کرکے بطور ایک رساله کے اُردو میں لکھه دو اور جا بجا اشعار اور حکایات مثنوي کي بھي ملا دو چنانچه میں نے اُسیطرح پر اُس کتاب کو ختم کر دیا اگرچه یهه کتاب بلفظه ترجمه اُس کا نہیں هی بلکه کہیں مضمون اُس کا کم هو گیا هی اور کہیں اور کتابوں کا مضمون بڑهه گیا هی مگر تب بھي اکثر مضامین اُسي کتاب کي هیں الله جلشانه مجهه کو اور میرے دوستوں اور جمله مومنین کو اِسکے دیکھنے سے فائدہ پہنچاوے آمین *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اُسي خدا کو زیبا هی جو اپنے دوستونکے دلونکو پاک کر دیتا هی که وہ دنیا کي خوبي اور طراوت پر نظر نہیں کرتے اور اُنکے باطنوں کو صاف کر دیتا هی که سواے اُسکے کسي طرف آنکھہ اُٹھا کر نہیں دیکھتے پھر اُنکو خالص کر لیتا هی که اُسي کے بساط عزت پر بیٹھے رہتے هیں پھر اُنپر اپني اسما و صفات کي تجلي چمکاتا هی که وہ انوار معرفت سے روشن هو جاتے هیں پھر اُنکو اپنا جمال بے پردہ دکھلاتا هی که آتش محبت میں جل جاتے هیں پھر اُنپر اپني جلال کا حجاب کر دیتا هی که جس سے صحراء عظمت و کبریا میں بھٹکتے پھرتے هیں پھر جب اُسکے جلال کو ملاحظه کرکے کچھہ حظ اُٹھاتے هیں تو اُنکو دهشت سے بیہوش کر دیتا هی که عقل و بصیرت سے بیخبر هو جاتے هیں اگر نا اُمید هوکر لوٹنے کا قصد کرتے هیں تو لوٹنے نہیں دیتا اور خطاب کرتا هی که کیوں اپني جہالت اور عجلت سے مایوس هوکر پھرے جاتے هو صبر کرو اور جلدي نه مچاؤ پس نه پھر سکتے هیں نه پہنچ سکتے هیں نه دور رہ سکتے هیں نه نزدیک جا سکتے هیں حیران هوکر دریاے معرفت میں غرق هو جاتے هیں اور رحمت کامله نازل هو محمد صلي الله علیه و سلم پر جنکي ذات پر نبوت کا خاتمه هو گیا اور اُنکے آل و اصحاب پر جن کو خلق کي سیادت اور امامت کا عہدہ عنایت هوا *

بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاهیئے که الله جلشانه کي محبت وہ مقام هی جسپر تمام مقامات کا خاتمه هی اور یہه وہ درجه هی جسپر

تمام درجات کي اِنتها هی بعد سمجھنے معني محبت کے معلوم هوتا
هی که کوئي مقام پہلے محبت سے نہیں هی مگر ایک مقدمه اُسي کے
مقدمات سے هی مثل توبه اور زهد اور صبر وغیرہ کے اور کوئي درجه
بعد محبت کے نہیں هی مگر وہ ایک ثمرہ اور ایک نتیجه اُسي کے
ثمرات اور نتائج سے هی مثل شوق اور اُنس اور رضاء وغیرہ کے اور
کوئي مقام گو کیساهي عزیز الوجود کیوں نهو ایسا نہیں هی که جسکے
امکان پر کسیکو اِیمان نه هووے مگر محبت الله جلشانه کي عجب
مقام هی که اُس کے امکان پر اِیمان لانیوالے بھي کم هیں یہاں تک که
بعضے علماء اُس کے امکان سے اِنکار کرتے اور کہتے هیں که الله جلشانه
کي محبت کے سواے اِس کے اور کچھه معنے نہیں هیں که همیشه اُس
کي اطاعت کي جاوے کیونکه محبت کے لیئے ضرور هی که محبوب
اُسي جنس اور اُسي کے مثل هووے اور جب که وہ علماء محبت
سے اِنکار کرتے هیں تو اُنس اور شوق اور لذت مناجات اور تمام لوازم
محبت سے بھي اِنکار کرتے هیں پس ضرور هی که اِس امر سے حجاب
دور کیا جاوے اور حقیقت محبت کي بیان کي جاوے اِس لیئے هم
اِس کتاب میں اول تو محبت کے باب میں شریعت کي شہادت
لائینگے پھر اُس کي حقیقت اور اسباب کو بیان کرینگے پھر اِس امر
کو لکھینگے که سواے الله جلشانه کے اور کوئي استحقاق محبت کا نہیں
رکھتا پھر اِسکو بیان کرینگے که سب سے بڑھکر لذت دیدار کي هی پھر
بیان کرینگے که دیدار آخرت میں موقوف هی اِسپر که دنیا میں اُس
کي معرفت حاصل هووے پھر بیان اِس بات کا کرینگے که وہ کون سے
سبب هیں که جن سے محبت الله جلشانه کي بڑھے پھر اُسکو بیان
کرینگے که کیا سبب هی که اِنسان محبت میں باهم تفاوت رکھتے

هیں پھر بیان کرینگے کہ کیا سبب ہی کہ سمجھہ لوگوں کي اُس کے معرفت سے قاصر ہی پھر معنے شوق کے بیان کرینگے پھر بیان کرینگے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ سے محبت رکھتا ہی پھر بیان کرینگے کہ محبت کي علامتیں کیا ہیں جس سے معلوم ہو کہ بندہ اپنے خدا کو چاہتا ہی پھر معنے اِس کے بیان کرینگے پھر اِس میں جو دل کو کشادگي ہوتي ہی اُس کو لکھینگے پھر رضا کے معنے اور اُس کي فضیلت اور حقیقت بیان کرینگے پھر اِس کو بیان کرینگے کہ دعا اور گناہ سے محبت جاتي نہیں رہتي پھر کچھہ حکایتیں اور باتیں عاشقوں کي نقل کرینگے پس اتنے بیان اِس کتاب میں ہیں *

بیان شریعت کے گواہونکا ثبوت میں محبت میں بندہ کے ساتھہ خداے عزوجل کي

اِس کو جاننا چاہیئے کہ تمام اُمت کا اِس پر اتفاق ہی کہ اللہ تعالی اور اُس کے رسول صلي‌اللہ علیہ وسلم کي محبت فرض ہی پس اگر محبت کا وجود نہ ہوتا تو فرضیت اُس کي کس طرح ہوتي اور محبت کے معنے طاعت کے نہیں ہیں اِس لیئے کہ طاعت نتیجہ اور ثمرہ محبت کا ہی اور محبت کے ثبوت کي دلیل یہہ ہی کہ خود اللہ جلشانہ فرماتا ہی یحبہم ویحبونہ کہ اللہ جلشانہ اُن سے محبت رکھتا ہی اور وہ اُس سے محبت رکھتے ہیں دوسرا قول اللہ عزوجل کا یہہ ہی والذین امنوا اشد حباللہ کہ اِیمان‌والے سب سے بڑھکر اللہ سے محبت رکھتے ہیں تو اِس آیہ سے محبت اور تفاوت محبت کا ثبوت

هوتا هی اور حضرت صلی‌الله علیه وسلم نے چند حدیث میں الله جلشانه کی محبت کو ایمان کے شرط میں بیان فرمایا هی چنانچه ابو زر بن عقیلی نے حضرت سے سوال کیا که یا رسول الله ایمان کیا هی آپ نے جواب دیا که ایمان یهه هی که الله اور اُس کے رسول سے سب سے بڑهکر محبت رکهے اور دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا هی که کوئی ایمان نهیں لاتا جب تک که الله اور اُس کا رسول سب سے زیاده اُس کے محبوب نه هوں اور ایک حدیث میں بیان فرمایا هی که کوئی بنده ایمان نهیں لاتا جب تک که میں اُس کے نزدیک اُس کے اهل و عیال اور دولت و مال اور سب آدمیوں سے زیاده محبوب نه هوں اور ایک روایت میں هی که جب تک اُس کی جان سے زیاده محبوب نه هوں اور کیوں نه هو خود الله جلشانه فرماتا هی که اگر تمهارے باپ اور بیٹے اور بهائی اور مال اور دولت اور تجارت زیاده محبوب هونگے به نسبت الله اور اُس کے رسول کے تو تم اُس کے حکم کے منتظر رهو اور اُس کو محل تهدید و انکار میں ارشاد فرمایا هی اور حضرت رسول صلی‌الله علیه و سلم نے حکم کیا هی که الله اور اُس کے رسول سے محبت رکهو چنانچه فرمایا هی که الله جلشانه سے محبت رکهو کیونکه وه هر روزه تم کو نعمتیں پهنچاتا هی اور مجهسے محبت رکهو اس لیئے که الله مجهسے محبت رکهتا هی جاننا چاهیئے که ان آیات و احادیث سے ثابت هوا که محبت اور طاعت میں فرق هی طاعت صرف ثمرۀ محبت اور نتیجۀ محبت هی نه اصل حقیقت محبت پس جو لوگ محبت کی حقیقت سے انکار کرتے هیں وه بادۀ محبت کے مزه سے بیخبر هیں اور هر چند مرد عاقل اس سخن آشنا سے دیوانه هی اور افسون محبت اُس کے نزدیک افسانه لیکن

دل شناسد که چیست جوهر عشق	عقل را زهره بصارت نیست

پروانه کو خبر هی که تلخي دود شمع میں کیا حلاوت هي اور دیوانه کو معلوم هی که زنجیر کي جهنکار میں کیا کیفیت هی قطعه

تو نازنین جهانی و ناز پرورده	ترا ز سوز درون و نیاز ما چه خبر
چو دل بمهر نگارے نه بستهٔ اي مه	ترا ز حالت عشاق بیدوا چه خبر

روایت میں آیا هی که ایک شخص نے حضرت صلي الله علیه و سلم سے آکر کہا که یا حضرت میں آپ کو چاهتا هوں آپ نے فرمایا که اگر هم کو چاهتے هو تو فقر پر مستعد رهو پهر اُس نے کہا که میں الله جلشانه کو چاهتا هوں آپ نے فرمایا که اگر خدا کو چاهتے هو تو بلاء کے تحمل پر آماده رهو اور حضرت عمر رضي الله تعالي عنه سے منقول هی که ایک مرتبه حضرت صلي الله علیه و سلم نے مصعب ابن عمیر کو دیکها که وه چلے جاتے هیں اور ایک بکري کے کهال کا کمر بند کمر سے باندهے هوئے هیں که اُن کو دیکهکر حضرت صلي الله علیه و سلم نے فرمایا که دیکهو اِس شخص کو که کس طرح پر الله نے اُس کے دل کو روشن کیا هی میں نے دیکها تها که اُس کي والدین کسطرح پر اُسکي پرورش کرتي تهي عمده عمده غذائیں اُسکو دیتي تهي اب الله اور اُس کے رسول کي محبت نے اُس کا یهه حال کر دیا هی جو که تم دیکهه رهے هو اِن احادیث سے ثابت هوا که محبت الله جلشانه اور اُس کے رسول صلي الله علیه و سلم کي اُسي کو هوگي جو که فقر اور بلا پر مستعد رهیگا اور فقر کو فخر سمجهیگا اور بلا اور مصیبت پر شکر کریگا اِس لیئے که عاشق کو صرف یهه کافي هی که معشوق کے سواے کسي طرف التفات

نہ کرے اُسکی محبت سے کام رکھے اگر وہ لطف کرکے اپنے پاس بلاوے
تو اُس کی مہربانی ہی اور اگر بہ قہر اُسکو دور کرے تو اُس کی مرضی
ہی بلکہ ہزار مرتبہ معشوق اُس کو نکالے وہ اُس کا کوچہ نہ چھوڑے
اور ہزار طرح اپنا دامن چھوڑاوے وہ اُس کا دامن ہاتھہ سے نہ دے اگر
چلے تو اُسی کی طرف اگر بھاگے تو اُسی کی جانب کسی طرح پر
طلب نہ چھوڑے کما قیل

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید
جان بر لب است در دل حسرت که از لبانش
نگرفت هیچ کامی جان از بدن بر آید

ہزار معشوق اُن کا اُن سے منہہ چھپاوے وہ اُس کی دیدار کی خواہش
نہ چھوڑیں اور جب تک وہ اپنا جمال نہ دکھلاوے اُسکے کوچہ سے نہ ہٹیں
ہر وقت زبان حال سے یہی پکارتے رہیں

بنمای رخ که خلقی واله شوند و حیران
بکشای لب که فریاد از مرد و زن بر آید

بلکہ جو عاشق صادق ہیں وہ قہر میں زیادہ لطف پاتے ہیں اور فقر
اور بلا پر زیادہ شکر کرتے ہیں چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رح جس
روز فقر و بلا سے فارغ رہتے تو کہتے کہ الہی تونے آج نان دی مگر نان
خورش کہاں ہی یعنے کیا خفگی ہی کہ آج کوئی مصیبت نہیں دی
اسلیئے کہ مصیبت تو عاشقوں کے حصہ میں ہی

زاهدانرا جنة الفردوس باید نزل گاه
عاشقانرا لذت اندر قعر زندانست و بس
لطف او را عام و خاص و نیک و بد یابنده‌اند
قهر او را پیش رفتن کار خاصانست و بس

عاشق وهي هی که اگر ایک لمحه میں محبوب اُس کا اُسکو هزار بار دار پر کهینچے اور اپنے آپ کو اُس سے بیزار بناوے تب بهي وه بدستور ثابت قدم رهے اور اگر هزار مرتبه جسم اُس کا پارہ پارہ کرے تب بهي وه کچهه الم نه پاوے اور اگر اُس کو درکات دوزخ میں ڈال دے تب بهي وه کچهه پرواه نه کرے جیسا که حضرت ادریس علي نبینا وعلیه التحیة والثنا فرماتے که لوکان بیني و بینک بحر من نار لخضت فیها شوقا الیک که الهي اگر میرے اور تیرے بیچ میں ایک آگ کا دریا حایل هوتا تو تیرے شوق میں اُس میں کود پڑتا اور اُس سے نه نکل جاتا *

حکایت

لکها هی که بني اسرائیل میں ایک شخص تها که وه دریاء محبت میں ڈوبا هوا اور آتش عشق میں جلا هوا تها خداوند عالم نے اُس کي محبت دکهلانیکو اُسکا اِمتحان لیا اور اُسوقت کے نبي کو حکم دیا که اِس شخص سے کهه دو که تیرے واسطے جهنم میں جگهه هی تو کیوں اِس قدر عبادت کرتا هی نبي نے اُس سے جاکر کها وه نهایت خوشي سے وجد میں آیا اور کها که الحمدلله پیام دلدار کا تو لائے اب تک تو هم جانتے تهے که همارا اُس محفل میں کچهه ذکر هي نهیں هی اب معلوم هوا که جهنم میں همارے واسطے جگهه تجویز کي گئي هی اِس سے بڑهکر اور کیا خوشي هوگي تب اُس نبي کو اِلهام هوا که تم نے

همارے عاشقوں کو دیکها هماري محبت نے کس طرح پر اُن کو بے خبر کر رکها هی که هماري رضا پر راضي اور هماري قضا پر شاکر هیں مولاناي معنوي اپني مثنوي میں لکهتے هیں که ایکبا مرتبه الله جلشانه سے حضرت موسي علیه السلام نے عرض کي که الهي وه خصلت کیا هی جس سے مجهے تیري محبت زیاده هو جواب هوا که ای موسي میرے سوا کسي طرف التفات نه کر میرے قهر کو دوسرے کي محبت سے بهتر جان اور بلا اور مصیبت میں بهي میرا دامن نه چهوڑ ای موسي تو آخر هوشیار اور جوان اور عقیل هی کیوں میرا دامن چهوڑیگا جب که تو جانتا هی که مجهه کو تجهه سے محبت هی خیال کر که بچه اپني ماں کا دامن کب چهوڑتا هی ماں اُس کو مارتي جاتي هی وه اُسي کي بدن سے چپٹتا جاتا هی وه هٹاتي جاتي هی وه اُسیکا دامن پکڑتا هی کما قیل

گفت چون طفلي به پیش والده | وقت قهرش دست هم دروے زده
خود نداند که جز او دیار هست | هم ازو مخمور و هم از اوست مست
مادرش گر سیلئي بر وي زند | هم به مادر آید و بر وي تند
از کسي یاري نه خواهد غیر او | ز وست جمله شر او و خیر او
خاطر تو هم ز مادر خیر و شر | التفاتي نیست جا هاي دگر

اور خبر مشهور میں آیا هی که حضرت اِبراهیم علیه السلام نے ملک الموت سے وقت نزع کے فرمایا که تم نے دیکها هی که کوئي دوست اپنے دوست کو مارتا هو اُس وقت الله جلشانه نے وحي کي که تمنے کسي دوست کو دیکها هی که دوست کے ملنے سے نفرت کرتا هو تب حضرت ابراهیم نے فرمایا که ای ملک الموت اب اپنا کام کرو لیکن یهه

رتبه اُسي شخص کا هی جو که دل و جان سے الله جلشانه کو چاهتا هی اور جب که وه جانیگا که موت سے میرا محبوب ملیگا تو اُس کے لیئے دل اُس کا بیقرار هوگا اور سواے موت کے کچهه اچها معلوم نه هوگا اور اِسي واسطے الله جلشانه نے فرمایا هی که فتمنوا الموت ان کنتم صادقین که ای یهود اگر تم سچے هو که تم خداے جلشانه کو چاهتے هو تو موت کي خواهش کرو اِس لیئے که یهه ذریعه همارے وصال کا هی

مولانا فرماتے هیں

چون تمنوا موت گفت ای صادقین … صاد قم جانرا بر افشانم برین
مرگ شیرین گشت ونقلم زین سرا … چون قفص هشتن پریدن مرغ را
جانهاي بسته اندر آب و گل … چون رهند از آب وگلها شاد دل
درهواي عشق حق رقصان شوند … همچو قرص بدر بي نقصان شوند
اي حریفان من از انها نیستم … کز خیالاتي درین ره ایستم
مردن اینساعت مراشیرین شداست … بل هم احیاء پئي من آمداست
اقتلوني یا ثقاتي لائما … ان في قتلي حیاتي دائما

اور حضرت سید کائنات صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که الهي مجهه کو اپني محبت عطا کر اور محبت اُس کي جو مجهے چاهتا هی اور محبت اُس شي کي جو تیري محبت سے مجهے نزدیک کرے اور اپني محبت کو مجهے آب سرد سے زیاده محبوب کر ایک مرتبه ایک اعرابي حضرت صلي الله علیه و سلم کے پاس آیا اور کهنے لگا که یا حضرت قیامت کب هوگي آپ نے پوچها که تو نے اُس کے واسطے کیا سامان جمع کیا هی اُس نے کها که نه میں نے نماز نه بهین

نے روزہ کثرت سے جمع کیا ہی ہاں میں اللہ جلشانہ اور اُس کے رسول کي محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جو جس کو چاہیگا وہ اُسي کے ساتھہ رہیگا حضرت انس رضي اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد اِسلام کے مسلمان کسي چیز سے اِس قدر خوش نہیں ہوئے جتنے کہ اِس بات سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضي اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہی کہ جس نے اللہ جلشانہ کے خالص محبت کا مزہ چکھا وہ دنیا کي طلب نکریگا اور سب آدمیوںسے وحشت کرنے لگیگا سچ ہی بیت

خواب راحت شد ازان دیدہ کہ دیدن دانست
رفت آسایش ازان دل کہ طپیدن دانست

اور عاشق صادق کي علامت یہي ہی کہ اُس کے نظر میں محبوب کے سوا کوئي نہ سماوے اور سب سے اُس کو تعلق چھوٹ جاوے اور کوئي خواہش اُس کے دل میں نہ رہے مراد و مطلوب اُس کا صرف محبوب ہو پس اِسي واسطے جو عاشق خدا کا ہوگا اُس کو دنیا سے کچھہ علاقہ نہ رہیگا طالب مولي طالب دنیا نہ ہوگا جیسا کہ مولانائے معنوي مجنون کے حال میں ایک حکایت لکھتے ہیں کہ وہ لیلي کے طلب میں اُنٹني پر سوار ہو کر چلا اُنٹني بچہ کے محبت سے پیچھے پھر پھر آتي اور مجنون کو منزل لیلي تک نہ پہنچاتي کہ آخر اُس نے ناقہ کو چھوڑا اور کوچہ محبوب میں پہنچا

بود مجنون را سبک رو ناقۂ
ور بجز لیلي مراو را فاقۂ
جاي دیگر بود لیلي را نکو
شد سوار ناقہ مجنون سوئے او
ناقہ را میراند مجنون ہر زمان
بچہ از ناقہ بماندش ناگہان

میل مجنون جانب لیلی کشان   میل ناقه جانب طفلش دوان
یکدم ار مجنون ز خود غافل شدے   ناقه گردیدی و واپس آمدے
عشق و سودا چونکه پر بودش بدن   می نبودش چاره از بیخود شدن
انکه او باشد مراقب عقل بود   عقل را خود عشق لیلی در ربود
لیک ناقه بس مراقب بود چست   چونکه او دیدی مهار خویش سست
فهم کردی زو که غافل گشت ودنگ   رو سپس کردی بیک ره بید رنگ
چون بخود باز آمدی دیدے ز جا   کو پسش رفتست بس فرسنگها
در سه روزه ره بدین احوالها   ماند مجنون در تردد سالها
گفت ای ناقه چو هر دو عاشقیم   هر دو ضد بس همره نا لایقیم
نیستت بر وفق من مهر و مهار   کرد باید از تو صحبت اختیار
این دو همره همدگر را راهزن   گمره آن جان کو فرو ناید ز تن
جان ز هجر عرش اندر فاقه   تن ز عشق خاربن چون ناقه
جان کشاید سوی بالا بالها   در زده تن در زمین چنگالها
تا تو با من باشی ای مرده وطن   پس ز لیلی دور ماند جان من
راه نزدیک و بماندم سخت دیر   سیر گشتم زین سواری سیر سیر
سر نگون خود را ز اشتر در فگند   گفت سوزیدم زغم تا چند چند
آنچنان افگند خود را سخت زیر   که مخلخل گشت جسم آن دلیر
چون چنان افگند خود را سوے پست   از قضا آن لحظه هم پایش شکست
پای را بر بست گفتا گو شوم   در خم چوگانش غلطان میروم
عشق مولی کی کم از لیلی بود   گوی گشتن بهر او اولی بود
گوی شو میگرد در میدان عشق   غلط غلطان در خم چوگان عشق
خانه ویران کن فرود آئی ز وی   تا بکی وابسته مرکب شوے
راه لذت از درون نه از برون   چند آبادانی و قصر و حصون

قصر چیزي نیست ویران کن بدن	گنج در ویراني است اي میر من
این نمي بیني که در بزم شراب	مست آنکو خوش شود کو شد خراب
گرچه بر نقشست خانه بر کنش	گنج جو و ز گنج آباد ان کنش

اور حضرت حسن بصري رحمۃ الله علیه فرماتے هیں که جس نے اپنے خداے جلشانه کو پهچانا وہ اُس سے محبت کریگا اور جس نے دنیا کو پهچانا وہ اُس سے نفرت کریگا اور مومن لهو ولعب میں نه رهیگا تاکه غافل هو اور جب وہ فکر کریگا تب غمگین هوگا اور حضرت ابو سلیمان داراني فرماتے هیں که الله جلشانه کے مخلوقات میں ایسے لوگ هیں که جن کو جنت اور اُس کي نعمتیں تو ذکر سے باز هي نهیں رکهتیں تو اُن کو دنیا کب باز رکهه سکیگي اور روایت میں آیا هی که حضرت عیسي علي نبینا وعلیه الصلوۃ والسلام کا گذر تین شخصوں پر هوا جنکے جسم لاغر اور رنگ زرد هو گئے تهے آپ نے پوچها که کس لیئے تمهارا یهه حال هی اُنهوں نے کها که دوزخ کے خوف سے آپ نے فرمایا که خداے جلشانه پر واجب هی که ڈرنیوالے کو بچاوے پهر وهاں سے چلے تو اور تین شخصوں کو دیکها که وہ لاغري بدن اور زردي چهرہ میں اُن سے بهي بڑهه کر تهے اُن سے بهي آپ نے وهي پوچها اُنهوں نے کها که جنت کے شوق نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که الله جلشانه پر واجب هی که جو تم چاهتے هو وہ تم کو دے آگے جب بڑهے تو آپ نے اور تین آدمیوں کو دیکها که جنکي لاغري اور ناتواني حد سے زیادہ تهي اور جنکے چهرے نور کے آئینه معلوم هوتے تهے اُن سے بهي آپ نے وهي سوال کیا اُنهوں نے کها که الله جلشانه کي محبت نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که تم هي مقربان بارگاہ هو

تم هي خاصان درگاه هو تم هي نزديكان حضرت اعلي هو اور عبدالواحد بن زيد كہتے هيں كه ميرا گذر ايک شخص پر هوا جو كه برف ميں سوتا تها ميں نے پوچها كه تجهه كو برف كي سردي! نهيں معلوم هوتي اُس نے كہا كه جس كو الله جلشانه كي محبت نے سب سے بے تعلق كر ديا هو اُس كو برف كي سردي كيا معلوم هو و لنعم ما قيل

گداي كوي تو از هشت خلد مستغني است
اسير بند تو از هر دو عالم آزاد است

اور حضرت سري سقطي رحمة الله عليه فرماتے هيں كه روز قيامت كے تمام اُمتيں اپنے انبيا كے نام سے پكاري جائينگي كه اى اُمت موسى اور اى اُمت عيسى اور اى اُمت محمد صلي الله عليه و سلم سواے عاشقان جمال ايزدي كے كه وہ اِس طرح پكارے جائينگے كه اى خدا كے چاهنے والو چلو اپنے محبوب كے پاس كه يهه سنكر اُن كو ايسي خوشي هوگي كه قريب هوگا كه دل اُن كے پهٹ جاويں اور اُن كو شادي مرگ هو جاے اور هرم بن حيان فرماتے هيں كه مومن جب اپنے پروردگار كو پهچانيگا اُس سے محبت كريگا اور جب محبت كريگا تب اُس كي طرف چليگا اور جب اِس كي حلاوت پاويگا تب دنيا كو هرگز خواهش كي نظر سے اور آخرت كو سستي اور غفلت كي نظر سے نه ديكهيگا اور وہ اپنے جسم سے تو دنيا ميں رهتا هي اور اپني روح سے آخرت ميں هي اور يحيي بن معاذ نے فرمايا هي كه عفو سے اُس كے گناہ دور هوتے هيں پهر اُس كے رضا كا كيا پوچهنا هي اور اُس كي رضا سے سب كام پورے هوتے هيں تو اُسكي محبت كا كيا

ذکر هی اور اُس کي محبت عقل کو کهو دیتي هی پهر اُس کے تودد کا کیا کهنا هی اور اُس کي مودت سب چیز کو جو سواے اُس کے هی بهلا دیتي هی تو اُس کے لطف کا کیا تهکانا هی اور بعض کتابوں میں لکها هی که الله جلشانه فرماتا هی که ای میرے بندہ جو تیرا حق مجهه پر هی اُسي کي قسم هی که میں تجهے چاهتا هوں تو تجهه کو بهي قسم هی اُس حق کي جو میرا تیرے اوپر هی که تو بهي مجهکو دوست رکهه اور یحیي بن معاذ نے فرمایا هی که ایک رائي کے دانه کے برابر محبت مجهکو زیادہ بهلي معلوم هوتي هی به نسبت عبادت ۷۰ برس کے جو بغیر محبت کے هو ولنعم ماقیل

پیش حق یک ناله از روي نیاز	به که عمري بي نیاز اندر نماز

محبت کي حقیقت اور اُسکے اسباب کا بیان

جاننا چاهیئے که محبت کے واسطے معرفت یعنے پهچان کا هونا ضرور هی اسلیئے که اگر پهچان نه هوگي تو محبت کیونکر هوگي پس جس چیز کي ادراک سے کسي قسم کي لذت حاصل هو وہ چیز دل کو محبوب هوگي اور جس سے کچهه ایذا هو وہ دل کو مبغوض هوگي پس محبوب کے معنے یهه هیں که طبیعت کو اُس کے جانب رغبت هو اور مبغوض کے معنے یهه هیں که طبیعت کو اُس سے نفرت هو پس اگر طبیعت کي رغبت بڑهه جاوے تو اُس کو عشق کهینگے اور اگر نفرت بڑهه جاوے تو اُس کو عداوت کهینگے *

اصل دوسري

جب که محبت جاننے اور پہچاننے پر موقوف هی تو جتني خواهش کي قسمیں هونگي اُتني هي محبت کي بهي قسمیں هونگي پس هر ایک خواهش کو ایک ایک قسم کي چیزوں کي ادراک کي قوت هی اور اُن میں سے بعضے چیزوں کي ادراک سے ایک قسم کي لذت حاصل هوتي هی اور به سبب اُس لذت کے طبیعت کو اُس طرف رغبت هوتي هی اور وهي چیز طبیعت سلیم کو محبوب هو جاتي هی مثلاً آنکهه کو اچهي صورتوں اور پاکیزه شکلوں کے دیکهنے سے ایک قسم کي لذت ملتي هی اور کانوں کو اچهي آوازوں اور موزوں راگوں کے سننے سے فرحت هوتي هی اور قوت شامه کو اچهي خوشبوؤں کے سونگهنے سے ایک کیفیت هوتي هی اور قوت ذایقه کو اچهے کهانوں سے اور قوت لامسه کو نرم اور نازک چیزوں کے چهونے سے لذت حاصل هوتي هی غرضکه جب اِن حواسوں کو اِن چیزوں کے ادراک سے لذت ملتي هی تو طبیعت کو لا محاله اُن کي جانب میل و رغبت هوتي هی یهانتک که خود حضرت سید کائنات علیه افضل التحیات نے فرمایا هی که مُجهکو تمهاري دنیا کي تین چیزیں پیاري هیں خوشبو اور عورتیں اور میري آنکهه نماز سے ٹهنڈهي هوتي هی پس حضرت نے خوشبو کو محبوب فرمایا حالانکه آنکهه اور کان کو اُس سے کچهه حظ نهیں هی صرف قوت شامه کو اُس سے حظ هوتا هی اور عورتوں کو محبوب فرمایا حالانکه اُن سے صرف قوت باصره اور لامسه کو حظ هوتا هی نه قوت شامه اور ذایقه اور سامعه کو اور نماز کو فرمایا که اُس سے خنکي چشم هوتي هی اور اُسي کو سب سے بڑهه کر محبوب اپنا بتلایا اور یهه ظاهر

هي كه يهه حواس خمسه ظاهري اُس سے كچهه حظ نهيں پاتي بلكه وه چهٹهواں حواس هي جو دل كا مركب هى اور اُس كو وهي جان سكتا هي جو كه دل ركهتا هى اور حواس خمسه كي لذتوں ميں تو جانور بهي اِنسان كے شريك هيں پس اگر محبت صرف اُنهيں چيزوں پر منحصر هووے جنكو يهه حواس خمسه ظاهري جان سكتے هيں اور اِسي دليل سے يهه كها جاوے كه چونكه الله جلشانه حواس كے ادراك سے باهر هي اور خيال ميں نهيں آسكتا تو پهر كيونكر اُس كي نسبت محبت كا اطلاق هو سكے تو اِنسان كي خاصيت هي باطل هو جاے اور اُس ميں اور جانوروں ميں جو تميز به نسبت چهٹهويں حواس كے هى جس كو عقل يا نور يا دل يا جو كچهه كهو باقي نه رهے بڑا بد نصيب وه شخص جو محبوب حقيقي كي محبت كا منكر هو اور بڑا بد بخت وه اِنسان جو معشوق اصلي كے عشق سے بے خبر هو نادان وهي هى جو اُس كي معرفت نه چاهے جاهل وهي هى جو اُس سے دوستي نه ركهے ٹوٹيں وه هاتهه جو اُس كا دامن نه پكڑ سكيں پهوٹيں وه آنكهيں جو اُسكا جمال نه ديكهه سكيں

بيت

بشكند دستي كه خم در گردن ياري نه شد
كور به چشمي كه لذت گير ديداري نه شد

جو لوگ الله جلشانه كي محبت سے اِنكار كرتے هيں وه نهيں جانتے كه بصيرت باطني قوت ميں بصيرت ظاهري سے بهت بڑهه كر هى اور دل كي نظر آنكهه سے بهت زيادة تيز هى اور جمال باطني جس كو عقل ديكهتي هى وه جمال ظاهري سے جس كو آنكهه ديكهتي هى بهت

بہتر ہی اِسي لیئے بلا شبہہ دل کو اُن امور الہي کے جاننے سے جنکو یہہ حواس ظاہري نہیں جان سکتے ایک عجیب لذت حاصل ہوتي ہی کہ اِن حواس کي لذتوں سے بہت بڑھہ کر ہی اور اِسي واسطے طبع سلیم اورعقل صحیح کو جو رغبت اُسکي طرف ہوتي ہی وہ بہت قوي ہوتي ہی اور محبت کے معنے سوا اِسکے اور کچھہ نہیں ہیں کہ جس چیز کے چاہنے سے لذت ہووے اُس کي طرف رغبت کرنا کہ جس کي تفصیل اب آئیگي پس یہہ سمجھہ کر اللہ جلشانہ کي محبت سے وہي اِنکار کریگا جو کہ بہائم کے درجہ سے نہ نکلا ہو اور اِنہیں ظاہري حواسونکے مدرکات پر لذتوں کو منحصر جانتا ہو مولاناے معنوي فرماتے ہیں

ایہا المحبوس في رہن الطعام — سوف تنجوان تحملت العظام
اغتذا بالنور کن مثل البصر — وافق الاملاک یا خیر البشر
چون ملک تسبیح حق را کن غذا — تا رہي ہمچون ملایک از اذا
قوت جبریل از مطبخ نہ بود — بود از دیدار خلاق وجود
این چراغ شمس کو روشن بود — نہ ز فتیلہ و پنبۂ و روغن بود
سقف گردون کو چنین دایم بود — نہ ز طناب و اُستني قایم بود
ہمچنان این قوت ابدال حق — ہم زحق دان نہ ز طعام نہ زطبق
جسم شانرا ہم ز نورا سرشتہ اند — تا ز روح و ز ملک بگذشتہ اند
حبذا خواني نہادہ در جہان — لیک از چشم خسیسان بس نہان
نور مي نوشد مگر نان میخورد — لالہ میکارد بصورت میچرد
چون شرارے کو خورد روغن ز شمع — نور افزاید ز خوردش بہر جمع
نان خوري را گفت حق لا تسرفوا — نور خوردن را نگفت است اکتفوا

اصل تیسري

انسان اپني ذات کو چاهتا هی اور غیر کو بهي اپني هي ذات کے لیئے چاهتا هی تا که وه همیشه بنا رهے اور کبهي وه فنا نه هووے اسي واسطے موت اور قتل سے ڈرتا هی اور اُس کو برا جانتا هی اِسي لیئے انسان اول صحت اپني چاهتا هی پهر اپنے مال اور اولاد اور دوست آشناؤں کي بقا چاهتا هی اِس لیئے که در حقیقت اُن کي بقا وه اپني ذات کي بقا سمجهتا هی که نام اُس کا باقي رهیگا اور جس قدر مال اور دولت اور کنبه قبیله اُس کا زیاده هوگا اُس کو وه اپني شوکت اور عزت کي ترقي سمجهیگا پس اِن سب کي محبت دراصل محبت اپني ذات کي هی دوسرے اُس شخص کو چاهتا هی جس نے اُس کے ساتهه احسان کیا هو اور اُس کو فائده پهنچایا هو لیکن در اصل اُن سے محبت کرنا عین اپنے ساتهه محبت کرنا هی مثلاً کسي کو طبیب سے جس نے اُس کا علاج کیا هو محبت هو تو وه محبت اِس سبب سے هی که اُس نے اُس کو صحت دي تو یهه محبت اپنے هي ذات کي هوئي تیسرا سبب آدمي کسي کو دوست رکهے بغیر خیال کسي فائده کے جو اُس سے حاصل هو مثلاً محبت حسن و جمال کے که خود حسن و جمال باعث محبت هی اور دل کو اُس کي طرف میل هوتا هی گو که کسي قسم کا فائده اُس سے قضاء شهوت وغیره کا نه هو مثلاً آدمي سبزه زار اور گلزار اور دریا اور نهر اور عمارات لطیفه کو چاهتا هی اور اُن کے دیکهنے سے اُس کا دل خوش هوتا هی اور سواے دل کي لذت کے اور کسي قسم کا فائده اُس سے حاصل نهیں هوتا *

اصل چوتهي حسن و جمال کے معنے

جاننا چاهیئے که جو خیالات اور محسوسات کي تنگي میں گرفتار هی وہ جانتا هی که حسن و جمال کے یهي معنے هیں که اعضا مناسب هوں شکل اچهي هو صورت پاکیزہ هو رنگ سرخ هو اور جس میں یهہ سب باتیں جمع هوں اُس کو حسین و جمیل جانتا هی اور جو شکل و صورت سے خارج هووے اُس کو جمیل و حسین نهیں جانتا حالانکه یهہ غلطي اُس کي سمجهہ کي هی بلکه حسن و جمال کے یهہ معنے هیں که جس چیز کا جو کمال هی وہ اُس میں هووے پس جو چیز کمال میں کامل هوگي وهي جمال میں کامل کهلاویگي مثلاً اِنسان اچها وهي هی جس کے اعضا مناسب هوں اور جس کا رنگ سرخ هو جس کا قد و قامت معتدل هو اور گهوڑا اچها وهي هوگا جس میں گهوڑے کي صفات اچهے جمع هوں خط اچها وهي کهلائیگا جس کے حروف با قاعدہ اور درست هوں پس گهوڑے میں اگر اِنسان کي صفات اور اِنسان میں گهوڑے کي صفات هوں تو وہ هرگز اچها نه کهلائیگا بلکه برا ٹههریگا غرضکه هر ایک چیز کا حسن و جمال علحدہ علحدہ هی اور وہ شکل و صورت پر مُنحصر نهیں هی بلکه اُن چیزوں پر بهي اطلاق حسن کا هوتا هی جو حواس خمسه کے ادراک سے خارج هیں مثلاً اخلاق نیک وہ جس اِنسان میں هونگے تو وہ صاحب خلق حسن کهلائیگا اِسي واسطے جسطرح پر که حسن صورت کا صورت کے کمال پر اطلاق هوتا هی حسن سیرت کا سیرت کے کمال پر اطلاق هوتا هی بلکه حسن صورت باعث اُسقدر محبت کا نهیں هی جسقدر که حسن سیرت باعث محبت هی ورنه کیوں اِنسان انبیاء اور اولیاء اور ائمه اور صحابه اور مجتهدین اور

اساتذہ اور فقراد کو دوست رکھیں حالانکہ اُن کي دوستي کہ وہ حسن سیرت کے باعث هی عشق صورت پر غالب هوتي هی اور تمام مال و متاع بلکہ اپنے جانوں کو انسان اُن پر قربان کر دیتا هی اور اُنکے نام پر اپني جان فدا کرتا هی تو یہہ محبت کچھہ اُنکي شکل و جمال ظاهري کے سبب سے نہیں هی بلکہ سیرت و کمال باطني کے سبب سے هی پس معلوم هوا کہ جمال باطني بهي باعث محبت هی بلکہ وہ مُحبت جمال ظاهري کي محبت پر غالب هي *

اصل پانچویں

کبهي محب اور محبوب میں باهم مُحبت کا ایک اور هي سبب هوتا هی کہ جسکے سبب سے دونوں میں محبت هو جاتي هی کہ وہ باعث نہ جمال هی نہ کسي قسم کا فائدہ بلکہ فقط تناسب ارواح کہ خواہ نخواہ بلا کسي اور سبب کے باهم محبت هو جاتي هی الحاصل اِس تمہید سے ثابت هوا کہ محبت کے پانچ سبب هیں اور هم دعوي کرتے هیں کہ اِن پانچوں سبب سے مستحق محبت فقط ایک ذات پاک وحدہ لا شریک لہ کي هی اور کوئي دوسرا مستحق محبت في ذاتہ نہیں هي یہانتک کہ انبیا و اولیا کہ اُن کي محبت بهي بذاتہ نہیں هی بلکہ اُن کي محبت عین محبت اللہ جلشانہ کي هی اِسلیئے کہ محبوب کا محبوب محبوب هی محبوب کا رسول و پیغامبر محبوب هی محبوب کا محب محبوب هی تو اِن سب کي محبت عین محبت الهي هی شعر

عشق را با تو نسبتي است درست	بر در هر کہ رفت بر در تست

اب هم اُن پانچوں سببوں کو بہ تفصیل بیان کرتے هیں *

پہلا سبب کہ آدمي اپني هي ذات سے محبت رکھتا هی اور اپني بقا چاهتا هی

هم کہتے هیں کہ یہي سبب بڑا سبب الله جلشانہ سے محبت رکھنے کا هی اِس لیئے کہ جو شخص اپني ذات کو پہچانیگا اور اپنے پروردگار کو جانیگا وہ سمجھیگا کہ میري هستي میري ذات سے نہیں هی بلکہ اُسکا هست کرنیوالا اور اُسکا بنانیوالا اور اُسکا سنوارنیوالا اور اُسکا درست کرنیوالا اور اُس کو عدم سے وجود میں لانیوالا اور هي کوئي هی کہ جسنے اُس کو پیدا کیا جس نے اُسکو زندگي دي جس نے اُسکو کمال پر پہنچایا جسنے اُس کو وہ اسباب فراهم کر دیئے کہ جس سے اُس کي زندگي هی ورنہ اِنسان کیا هی عدم محض هی اگر فضل الهي شاملحال اُس کے نہ هوتا تو پردہ نیستي سے اُسکا جمال کس طرح نظر آتا اور اُس کو مراتب کمالي و جلالي کا یہہ مرتبہ کیونکر حاصل هوتا پس وجود و هستي اُسکي صرف اُسي حی و قیوم کے سبب سے هی جو کہ قایم بذاتہ هی اور دیگر اشیاء کا قیام اُس کي ذات سے هی پس جب کوئي شخص اپني هستي اور وجود کو دوست رکھیگا تو کیونکر اُسکو دوست نہ رکھیگا جس کے سبب سے اُس کي هستي هی اور جب اُسکو یقین اِس پر هوگا کہ ذات واجب‌الوجود وہ هی جس نے هم کو پیدا کیا اور هم کو بنایا اور همکو زندہ کیا اور هر حال اور هر وقت میں وهي باعث همارے قیام اور زندگي اورهستي کا هی تو ضرور وہ اُس سے محبت کریگا اور اگر یہہ جانکر پھر بھي اُس سے محبت نہ کرے تو جاننا چاهیئے کہ وہ نہ اپنے آپ کو پہچانتا هی نہ اپنے پروردگار کو جانتا هی اور جب اُس کو پہچان هي نہیں هی تو محبت کیونکر

هوگي اِسليئے كه محبت ثمره معرفت هي اِسيواسطے حسن بصري رح نے فرمايا هي كه جو كوئي اپنے رب كو پهچانيگا وه اُسكو چاهيگا اور جو دنيا كو پهچانيگا وه اُس كو چهوڙيگا اور حديث شريف ميں آيا هي من عرف نفسه فقد عرف ربه جس نے اپني ذات كو پهچانا اُس نے اپنے رب كو پهچانا افسوس اُس آدمي كي بدنصيبي پر جو اپني ذات كو نه پهچانے اور سوائے اپني صورت ظاهري كے اپنے جمال باطني كي حقيقت كو نه جانے مولانا فرماتے هيں

اي غلامت عقل وتدبيرات وهوش
تو چرائي خويش را ارزان فروش

هيچ محتاج مي گلگون نهٔ
ترك كن گلگونه تو گلگونهٔ

اي رخ چون زهره‌ات شمس الضحے
اي گداي رنگ تو گلگونها

باده كاندر خم همي جوشد نهان
ز اشتياق رويتو جوشد چنان

اي همه دريا چه خواهي كرد نم
وي همه هستي چه مي‌جوئي عدم

اي مه تابان چه خواهي كرد گرد
اي‌مه اندر پيش رويت روي زرد

تو بهر صورت كه آئي بايستي
كه منم اين والله آن تو نيستي

يكزمان تنها بماني تو ز خلق
درغم و انديشه ماني تا به حلق

آن تو كي باشي كه تو آن وا جدے
كه خوش و زيبا وسرمست خودے

مرغ خويشي صيد خويشي دام خويش
صدر خويشي فرش خويشي بام خويش

تو نهٔ اين جسم تو آن ديده
وا رهي از جسم اگر جان ديده

آدمي ديداست باقي گوشت پوست
هرچه جسمش ديده‌است انچه نه‌اوست

گر تو آدم زاده چون او نشين
جملهٔ ذرات را در خود به بين

چيست اندر خم كه نهر اندر نيست
چيست اندر خانه كاندر شهر نيست

دوسرا سبب کہ آدمی اُسکو چاھتا ھی جسنے اُسکے ساتھہ اِحسان کیا ھو اور اُسکو فائدہ پہنچایا ھو

جاننا چاھیئے کہ جو شخص کسی کے ساتھہ احسان و سلوک کرے یعنے اُسکو مال و دولت عطا کرے اور اُسکی حاجت برلاوے اور اُسکی اعانت کرے اور اُس سے بشیریں کلامی پیش آوے اور اُسکا معین و مددگار رھے اور اُسکو شر اعداء سے بچاتا رھے اور اُسکے مقاصد و مطالب بر لانے میں اسباب فراھم کردیا کرے اور اُس کی خواھش پوری کردیا کرے اُسکے عزیز و اقارب کو خوش و خرم رکھے تو ایسا شخص ضرور محبوب ھو جائیگا اور آدمی اپنے محسن کو دل سے چاھنے لگیگا پس ھم کہتے ھیں کہ یہہ وہ سبب ھی کہ جس سے ثابت ھوتا ھی کہ سوائے اللہ جلشانہ کے اوڑ کوئی مُستحق مُحبت کا نہیں ھی اِس لیئے کہ اگر آدمی جانے اور سوچے تو وہ سمجھیگا کہ محسن حقیقی سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہیں ھی اور اُسکے احسانات کا کچھہ ٹھکانا نہیں ھی کوئی مُحاسب اُسکو شمار نہیں کرسکتا کوئی گننےوالا اُسکو گن نہیں سکتا جیسا کہ خود فرماتا ھی وان تعدوانعمۃ اللہ لا تحصوھا کہ اگر اللہ کے نعمتوں کا شمار کرو تو شمار نہ کر سکوگے اور جو ظاھر میں احسان کرتے ھیں وہ محسن مجازی ھیں درحقیقت وہ احسان بھی اُسی کی جانب سے ھی مثلاً کوئی شخص تجھے خزانہ عطا کرے تو وہ محسن حقیقی نہیں ھی بلکہ محسن مجازی ھی حقیقی محسن اللہ جلشانہ ھی اِس لیئے کہ اُسنے خزانہ جمع کردیا اور دینےوالے کو توفیق دی کہ تجھے عطا کرے تو جس نے مال اور اِرادہ اور توفیق کو پیدا کیا وھی سچا محسن ھی اگر اللہ جلشانہ مال کو نہ پیدا کرتا تو خزانہ کہاں سے جمع ھوتا اور

اگر دینیوالے کا دل تیري طرف راغب نه کرتا تو وہ کیونکر تجھے دیتا اِسلیئے که سب مطیع و فرمانبردار اُسي کے هیں تو یهه سب احسان در اصل اُسي کے هوئے اور دینیوالا صرف ایک واسطه هوا یعنے جو شخص نظر غور سے احسانات کي طرف دیکھیگا تو وہ سوٰاے الله جلشانه کے کسي کو محسن نه پاویگا اور کوئي احسان کرے وہ سمجھیگا که میرے خدا نے یهه اِحسان کیا الله جلشانه فرماتا هی فاینما تولوا فثم وجه الله جهاں منهه کروگے الله هي کو پاؤگے مولانا فرماتے هیں

چون محمد پاک شد زین نار و دود — هر کجا رو کرد وجه الله بود
هر کرا باشد بسینه فتح باب — او بهر شهرے به بیند آفتاب
حق پدید است از میان دیگران — همچو مه اندر میان اختران
جان نامحرم نه بیند روي دوست — جز همان جان کاصل او از کوي اوست

پس اگر اِحسان کرنیوالے سے محبت رکھنا امر طبعي هی تو کوئي شخص سواے الله جلشانه کے مُستحق محبت نہیں هی اور باوجود اُسکے الله جلشانه سے محبت نه رکھنا دلیل جهالت هی که اُس کو محسن نہیں جانتے اور اِحسان کو محسن مجازي پر ختم کرتے هیں حالانکه یهه کیسي غلطي هی اِس غلطي کو ایک مثال سے سمجھنا چاهیئے که اگر کوئي سایل کسي بادشاه سے کچھه سوال کرے اور وہ اُس کو اپنے خزانه سے کچھه عطا کرے تو اول وہ اپنے وزیر کو حکم دیگا وزیر اپنے نائب سے کهیگا نائب خزانچي کو اِجازت دیگا خزانچي اپنے ملازمون کو اِجازت دیگا یهانتک که درجه بدرجه اُس سایل کو ایک سپاهي لاکر روپیه حواله کریگا اب اگر وہ سایل سپاهي سے کهے که تو میرا محسن

هی تو نے مجھے روپیہ دیا وہ کہیگا کہ جاہل کیوں ہوا ہی میں ملازم خزانچی کا تھا اُسکا مطیع ہوں اُس نے کہا میں نے تجھے دیا ہی وہ سمجھیگا کہ خزانچی میرا محسن ہی خزانچی اِنکار کریگا کہ مجھے نایب نے اجازت دی میں نے دیا میں اِس خزانہ کا محافظ ہوں نہ مالک تب اُس کی نظر نائب پر ہوگی اور اُسکو محسن جانیگا وہ اِنکار کریگا اور کہیگا کہ میں وزیر کا نوکر ہوں نہ خزانہ کا مالک تب وہ سایل سمجھیگا کہ وزیر محسن ہی وزیر جو کہ خاص مقرب بارگاہ سلطانی ہی خوف کریگا کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ تک یہہ خبر پہنچے اور مجھے وہ اپنا شریک جانے تو وہ کہیگا کہ جہالت نہ کر ادب کو ہاتھہ سے نہ دے مالک اِس خزانہ کا بادشاہ ہی نہ میں یہہ اِحسان اُس کا ہی تو اُسی کو محسن سمجھہ تب اُس سایل کے سمجھہ میں آویگا کہ یہہ سب واسطہ تھے اصلی محسن بادشاہ ہی اور یہہ سب نوکر چاکر اُس کے ہیں تب وہ دل سے بادشاہ کی تعریف کریگا اور اُس کو منعم اور محسن جانیگا *

تیسرا سبب کہ آدمی کسیکو دوست رکھے بسبب اُسکی ذات کے نہ بنظر کسی فائدہ کے

طبیعت مجبول اِسپر ہی کہ جس کسی کو نیک اور اچھا جانے تو خواہ نخواہ اُس کی محبت دل میں ہو جاتی ہی گو اُس سے خاص اُس آدمی کو فائدہ نہ پہنچے مثلاً کسی آدمی کو معلوم ہو کہ فلان بادشاہ بڑا عادل اور غریب پرور اور رعیت نواز پرہیزگار عابد شب

زندہ دار سخي كريم حليم متواضع هى گو وہ ايسي دور جگهه پر هو كه جهان سننے والا كبهي پهنچ نه سكے تب بهي اُسكي محبت دل مين هو جائيگي پس هم كہتے هين كه يهه سبب بهي وہ هى جس سے ثابت هوتا هى كه سواے الله جلشانه كے كوئي مستحق محبت نهين هى اِس لئيے كه صرف الله جلشانه كي ذات پاک ايسي هى جو تمام عالم پر اِحسان كرنيوالي هي تمام مخلوقات اُسنے اپنے فضل عميم سے پيدا كيا اور اُن كو جميع ما يحتاج له عنايت كيا كس طرح پر اُن كي شكل و صورت بنائي اور كس طرح پر اُن كو ضروريات سے فارغ البال كيا اور پهر نعمتيں گونا گون ديكر اُن كو مرفه الحال كيا اور اُن كي زيب و زينت اور عيش و آرام كي چيزين ديكر اُن كو صاحب شان و شوكت بنايا پس اِس سے بڑهه كر دينيوالا اور حاجتين پوري كرنيوالا اور سخاوت كرنے والا كون هوگا كه بے غرض سب كو ديتا هى اور فرش سے عرش تک جس كو ديكهيئے وہ سب نمونه اُسي كے اِحسان كا هى تو جو شخص ايسا محسن هو كه تمام عالم اُسكے اِحسان كے ايک ذرہ كے برابر نه هو اور جو حسن كا اور محسن كا اور اِحسان كا اور اِحسان كے اسباب كا خالق هو تو پهر اُس سے محبت نه ركهنا دليل جهالت هى كه اُسكو محسن نهين جانتا كيسا محسن جس كے اِحسان كي اِنتها نهين كيسا سخي جس كي سخاوت كي حد نهين جس قدر آسمان و زمين اور چاند و سورج ستارے آب و خاک آتش و باد هين سب اُسي كے جود و سخا كے نمونه هين

صد هزاران بحر و ماهي در وجود	سجدہ آرد پيش آن درياے جود
چند باران عطا باران بدہ	تا بدان آن بحر در افشان شدہ

چند خورشید کرم تابان بده — تا بدان آن ذره سر گردان شده
جان ودل راطاقت اینجوش نیست — با که گویم درجهان یک گوش نیست
هرکجا گوشي بد ازوي چشم گشت — هرکجا سنگي بد ازوي یشم گشت
این ثنا گفتن ز من ترک ثناست — کین دلیل هستي و هستي خطاست

چوتھا سبب حسن و جمال کے سبب سے محبت کا ھونا

ھم اوپر بیان کر چکے ھیں کہ ھر ایک شخص کي طبیعت حسن و جمال کي محبت پر مجبول ھی اور جمال کي دو قسمیں ھیں جمال ظاھري اور جمال باطني ظاھري جمال آنکھہ سے دکھلائي دیتا ھی باطني جمال دل سے نظر آتا ھی جمال ظاھري کو بہائم اور اطفال بھي دیکھتے ھیں جمال باطني کو سواے اھل دل کے کوئي نہیں دیکھہ سکتا اور جس آنکھہ سے جو جمال نظر آتا ھی وہ اُس آنکھہ کو مرغوب ھوتا ھی جمال ظاھري آنکھہ سے نظر آتا ھی اِسلیئے اُسکو مرغوب ھی اور جمال باطني دل کے آنکھہ سے دکھلائي دیتا ھی اِسلیئے دل کو محبوب ھی مثلاً انبیا اور علماء اور اولیاء سے جو محبت ھوتي ھی وہ اُن کي صورت اور شکل کے باعث نہیں ھوتي بلکہ اُن کي جمال باطني کے سبب سے ھوتي ھی جس کو کمال کہتے ھیں اور وہ منحصر ھی تین چیزوں پر اول علم دوسرے قدرت تیسرے تنزہ و تقدس پس دیکھنا چاھیئے کہ یہہ تینوں صفات بدرجۂ کمال صرف الله جلشانہ کي ذات میں جمع ھیں نہ اور کسي میں اِسي واسطے صرف وھي لایق محبت کے ھي نہ دوسرا *

اول علم

سب جانتے ھیں کہ کسي کا علم اللہ جلشانہ کے علم تک نہیں پہنچ سکتا اگر تمام اولین و آخرین کے علوم جمع کیئے جاویں تو اُسکے علم کے ذرہ کے برابر نہیں ھیں کوئي چیز آسمان و زمین میں نہیں ھی کہ اُس سے پوشیدہ ھو تمام مخلوقات سے مخاطب ھو کر فرماتا ھی ما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے تم کو علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا سا بلکہ اگر تمام اھل آسمان و زمین جمع ھوں اور ایک چیونٹي یا مچھر کي خلقت کي حکمت دریافت کرنا چاھیں تو عشر عشیر پر اُس کي حکمت کے مطلع نہ ھو سکیں پس اگر صفت علم کے باعث محبت ھو تو چاھیئے کہ سوائے اللہ جلشانہ کے اور کسي سے محبت نہ کي جائے اِس لیئے کہ سب کا علم بہ نسبت اُسکے علم کے جہل ھی ٭

دوسري صفت قدرت

قدرت بھي ایک کمال ھی اور ھر ایک کمال و عزت و جلال باعث محبت ھی یہاں تک کہ اگر اِنسان کسي دوسرے کے کمال کا حال سنتا ھی تو اُس کو ایک قسم کي لذت حاصل ھوتي ھی اور اُس صاحب کمال سے مُحبت ھوتي ھی مثلاً جب کہ ذکر شجاعت حضرت علي علیہ السلام کا ھوتا ھی تو دل کو ایک فرحت حاصل ھوتي ھی اور محبت پیدا ھوتي ھی پس جب کہ اللہ جلشانہ کي قدرت اور غلبہ اور جلال اور عزت اور کمال پر غور کیا جاے کہ جس کے قبضہ قدرت

ميں تمام آسمان اور زمين اور افلاک اور کواکب اور پهاڑ اور دريا اور هوا اور معدنيات اور نباتات اور حيوانات اور انسان هيں اور کسي کو اِن ميں سے کچهه قدرت اپنے اوپر نهيں هی کہ کچهه کر سکيں بلکه سب قبضۂ قدرت ميں الله جلشانه کے هيں که اُسي نے اِن سب کو بنايا اور اُن کے اسباب پيدا کيئے اور اُن کو اُسي نے قدرت اور طاقت دي يهانتک که اگر چاهے ايک پشه سے بڑے پادشاه کو هلاک کر دے اور وهي اُس قسم کي قدرت رکهتا هی که جس کے هاتهه ميں سب کي باگ هی اور جس سے جو چاهتا هی وه کام ليتا هی اگر سب کو تباه کر دے اُس کي مملکت اور سلطنت ميں ايک ذره کمي نهو اور اگر مثل اُن کے اور هزارها لکهوکها خلقت پيدا کر دے ذرا بهي نه تهکے پس اگر صفت کمال باعث محبت هی تو الله جلشانه سے جسکي صفت کمال اِس درجه پر هو بڑهکر اور کون قابل محبت هی #

ابذلوا ارواحکم يا عاشقين ‖ ان تکونوا في هوانا صادقين
گوي دولت آن سعادتمند برد ‖ کو بپاي دلبر خود جان سپرد

تيسري صفت تقدس

عيبوں اور نقصان سے مبرا هونا اور برائيوں اور خرابيوں سے منزه هونا ايسي صفت هی که جو باعث محبت هی يهي صفت هی که جس کے سبب سے انبيا اور اولياء سے محبت هوتي هی مگر در حقيقت اُن ميں بهي باوجود منزه هونے اُن کے عيبوں اور برائيوں سے يهه صفت بدرجه کمال حاصل نهيں هی کمال تقدس و تنزه سواے اُس کے اور

کسي کو حاصل نہيں هي جس کي صفت هي الملک القدوس ذي الجلال والاکرام کوئي مخلوق نقص سے خالي نہيں اسليئے که وه عاجز اور مخلوق هي پس اُن کا مخلوق هونا اور دوسرے کا اُن پر مختار هونا هي اُن کے صفت تقدس کا عيب هي کمال تقدس صرف ايک ذات الله جلشانه کو حاصل هي پس اگر يهه صفت باعث محبت هي تو سواے الله جلشانه کے اور کوئي لايق محبت نہيں هي وهي صاحب کمال ايسا هي جو اپني شان ميں يکتا هي کوئي اُس کا شريک نہيں کوئي اُسکے برابر نہيں ايسا غني جس کو کسي سے حاجت نہيں ايسا قدرت والا که جو چاهے وهي کرے کوئي اُسکا پوچھنےوالا نہيں اُسکے حکم کو کوئي ٹال نہيں سکتا اُس کے فرمان کو کوئي روک نہيں سکتا علم کا وه حال که آسمان و زمين ميں ايک ذره اُس سے چھپا نہيں قدرت کا وه کمال که جسکے اختيار سے کوئي باهر نہيں ايسا ازلي که جسکے وجود کي کوئي اِبتدا نہيں ايسا ابدي که جس کے بقا کي کچهه اِنتہا نہيں عدم کو اُسکے بارگاه تک راه نہيں سواے اُس کے ذات کي کسي دوسرے چيز کو قيام نہيں وهي هي جس کو اپني عزت و جلال پر ناز هي وهي هي جس کو اپني شان و کمال پر افتخار هي اُسکے جلال کي معرفت ميں عقول مُتحير هيں اُس کي صفت کمال ميں عارفين ششدر هيں کمال معرفت اولياء يهه هي که اُس کے کمال کو نہيں جانتے اِنتہاء نبوت انبيا يهه هي که اُسکي ذات کو نہيں پہچانتے *

اين چه مجد وبهاست سبحانه	اين چه عز يا اعز سلطانه
اي همه قدسيان قدوسي	گرد کوئي تو در زمين بوسي

دو جہان جلوہ گاہ وحدیت تو | شہد اللہ گواہ وحدت تو
ہم مقر با تو گفت وہم جاحدہ | لمن الملک للہ الواحد

جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کہ میں وہ تیری تعریف نہیں کر سکتا جو کہ تو نے اپنی ذات کی خود کی ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں العجز عن درک الادراک ادراک کہ تیری پہچان کے جاننے سے عجز عین پہچاننا ہی پس جو شخص اللہ جلشانہ کی محبت کا منکر ہی کیا وہ اِن صفات کو اوصاف جمال اور صفات کمال سے نہیں جانتا یا اللہ جلشانہ کو اِن صفات سے موصوف نہیں سمجھتا یا اِن صفات کو بالطبع باعث محبت نہیں جانتا پس پاک ہی وہ جس نے اندھوں کی آنکھوں سے اپنے جمال کو پردہ میں چھپا لیا کہ وہ نہ دیکھہ سکیں اور اپنے جلال کو اُن سے پوشیدہ کر لیا کہ اُس سے آگاہ نہ ہو سکیں نہ اپنا جمال اُن کو دکھلاتا ہی نہ اپنے کمال کو اُن پر مطلع کرتا ہی ہاں یہہ دولت اُنہیں خوش نصیبوں کے حصہ میں رکھی ہی جنکی قسمت میں یہہ سعادت روز ازل سے لکھہ دی ہی اور جنکو حجاب کی آگ سے بچا دیا ہی اور اُن بدبختوں کو اِس سے محروم کر رکھا ہی جو کہ اندھوں کی طرح اندھیارے میں ٹٹولتے پھرتے ہیں اور دنیا کی خواہشوں کے میدانوں میں جانوروں کی طرح چرتے پھرتے ہیں یعلمون ظاهرا من الحيوة الدنيا وهم عن الاخرة هم غافلون الحمد لله بل اكثرهم لايعلمون جن نیکبختوں کو اللہ جلشانہ یہہ دولت عطا کر دیتا ہی وہ اُن بدبختوں کے حال پر افسوس کرتے ہیں جو کہ اِس سے بے نصیب ہیں اور جن کو یہہ دولت حاصل نہیں ہوتی وہ اُن

صاحبدلوں پر هنستے هیں جو که اُسکے پیچھے دولت دنیا کو چھوڑے بیٹھے هیں خود مفلس هیں اور اُن کو مفلس جانتے هیں خود حقیر هیں اور اُن کو حقیر سمجھتے هیں خود پریشان حال دنیا کي طلب میں پھرتے هیں اور اُن کو پریشان حال سمجھتے هیں ای کاش اگر اُن پر اُن کي حقیقت ذرا بھي کھل جائے اور اُن کي حالات پر ذرا بھي اِطلاع هو جائے تو دیوانه وار اُن کا دامن پکڑیں اور مجنون کي طرح گھر بار چھوڑ کر اُن کے پیچھے هو جاویں جیسا که مولاناے معنوي اپني مثنوي میں لکھتے هیں که ایک یهودي نے بت خانه بنایا اور وهاں آگ کا ڈھیر لگا دیا جو بت کو سجده نه کرتا اُس کو اُس آگ میں ڈال دیتا ایک عورت مومنه کو که جس کا بچه گود میں تھا اُس نے پکڑا وه عورت کیسي تھي

بود آن زن پاکدین و مومنه	سجده بت مي نه کرد آن موقنه

اور اُس سے کہا که اِس بت کو سجده کر اُسنے اِنکار کیا تب اُس کافر نے اُسکے گود سے اُس کے بچه کو چھین کر آگ میں ڈال دیا اُسکے ماں کا کلیجه محبت کے آگ سے جلنے لگا اور مضطر هو کر چاها که بت کو سجده کرے که اُس لڑکے نے آواز دي اور پکارا

اندر آ مادر که من این جا خوشم	گرچه در صورت میان آتشم
اندر آ مادر به بین برهان حق	تا به بیني عشرت خاصان حق
اندر آ و آب بین آتش مثال	از جهاني کاتش ست آبش مثال
اندر آ اسرار ابراهیم بین	کو در آتش یافت ورد و یاسمین
اندر آ مادر بحق مادري	بین که این آزر نه دارد آزري

اندر آ مادر که اقبال آمد است	اندر آ مادر مده دولت ز دست
اندر آ و دیگران را هم بخوان	کاندر آتش شاه بنهاد است خوان
اندر آئید ای همه پروانه وار	اندرین آتش که دارد صد بهار
اندر آئید ای مسلمانان همه	غیر عذب دین عذابست از همه
اندر آمد مادر آن طفل خورد	اندر آتش گوی دولت را ببرد

پانچوان سبب محبت کا مشابہت اور مشاکلت هی

جاننا چاهیئے که مناسبت اور مشابهت کو باهم میل هونے میں بڑا دخل هی لڑکا لڑکے سے بڈها بڈهے سے جانور اپنے نوع کے جانوروں سے اِسي سبب سے اُلفت کرتے هیں ولنعم ما قیل

کند هم جنس با هم جنس پرواز	کبوتر با کبوتر باز با باز

اور یهه مناسبت کبهي ظاهري سبب سے هوتي هی جس طرح لڑکا لڑکے سے اُلفت کرتا هی که لڑکائي اور هم عمري باعث اُلفت هی اور کبهي غیر ظاهري سبب سے هوتي هی جیسا که اکثر هوتا هی که دو شخصوں میں باهم خود به خود محبت هو جاتي هی بلا ملاحظه خیال کے اور بغیر مطالبه مال کے اِسي کے سبب حضرت صلي‌الله علیه وسلم نے فرمایا هی الارواح جنود مجندة فماتعارف منها ائتلف وماتناکر منها اختلف پس یهه سبب بهي باعث محبت الله جلشانه هی اور یهه مناسبت ظاهري شکل و صورت کے سبب سے نهیں هی بلکه صفات باطني کے سبب سے هی جن میں سے بعض کا ذکر هم کرتے هیں اور

بعض کو جو اسرار میں سے هیں لکهه نهیں سکتے پس وہ اسباب مناسبت جو قابل ذکر هیں یهه هیں که بندہ کو اپنے پروردگار سے قربت نزدیکی حاصل هوتي هی اُن صفات میں جنکي نسبت اِرشاد هی که عادتیں اللہ کي سیکهو چنانچه فرمایا هی تخلقوا باخلاق الله اور وہ خصلتیں کیا هیں علم اور نیکي اور اِحسان اور مهربانی اور خبر اور رحمت اور نصیحت وغیرہ اِخلاق نیک جنکا ذکر شریعت میں آیا هی اور وہ مناسبت خاص که جس کا بیان نهیں هو سکتا وہ هی جو که سوائے اِنسان کے دوسرے میں نهیں هی جس کي طرف اِشارہ هی قل الروح من امر ربي اگر یهه مناسبت نه هوتي آدم مسجود ملایک کیونکر هوتے اور الله جلشانه کي خلافت اُن کو کیونکر ملتي اور اِسي مناسبت کو حضرت صلي الله علیه و سلم نے اِن لفظوں میں تعبیر کیا هی که ان الله خلق آدم علي صورته که آدم کو الله نے اپني صورت پر بنایا که اِسي پر بعض نادانوں نے یهه خیال کرکے که صورت وهي هی جو اِن حواس سے نظر آتي هی الله جلشانه کو بهي صاحب صورت تصور کرکے اُس کے جسم کے قایل هوئے وتعالي الله رب العلمین عما یقول الجاهلون علوا کبیرا اور اِسي مناسبت کي طرف اِشارہ هی اِس قول میں جو که الله جلشانه نے حضرت موسي علیه السلام سے کها که مرضت فلم تعدني که هم بیمار هوئے اور اي موسي تم نے عیادت نه کي موسي حیران هوئے پوچها که الهي تو بهي بیمار هوتا هی جواب هوا که فلاں بندہ خاص همارا بیمار هوا اگر تو اُس کي عیادت کرتا هم کو وهیں پاتا مولانائے معنوي اپني مثنوي میں لکهتے هیں که ایک مرتبه حضرت بایزید بسطامي قدس الله سرہ حج کے اِرادہ پر کچهه روپیه لیکر چلے اُن کا قاعدہ تها که جس شهر

میں جاتے بندگان خاص کی جستجو کرتے اور جو مل جاتا اُس کی زیارت کرتے چنانچہ اُنہوں نے اِسی سفر میں ایک مقام پر

دید پیری با قد همچون هلال
دید در وی فر وشان ذوالجلال
گفت عزم تو کجا ای با یزید
رخت غربت را کجا خواهی کشید

حضرت بایزید بسطامی نے کہا کہ حج کو جاتا ہوں اُس شیخ نے کہا کچھہ پاس بھی ہی جواب دیا کہ دو سو درم ہیں اُسنے

گفت طوفی کن بگردم هفت بار
وان نکوتر از طواف حج شمار
وان درمها پیش من نه ای جواد
دان که حج کردی و حاصل شد مراد
عمره کردی عمر باقی یافتی
صاف گشتی بر صفا بشتافتی
حق آن حقی که جانت دیده است
که مرا بر بیت خود بگزیده است
تا بکرد آن خانه را در وی نرفت
وندرین خانه بجز آن حی نرفت
چون مرا دیدی خدا را دیده
گرد کعبه صدق بر گردیده
چشم نیکو باز کن در من نگر
تا به بینی نور حق اندر بشر

پس اللہ جلشانہ کے ایسے خاص بندہ بھی ہوتے ہیں جنکو اِس درجہ مناسبت اُس سے ہوتی ہی لیکن مناسبت نہیں ہو سکتی جب تک کہ بندہ بعد احکام فرایض کے نوافل پر مواظبت نہ کرے اور اُس سے تقرب نہ چاہے اللہ جلشانہ فرماتا ہی کہ بندہ نوافل سے یہانتک مجھہ سے نزدیک ہو جاتا ہی کہ آخر کار میں اُس کو چاہنے لگتا ہوں اور جب میں اُسکو چاہتا ہوں تو میں ہی اُس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہی اور میں ہی اُسکی آنکھہ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہی اور میں ہی اُسکی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہی یہہ وہی

مقام هی جس میں زیادہ بولنا نہیں چاہیئے اور جس سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے ہیں سچ ہی

در نیابد حال پختہ ہیچ خام
پس سخن کوتاہ باید والسلام
انچہ میگویم بقدر فہم تست
مردم اندر حسرت فہم درست
ماچہ خود را درسخن آغشتہ ایم
کز حکایت خود حکایت گشتہ ایم
این حکایت نیست خود ایمرد کار
وصف حال است و حضور یار غار

یہہ صفات جو اوپر ہم نے بیان کیئے ہیں وہ ہیں جو باعث محبت ہیں اور جب کہ یہہ بدرجۂ کمال اللہ جلشانہ کو حاصل ہیں تو کوئی بدرجۂ کمال مستحق محبت سوائے اسکے نہیں ہی *

بیان اسکا کہ سب لذتونسے بڑھکر اللہ جلشانہ کی معرفت اور سب مزونسے بہتر اللہ جلشانہ کی رویت ہی

جاننا چاہیئے کہ انسان کو بہت قوتیں دی گئی ہیں اور جو جو قوتیں اسکو دی گئی ہیں انکا مقتضای طبع علحدہ علحدہ ہی اور اسکو لذت اور مزہ اسی میں ملتا ہی کہ اس قوت کا مقتضای طبع حاصل ہو مثلاً غضب اور غصہ ایک قوت ہی کہ اسکے بالطبع خواہش غلبہ اور انتقام ہی پس غلبہ اور انتقام ہی اسکی لذت ہی خیال کرنا چاہیئے کہ جب کوئی شخص دشمن سے انتقام لیتا ہی اور اس پر غلبہ پاتا ہی تو کیا خوشی حاصل ہوتی ہی یا قوت خواہش طعام کی ہی اور وہ واسطے غذا حاصل کرنے کے بنائی گئی ہی پس اسی میں اسکی لذت ہی اور اسی طرح

پر دیگر قوتوں سامعہ اور باصرہ اور شامہ کا حال قیاس کرنا چاهیئے پس اِن سب قوتوں کي لذت اُسکے مقتضاے طبع کے ملنے میں هی اور رنج اور دکهہ اُسکے نہ ملنے میں اِسي طرح پر دل میں ایک قوت هی جس کا نام هی نور الهي اور اُسي کو عقل اور اُسي کو اِیمان اور یقین کہتے هیں اور یہہ قوت اِسلیئے دي گئي هی کہ اُس کے ذریعہ سے حقایق اشیاء دریافت کي جاویں پس اِس قوت کا مقتضاے طبع معرفت اور علم هی اور یہي اُس کي لذت هی اور علم خاص ترین صفات ربوبیۃ سے هی خیال کرو کہ جب کسيِ اِنسان کي تعریف اُسکے علم کے سبب سے کیجاتي هی کیا لذت اُس کو حاصل هوتي هی اور کس قدر وہ خوش هوتا هی اور قوت علم کے بقدر شرف معلوم کي هی پس کوئي شي اجل واعلي و اشرف موجودات میں اُس سے نہیں هی جو کہ سب کا پیدا کرنیوالا اور سب کا سنوارنیوالا اور سب کا تدبیر کرنیوالا اور سب کا تربیت دینیوالا هی پس اُس کي ربوبیت کے اسرار پر مطلع هونا اور اُسکي ترتیب امورات کا جو کہ تمام موجودات کو محیط هیں علم حاصل هونا سب انواع علوم سے بڑهکر هی اور سب سے زیادہ تر اُس میں لذت اور لطف هی بلکہ جب کوئي شخص اِس علم کے مزۃ سے واقف هو جاتا هی تب اور علموں کو جہل سمجھتا هی اور سچ هی (بهاءالدین آملي)

علم نہ بود غیر علم عاشقي
ما بقي تلبیس ابلیس شقي

کل من لم یعشق الوجہ الحسن
قرب الرحلي الیہ و الرسن

دل کہ فارغ شد ز مهر آن نگار
سنگ استنجاء شیطانش شمار

این علوم و این خیالات وصور
فضلہ شیطان بود بر آن حجر

تو ز غیر علم عشق ار دل نهي
سنگ استنجا بہ شیطان میدهي

لوح دل از فضلهٔ شیطان بشو — اي مدرس درس عشقي هم بگو
چند چند از حکمت یونانیان — حکمت ایمانیان را هم بدان
چند زین قصه و کلام بے اصول — مغز را خالي کني اي بوالفضول
صرف شد عمرت به بحث نحو و صرف — از اصول عشق هم خوان یک دو حرف

جاننا چاهیئے که اِس عالم ظاهري میں کوئي لذت حکومت اور ریاست سے بڑهکر نہیں هی جس کے واسطے اهل همت تمام مزے کهانے پینے عیش و آرام کے چهوڑ دیتے هیں اور جو کم همت هوتے هیں وہ عیش و آرام کے لطف میں رهکر اُس مزہ کو کهو دیتے هیں اِسي طرح پر جو بڑے عالي همت هیں وہ اِس ظاهري عالم کي حکومت اور ریاست کو اُس لطف اور شرف کے واسطے چهوڑتے هیں جو که اسرار ربوبیت کے علم سے اُن کو حاصل هوتي هیں جس لذت کو کوئي نہیں جان سکتا که کیسي هی یهه وہ لذت هی جس کو نه کسي آنکهه نے دیکها نه کسي کان نے سنا نه کسي بشر کے دل پر اُس کا خیال گذرا یهه وہ لذت هی جو همیشه رهیگي اور جس میں کسي طرح کي کدورت نہیں هر طرح سے پاک اور صاف هي پس جو لذت الله جلشانه کي معرفت میں اور اُسکي صفات اور افعال اور نظام مملکت کے غور کرنے میں هی وہ کسي دوسري چیز میں نہیں هی پس جو لوگ اُس کے افعال اور اِنتظام پر جو که فرش زمین سے اعلیٰ علیین تک هی غور کرتے هیں اور اُسکے قدرتوں کے میدانوں میں اپني عقل کے گهوڑے دوڑاتے هیں اور اُس کي صنعت کے باغوں کو اپنے دل کے آنکهوں سے دیکهتے هیں اور اُسکي معرفت کے طرح طرح کي خوش ذایقه پهلوں اور میوؤں کو چکهتے هیں اور اُس کي قدرت کے رنگا رنگ پهولوں کو دیکهتے هیں

اور قسم قسم کے خوشبو سونگھتے ھیں وہ ھر وقت ایسے جنتوں میں رھتے ھیں کہ جن کا عرض آسمان و زمین سے زیادہ ھی وہ ایسے باغونکا گلگشت کرتے ھیں کہ جس باغ کا ھر چمن نئے ڈھنگ کا اور جس چمن کا ھر تختہ نئے رنگ کا ھی ھر قطعہ میں نیا ھي شجر نظر آتا ھی ھر شجر میں نیا ھي ثمرہ دکھلائي دیتا ھی اِس باغ میں کوئي پھول نھیں جو اپنے رنگ میں البیلا نہ ھو اور کوئي پھل نھیں جو اپنے مزہ میں اکیلا نہ ھو جس پھول کو دیکھیئے وہ اپنے جوبن میں نرالا ھی جس پھل پر نظر کیجیئے وہ اپنے ذائقہ میں دوبالا رباعي

شاخے ھزار گل وگلي صد ھزار برگ	برگي ھزار رنگ و رنگي ھزار بو
نتوان حساب یافت زگلھاے این چمن	در صد ھزار عمر ابد آو پسین نکو

پس جن لوگوں نے اِن جنتوں کو دیکھا اور اِن گلوں کو سونگھا اور اِن میووں کو چکھا وہ کب اور کسي میں کچھہ لذت پا سکتے ھیں موت بھي اُن سے وہ لذت نھیں چھڑا سکتي اسلیئے کہ موت صرف اُن کے احوال کو تغیر کر دیتي ھی بلکہ جو موانع اور شواغل ھیں اُن کو دور کر دیتي ھی جیسا کہ فرمایا ھی ولاتحسبن الذین قتلوافي سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون اِس آیہ سے یہہ نہ سمجھنا کہ یہہ مخصوص اُنھیں شھیدوں کو ھی جو کہ میدان جنگ میں مارے جائیں بلکہ عاشقان جمال ایزدي ھر لحظہ ھزار بار شھید ھوتے ھیں اور ھزار مرتبہ زندہ ھوتے ھیں اور پھر ھزار مرتبہ مقتول ھوتے ھیں

کشتگان خنجر تسلیم را	ھر زمان از غیب جان دیگرست

الحاصل جاننا چاھیئے کہ لذت پھچاننے الله اور اُس کے صفات اور افعال

اور اسرار اور حکمتوں کے سب لذتوں سے بڑھکر هی اور یهه لذت اُسکو
نهیں حاصل هو سکتي جو که دل نهیں رکهتا هی اسلیئے که دل هي
معدن اِس قوت کا هی اور جو دل رکهتے هیں جب که وه الله جلشانه
کي معرفت میں فکر کرتے هیں اور اُن پر اسرار الهي کچهه کهلتے هیں
تو اُن کو وه فرحت هوتي هی که قریب اِس کے هو جاتے هیں که اُنکو
شادي مرگ هو جائے اور مر جائیں اور وه خود تعجب کرتے هیں که
ایسے سرور اور فرحت کي برداشت اُن کو کیونکر هوئي اور کیونکر
متحمل اِسکے هوئے اور یهه کیفیت وجداني هی نه زباني دل هي اِس
کیفیت کو جانتا هي تقریر کو اِس میں کچهه دخل نهیں دل هي وه
باغ هی جس میں معرفت کا شجر هی دل هي وه شجر هی جسمیں
محبت کا ثمر هی دل هي وه چمن هی جسمیں هزاروں پهول پهولتے هیں
دل هي وه نهال هی جسمیں هزاروں پهل لگتے هیں دل هي وه دریا هی
جس سے هزاروں در نکلتے هیں دلهي وه صدف هی جسمیں هزاروں گوهر پیدا
هوتے هیں محبت کي کان دل هی معرفت کا خزانه دل هی بوستان اُلفت
جسے کهتے هیں وه دل هی گلستان مسرت جسے کهتے هیں وه دل هی دلهي
وه تخت هی جسکو عرش سبحان کهتے هیں نهیں نهیں دل هي وه مکان هی
جسے لامکان کهتے هیں دل اُسکے گهر کا نام هی جو بے نشان هی اُسکي
حقیقت کون جان سکے یهه اُسیکي شان هی اُسي نے دل کو یهه وسعت
دي که سب کي سمائي اُسمیں هو جاتي هی اُسي نے اُسکو یهه فراخي
دي که سب کي گنجایش اُسمیں هو جاتي هی کوئي چیز نهیں که
اُس میں نه سما سکے کوئي شی نهیں که اُس میں نه آ سکے چیزوں
کا ذکر چهوڑو اشیاء کا نام نه لو وه اُس میں سما جاتا هی جو کهیں
نهیں سماتا وه اُس میں رهتا هی جو کهیں نهیں رهتا وه اُس میں

نظر آتا هی جو کہیں دکھلائي نہیں دیتا وہ اُس میں تھہرتا هی جو کہیں نہیں تھہرتا جو زمین پر نہیں سماتا جو آسمان میں نہیں آتا وہ دل هي میں آ جاتا هی نہ زمین میں یہہ گنجایش نہ آسمان میں یہہ وسعت جو مومن کے دل میں هی مولانا فرماتے هیں

آسمان را این بزرگي از کجاست — که دل پاک ولي الله راست
گفت پیغمبر که حق فرموده است — من نه گنجم هیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز — مي نه گنجم این یقین دان ایعزیز
در دل مومن بگنجم اي عجب — گر مرا جوي دران دلها طلب
گام در صحراي دل باید نهاد — زانکه در صحراي گل نبود کشاد
ایمن آباد است دل اي دوستان — چشمها و گلستان در گلستان

ابو سلیمان دارانى رحمة الله علیه فرماتے هیں که الله تعالی کے بعض بندے ایسے هیں که جن کو خوف جہنم اور اُمید جنت تو الله جلشانه سے جدا هي نہیں کرتي اُن کو دنیا کب اُس سے جدا کر سکیگي کسي دوست نے حضرت معروف کرخي رحمة الله علیه سے پوچھا که کس شي نے تم کو برانگیخته کیا هی عبادت کي طرف اور چھڑا لیا هی علاقه تمہارا خلق سے تھوڑي دیر خاموش رهے پھر جواب دیا که موت کي یاد نے اُسنے پھر پوچھا که موت کیا هی کہا که ذکر قبر و برزخ اُس نے کہا که قبر کیا هی جواب دیا که خوف جہنم اور اُمید جنت اُسنے کہا که یہه کیا هی ایک مالک ایسا هی که یہه سب کچھه اُسي کا هی اگر اُس سے محبت رکھے تو یہه سب تجھے بھلادے اور اگر تیري اور اُس کي پہچان هو جائے تو وہ سب اپنے ذمه لے لے اور سب کام تیرے کر دے اور حضرت عیسي علیه السلام کے اخبار میں آیا هی که اگر تم کسي

شخص کو دیکھو کہ وہ طالب اپنے رب کا هی تو سمجھہ لو کہ اُس کی
طلب نے اُس سے اور سب کو بھلا دیا هی بعضے بزرگوں نے بشیر بن
حارث کو خواب میں دیکھا اُن سے پوچھا کہ ابو نصر تمار اور عبدالوھاب
وراق کا کیا حال هوا جواب دیا کہ اُن دونوں کو میں خدا کے پاس
چھوڑ آیا هوں خوب کھاتے پیتے هیں اُسنے پوچھا کہ پھر تم کیا کرتے هو
جواب دیا کہ الله جلشانہ جانتا هی کہ مجھکو کھانے پینے کی کچھہ
خواهش نہیں هی اِسلیئے مجھے اِجازت دیدار کی دے دی هی کہ
میں اُسکا جمال دیکھہ رها هوں ابو سلیمان رحمة الله علیه فرماتے هیں
کہ جو شخص آج اپنے نفس میں مشغول هوگا وہ کل بھی اپنی هی
شغل میں رهیگا اور جو آج اپنے رب کی طرف مشغول هوگا وہ کل
بھی اِسی شغل میں رهیگا حضرت ثوری رحمة الله علیه نے حضرت
رابعہ بصری رحمة الله علیها سے پوچھا کہ اپنے اِیمان کی حقیقت بتلاو
جواب دیا کہ اُس کی عبادت نہ جہنم کے خوف سے کرتی هوں نہ
جنت کی اُمید پر کہ مزدوران کم همت میں شمار هوں بلکہ میں اِس
لیئے عبادت کرتی هوں کہ اُس سے محبت رکھتی هوں اور اُسکے ملنے
کی مشتاق هوں اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہہ هی تجھے میں
چاهتی هوں دو طرح کا چاهنا ایک محبت خواهش کی دوسری محبت
تیری ذات کی کہ تو لایق محبت کے هی پس اول محبت نے مجھے
ایسا تجھسے مشغول کر دیا کہ اور سب کو بھول گئی اور دوسری محبت
نے تیرا حجاب اُٹھا دیا کہ میں نے تجھے دیکھہ لیا پس اِس میں یا
اُس میں میری کچھہ تعریف نہیں هی دونوں میں تیری تعریف هی
کہ جس نے مجھے یہہ دونوں نعمتیں دیں اور لذت مطالعہ جمال
ربوبیت بعض لوگوں کو اِس دنیا میں بھی حاصل هو جاتی هی مگر

اُنهیں کو جن کي صفائي قلب مرتبهٔ غایت کو پهنچ گئي هو ایسے هي حالت کے پهنچنے والوں میں سے بعض نے کہا هی که میں کبھي یا رب اور یا الله نهیں کهتا اور یهه کهنا میرے دل پر پهاڑ سے زیاده بهاري معلوم هوتا هی اِسلیئے که ندا اور پکار اُسکو هوتي هی جو حجاب میں هو اور جو دونوں سامهنے هوں وهاں ندا کا کیا کام هی اور جب اِس مرتبه پر کوئي شخص پهنچ جاتا هی تو خلق اُسکو پتهر مارنے لگتي هی اِسلیئے که باتیں اُسکي درجهٔ عقل سے نکلجاتي هیں اور جو کچهه وه کهتا هي لوگ اُسکو جنون اور کفر سمجهتے هیں پس مقصد اور مطلب عارفین کا صرف وصال اور لقاء رب العالمین هی جب وه حاصل هو گیا سب غم جاتے رهے اور سب خواهشیں دور هو گئیں وجود هي سے بے خبر هو گئے پهر کس کي خبر رکهیں دل اُس لذت وصال میں ایسا مستغرق هو جاتا هی که اگر دوزخ میں ڈال دیا جائے تو اُسپر کچهه اثر نه هو اگر جنت کي نعمتیں اُسکے سامهنے رکهه دي جائیں اُسے کچهه خبر نهو پس افسوس هی اُسکے حال پر جو که لذت کو صرف محسوسات پر منحصر سمجهتا هی حالانکه کوئي لذت اِس سے بڑهه کر نهیں هی جیسا که کسي نے کہا هی (وهجره اعظم من ناره و وصله اطیب من جنته) که جدائي اُسکي دوزخ سے بڑهه کر هی اور وصال اُسکا جنت سے بهتر هی اور اِس لذت کا لطف صرف اُنهي کو حاصل هو سکتا هی جو که درجه بدرجه ترقي پا کر اِس لذت کے مزه سے واقف هو گیا هو اِسلیئے که کوئي لذت ایسي نهیں هی که جسکے مزے سے وه لوگ واقف هو سکیں جو که اُس درجه تک نهیں پهنچے دیکهنا چاهیئے که جب تک اِنسان لڑکا رهتا هی اُسکو کهیل اور تماشاهي اچها معلوم هوتا هی اور اُسي کو وه بڑي لذت جانتا هی پهر جب ذرا بڑا هوتا هی تب پوشاک اور خوراک اور زیب

و زینت کے مزے سے آگاہ ہوتا ہی اُس وقت اُس لطف کے آگے کھیل و تماشے کی حقارت کرتا ہی جب جوان ہوتا ہی تب حسینوں کی صحبت اور مہ جبینوں کی اُلفت کے مزے سے آگاہ ہو کر سب کو اِسکے سامھنے برا جانتا ہی جب ریاست اور حکومت کی لذت سے آگاہ ہوتا ہی تب سب کو چھوڑ کر اِسی کو اعلی اور بہتر لذت سمجھتا ہی کہ اُس کا جاہ و جلال اور عزت اور کمال اور رعب داب اور شان و شکوہ اور حکومت اور ریاست سب سے بڑھ کر ہو اور در حقیقت دنیا کی آخری لذت یہی ہی اِسی طرح پر جب کہ اِنسان اللہ جلشانہ کی معرفت کی لذت سے آگاہ ہو جاتا ہی تو وہ ریاست اور حکومت بھی چھوڑ بیٹھتا ہی اور وہ سب کو حقیر جانتا ہی تب روسا اور اور اُمراء اُس پر ھنستے ہیں جس طرح پر کہ لڑکے کھیل چھوڑنے پر بڑوں کو ھنستے ہیں اُس وقت اُن ھنسنیوالوں سے عارفین کہتے ہیں کہ (ان تسخروامنا فانا نسخرمنکم کما تسخرون فسوف تعلمون) کہ تم ہم سے ھنستے ہو ہم بھی جلد تم کو ھسینگے اور قریب ہی کہ تم جان لوگے *

بیان اِسکا کہ لذت دیدار اُسیکو آخرت میں زیادہ ہوگی جسکو دنیا میں معرفت اُسکی حاصل ہی

جاننا چاھیئے کہ مدرکات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو کہ خیال میں آ سکے دوسرے وہ جو کہ خیال میں نہ آ سکے اول قسم میں صورتیں اور اجسام اور شکل اور رنگ داخل ہیں دوسری قسم میں ذات سبحانہ تعالی کی اور وہ شی داخل ہی جو کہ جسم نہیں رکھتی مثل علم اور اِرادہ وغیرہ کے اور جس نے کسی اِنسان کو دیکھا ہو پھر آنکھ

بند کرلے تو خیال میں اُس کی صورت کو اُسي طرح پر پاویگا که گویا وہ دیکھہ رہا هی لیکن جب آنکھہ کھول کر دیکھیگا تو اُس کو زیادہ صاف پاویگا پس خیال اول ادراک هی اور رویت یعنے دیکھنا کمال ادراک هی پس جس طرح متخیلات کے دو درجے هیں اِسي طرح کي معلومات کے دو درجے هیں ایک درجه اولي هی دوسرا درجه کمال کا هی پس جس طرح پر متخیلات کے دیکھنے میں الله جلشانه نے یهه قاعدہ رکھہ دیا هی که آنکھہ بند کرنے سے حجاب هو جاتا هی اور رویت کامل نهیں هوتي اور صرف خیال رهتا هی اِسي طرح پر جو معلومات که خارج از خیال هیں اُن کا دیکھنا نهیں هو سکتا جب تک که نفس پر حجاب عوارض بدني کا هی اور شهوات اور صفات بشري کا غلبه هی بلکه حیات دنیاوي ایسا هي اُسکے لیئے حجاب هی جیسا که پلکیں آنکھہ کے دیکھنے کي حجاب هیں اور اِسي لیئے الله جلشانه نے حضرت موسي سے کہا که لن ترانی اور فرمایا که تدرکه الابصار یعنے اِس دنیا میں نه دیکھہ سکوگے اور صحیح یهه هی که حضرت صلي الله علیه وسلم نے شب معراج کو الله جلشانه کو نهیں دیکھا پس جب که حجاب زندگي به سبب موت کے اُٹھہ جاتا هی نفس کدورات دنیا میں ملوث باقي رہ جاتا هی پس اگر کدورت غالب هی اور قابل صفائي کے نهیں هی تو مثال اُس آئینه کے هی که جس کے جوهر کو زنگ نے کھا لیا هو اور کچھہ بھي قابلیت اِصلاح کي نه رهي هو یهه وہ لوگ هیں که جن کے شان میں آیا هی (کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون) که وہ همیشه حجاب میں رهینگے اور ابدالاباد مخلد فی النار رهینگے عیاذاً بالله اور اگر کدورت نے بالکل خراب نه کر دیا هو اور قابل اِصلاح کے رکھا هو تو وہ آگ میں واسطے اِصلاح کے ڈالے جاوینگے اور جس قدر کدورت

ہوگي اُتنا هي عرصه اُن کے آگ میں رهنے کا ہوگا تاکہ اُن کي کدورت جاتي رهے کمتر درجه اُس کا ایک ساعت اور بڑهه کر سات هزار برس هیں اور کوئي نفس نہیں هي که اِس عالم سے گذر کرے اور کچهه کدورت نه هو گوکه وه بہت هي کم هو اِسي لیئے فرمایا هي (وان منکم الاواردها کان علي ربک حتما مقضیا ثم ننجي الذین تقوا ونذروا الظالمین فیها جثیا) پس اِس امر کا جو یقین هي که آگ پر گذرنا ہوگا اور اُس سے بچکر نکلجانے کا یقین نہیں هي پس جب که الله جلشانه اُس کو اچهي طرح پر پاک اور صاف کر لیگا اور وعده پورا هو جایگا تب وه لایق اِسکے ہوگا که اُس میں تجلي جمال هووے اور یهه تجلي جمال هر شخص میں جو که نجات پائیگا مطابق اُسکے استعداد اور معرفت کے ہوگي اور اِسي کا نام رویت اور دیدار هي نه وه رویت اور دیدار که جو مخصوص به صورت اور حیثیت اور مکان کے هو که الله جلشانه اِس سے پاک هي بلکه یهه رویت اُسي رویت کا کمال هي جس کو معرفت کہتے هیں اور جو که اِس عالم میں بهي حاصل هوتي هي اور جسکي طرف اِس آیه کریمه میں اِرشاد هي (نورهم یسعي بین ایدیهم وبایمانهم یقولون ربنا تمم لنا نورنا) که اُن کا نور اُن کے آگے اور داهنے طرف ہوگا اور وه یهه پکارتے ہونگے که الهي همارے اِس نور کو پورا کر یعنے وهي معرفت جو اُن کو اِس دنیا میں حاصل هوئي تهي اُس کا انکشاف کامل چاهینگے اور اِسي واسطے رویت اور دیدار کے مرتبے کو وهي لوگ پہنچینگے جو که دنیا میں اُسکي معرفت کے مرتبه پر پہنچ چکے هیں اِسواسطے که معرفت هي وه بیج هي جو بڑهتے بڑهتے آخرت میں بنام رویت پکارا جائیگا جس طرح دانه بڑهتے بڑهتے آخرکو درخت کہلایا جاتا هي جس نے دانه زمین میں نه ڈالا هو وه درخت کہاں سے لائیگا پس جس نے دنیا میں

الله کو نه پہچانا ہو وہ آخرت میں کس طرح دیکھه سکیگا سچ فرمایا هی (من كان في هذه اعمي فهو في الاخرة اعمي) یعني جو یہاں اندها هی وہ وهاں بهي اندها هي رهيگا اور جب كه معرفت کے بہت سے درجات هیں اور رویت کے بهي بہت سے درجات هونگے لیکن جس نے دنیا میں اسکو کچهه بهي نه پہچانا هو وہ آخرت میں اسکو کچهه بهي نه دیکهیگا اور جس نے دنیا میں کچهه بهي لذت معرفت کي نه پائي هو وہ آخرت میں کچهه بهي لذت رویت کي نه پائیگا اسلیئے که جو دنیا میں بویا هوگا وهي وهاں کاتیگا حشر آدمي کا اسي پر هوگا جس میں مرا هو اور مریگا اسي حالت پر جس میں تمام عمر رها هوگا پس اصل سعادت معرفت هی جس کو شرع نے بلفظ ایمان تعبیر کیا هی اگر کوئي کہے که اگر رویت کي لذت معرفت کي لذت کے مطابق هوگي تو یہه لذت معرفت ایسي نہیں هی که جس کے لیئے تمام نعمتیں جنت کي چهوڑ دي جائیں پهر کیونکر وہ لوگ که جو رویت کي لذت پائینگے جنت کي نعمتوں کو چهوڑینگے جواب اس کا یہه هی که اب بهي عارفین کو اسکي ذات اور صفات کي فکر اور مناجات میں وہ لذت حاصل هوتي هی که اگر اس دنیا میں ان کو اس کے بدلے جنت ملے وہ کبهي نه لیں حالانکه لذت معرفت کو گو کیسے هي کامل کیوں نه هو کچهه مناسبت لذت رویت اور دیدار سے نہیں هی جسطرح پر که عاشق کو تصور اور خیال کي وہ لذت نہیں هی جو که بے حجاب آنکهه کے دیکهنے سے هي اور هم اسکو ایک مثال سے سمجهاتے هیں که دنیا میں لذت دیدار چند سببوں سے متفاوت هوتي هی *

(اول) محبوب کا جمال میں کامل هونا جتنا محبوب حسن و جمال میں کامل هوگا اتني هی محب کو اس کے دیدار کي لذت

ہوگی جسکا معشوق حسن و جمال میں کامل ہوگا اُسکا عاشق دیدار میں بھی پوری لذت پائیگا *

(دوسری) عاشق کی محبت اور عشق کا کامل ہونا جسکو محبت زیادہ ہوگی اُس کو لذت دیدار کی بھی زیادہ ہوگی *

(تیسری) جمال کا اچھی طرح پر دیکھنا مثلاً لطف بے پردہ جمال دیکھنے کا پردہ میں دیکھنے سے بڑھ کر ہوگا *

(چوتھی) دل کا فارغ ہونا اور کسی کا کھٹکا نہ رہنا اور کسی مانع کا پیش نہ آنا مثلاً جو عاشق صحیح و سالم ہو اور وہ کسی اَور دھیان میں سواے دیدار اپنے محبوب کے نہ ہو اور کسی طرح کا اَور شغل نہ رکھتا ہو اور کوئی مانع اور مزاحم نہ ہو جس سے وہ ڈرتا ہو وہ جو لطف دیدار میں پائیگا وہ لطف وہ شخص نہیں پا سکتا ہی جس کا دل کھٹکے میں ہو اب خیال کرو کہ ایک شخص کسی کو چاہتا ہی لیکن عشق اُسکا کامل نہیں ہی اور معشوق کو بھی دور سے پردہ میں دیکھتا ہی اور اچھی طرح پر اُسکا جمال اُسے نظر بھی نہیں آتا اور سانپ بچھو اُس کے بدن میں چپٹے ہوئے ہیں کہ جن کے درد سے اُسکا دل بھی فارغ نہیں ہی پس اُسکو لذت دیدار میں کیا لطف ملیگا ہاں کبھی ہوا سے پردہ اُٹھ گیا تو جمال محبوب کی ایک جھلک دور سے چمک جائیگی یا سانپ بچھوؤں کے کاٹنے سے ایک دم کو نجات پا گیا تو آنکھ اُٹھا کر اپنے محبوب کی طرف دیکھ لیگا لیکن یہہ دیکھنا اُس دیکھنے کو کہاں پا سکتا ہی جس کا عشق بھی درجۂ نہایت کو پہنچ گیا ہی اور جس کے ایذا دینیوالی بھی کوئی شی نہیں ہی اور جو سب سے فارغ ہو کر منتظر دیدار بیٹھا ہی اگر کوئی حجاب مانع ہی تو وہ اُسکے دور ہونیکا انتظار کر رہا ہی کہ کب یہہ حجاب اُٹھ جائے اور

میں اپنے محبوب کو دیکھہ لوں پس یہی نسبت دیدار اور رویت کی ساتھہ معرفت کے ہی کہ پردہ جو بیچ میں پڑا ہوا ہی وہ بدن ہی اور سانپ بچھو جو کاٹ رہے ہیں شہوات نفسانی ہیں بھوکھہ پیاس غصہ رنج غم وغیرہ اور کمی عشق کے پھنس جانا نفس کا دنیا میں اور نہ رکھنا شوق ملاء اعلی کا اور نہ چاہنا انتقال اس دنیا سے پس عارف گو کیسا ہی وہ کامل کیوں نہ ہو ان کدورتوں سے بالکل مبرا نہیں ہو سکتا پس کبھی کبھی جمال معرفت سے اسپر ایسی چمک ہو جائیگی کہ جس سے وہ دنگ رہ جائے اور عقل اسکی جاتی رہے اور قریب ہو جائے کہ دل اسکا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے لیکن یہہ چمک فقط مثل تجلی کے ہوگی اور شواغل اور افکار سے اسکو قیام نہوگا پس موت تک یہہ لذت معرفت صاف نہوگی ہاں جبکہ موت سے حجاب اٹھہ جائے اور حیات اصلی جو بعد موت کے ہی مل جائے تب یہہ لذت کامل ہوگی اور وہی عیش پکا ہوگا جیسا کہ فرمایا ہی (وانما العیش عیش الاخرة) کہ پکا عیش عیش آخرت کا ہی پس جو شخص اس مرتبہ پر پہنچیگا وہ ضرور الله جلشانہ کا ملنا چاہیگا اور جب اس کا ملنا چاہیگا تب موت کو دوست رکھیگا جیسا کہ مولوی معنوی حضرت بلال کے حال میں لکھتے ہیں

چون بلال از ضعف شد همچون هلال	رنگ مرگ افتاد بر روی بلال
جفت او دیدش بگفتا وا حرب	پس بلالش گفت نی نی وا طرب
تا کنون اندر حرب بودم ز زیست	تو چه دانی مرگ چه عیش است و چیست
گفت جفتش الفراق ای خوشخصال	گفت نه نه الوصال ست الوصال
گفت امشب در غریبی میروی	از تبار و خویش غایب میشوی

گفت نی نی بلکه امشب جانمن	از غریبی میرود سوی وطن
گفت رویت را کجا بینیم ما	گفت اندر حلقه خاص خدا

اور بعض مرتبہ ایسے مرتبہ کے لوگ موت کا دیر کر کے آنا چاھتے ھیں تا کہ اُن کی معرفت کامل ھو جائے اِسلیئے کہ معرفت مانند تخم کے ھی اور دریاے معرفت کا کنارا نہیں ھی پس اللہ جلشانہ کی حقیقت کا احاطہ محال ھی لیکن جس قدر اُس کی ذات اور صفات اور افعال اور اسرار پر زیادہ اطلاع ھوگی اُسی قدر لذت آخرت میں زیادہ ھوگی جس طرح پر جو شخص کہ زیادہ بیج ڈالے اور اچھی طرح پر کھیت کو بناوے اور خوب اُس کی تربیت اور پرداخت کرے تو وہ اُسی قدر زیادہ فائدہ اُٹھائیگا اور اِس بیج کا بونا سواے دنیا کے آخرت میں ھو نہیں سکتا اور نہ سواے دل کے دوسرے کھیت میں وہ بویا جا سکتا ھی اور نہ سواے آخرت کے دوسرے وقت کاٹا جا سکتا ھی اِسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ھی کہ بہترین سعادت یہہ ھی کہ زیادہ عمر اللہ جلشانہ کی طاعت میں گذرے اِس لیئے کہ معرفت کا کمال اُسی وقت ھوگا کہ بہت زیادہ عمر فکر اور مجاھدہ میں گذرے اور علایق دنیا کے جن کا ایک دم سے چھوڑ دینا دشوار ھی رفتہ رفتہ اِس قدر ترک کر دیئے جائیں کہ تجرد مطلق حاصل ھوے پس اگر اِس نظر سے کہ ابھی معرفت کامل حاصل نہیں ھوئی کوئی شخص موت کو نہ چاھے تو وہ محبت کے خلاف نہیں ھی اھل معرفت کا موت کو دوست رکھنا اِس لیئے ھی کہ وہ اپنے رب سے ملیں اور اُس سے ڈرنا اِس لیئے ھی کہ سامان جمع کر لیں تا کہ بے سرو سامان اپنے رب کے پاس نہ جائیں باقی اور مخلوقات کا حال یہہ ھی کہ اگر دنیا

اُن کو اچھي طرح پر حاصل هوئي اور عيش و آرام سے اُن کي اوقات
کٹنے لگي، تو وہ موت سے نفرت کرتے هيں اِسليئے که موت اُن سے
اِس لذت دنيا کو چھڑا ليگي اور اگر دنيا ميں اُن کو تکليف هوئي
اور رنج اور ايذا ميں رهنے لگے تو وہ موت کو چاهينگے تا که اِس رنج و
غم سے نجات پائيں اور يهه نهيں جانتے که موت اُن کو وہ رنج ديگي
که جسکے مقابل دنيا کا رنج اُن کو راحت هی غرض که اِس تقرير سے
جو هم نے کي بخوبي ثابت هوا که معنے محبت کے کيا هيں اور عشق
کسے کهتے هيں اور لذت معرفت اور رويت کي کيا هي اب اگر کوئي
پوچھے که رويت باريتعالي آنکهه سے هوگي يا دل سے اُسکا جواب يهه
هی که اِس ميں علما کا اختلاف هی ليکن اهل بصيرت اِس طرف
توجه نهيں کرتے اِسليئے که کهانيوالا جو عقلمند هوتا هي ميوہ سے غرض
رکھتا هي تا که اُسکے کهانے سے مزہ پائے اور يهه نهيں پوچھتا که کهاں سے
آيا هی اور کس جگهه ميں بويا گيا هی اِسي طرح پر عاشق معشوق کا
ديکھنا چاهتا هی اور اُس لذت کا طالب هی جو که ديدار ميں هی
خواہ وہ ديکھنا آنکهه سے هو يا سينه سے يا دل سے يهه الله جلشانه کي
قدرت هی که جس عضو کو چاهے اُس سے جو کام چاهے لے اگر پيشاني
يا سينه ميں الله جلشانه ايسي خاصيت رکھے که وہ ديکھنے لگے تو کيا
تعجب هی بهر حال اِسکي بحث فضول هی ليکن چونکه اخبار و
احاديث سے رويت ثابت هی اور رويت کا اطلاق آنکهه کے ديکھنے
پر هي تو هم کو کيا ضرور هی که هم اُس سے اِنکار کريں اور ظاهر لفظ کو
کسي باطني امر پر بلا وجه تاويل کريں اِسليئے همارا يهي اِعتقاد هی که
اِسي آنکهه سے الله جلشانه کا ديدار نصيب هوگا *

بیان اُن سببوں کا جن سے محبت اللہ جلشانہ کي قوي هوتي هي

جاننا چاهیئے که سب سے خوش نصیب زیادہ قیامت میں وہ هوگا جو سب سے زیادہ اللہ جلشانه سے محبت رکهتا هوگا اِسلیئے که آخرت کے معنے یهي هیں که اللہ جلشانه کے حضور میں حاضر هونا اور اُسکے دیدار کا شرف حاصل کرنا اور اِس سے بڑهه کر خوش نصیبي عاشق کي اور کیا هوگي که فراق کے صدمے اُتها کر اور جدائي کے رنج دیکهکر شوق میں ڈوبا هوا عشق میں بهرا هوا سب کو چهوڑ کر معشوق کو تلاش کرتا هوا محبوب کو ڈهونڈهتا هوا اُس کے بارگاہ تک پهنچے اور پهر اُسکا محبوب اُس کو اپنا جمال دکهلا کر اپنا عاشق کهکر پکارے اور ابدالآباد کو اپنے سامهنے رهنے کي اِجازت دیدے جهاں نه خوف رقیب کا هو نه ڈر جدائي کا نه محبوب کے خفگي کا اندیشه هو نه معشوق سے ملنے کا کوئي مانع هو اچهے وہ عاشق جن کو یهه دن نصیب هو اچهے وہ دن جن میں معشوق سے وصال هو عاشقان جمال احدي قیامت کے دن جب قبروں سے اُٹهینگے محبوب کا نام لیتے هوئے اُس کے کوچه کو چلینگے ایسے شوق میں ڈوبے اور محبت میں بهرے هوئے هونگے که که نه کوئي فرشته اُن کو روک سکیگا نه کوئي ملک اُن کو تهام سکیگا دیوانوں کي طرح مدهوش بدحواس این ربي پکارتے هوئے مستوں کي مانند گرتے پڑتے این حبیبي کهتے هوئے اُس کے در کو چلینگے جنت کو تمنا هوگي که هم پر یهه نظر ڈالیں حوریں چاهینگي که هم کو یهه دیکهیں غلماں خواهش کرینگے که هم پر نگاہ کریں وہ آنکهه اُتها کر بهي کسے کي جانب نه دیکهینگے گوشۂ چشم سے بهي کسي کي طرف نگاہ نه کرینگے

سب کي هوس دل مين ره جائيگي اُن کا نغمه يهه هوگا که آج وعده ديدار هی اُن کا ترانه يهه هوگا که آج وصال دلدار هي

حبذا يوم سعادت مرحبا يوم الوصال | باغ من گل ميکند امروز بعد از چند سال

اِس حالت سے جب وه دلدادے در دلدار تک پهنچينگے تب ارني کا غل مچائينگے اور اگر هزار لن تراني اُن کو سنائي جائے ايک نه سنينگے اور بار بار يهي پکارينگے که کهاں هيں وه دلدار جس نے ديدار کا وعده آج پر رکها تها کهاں هی وه محبوب جس نے حجاب اُٹها دينيکا اقرار آج پر کيا تها کيا آج بهي هم مشتاق لوٹ جائينگے کيا آج بهي هم بے ديکهے چلے جائينگے ٭

از جمال لا يزالي بر نداري گر نقاب
عاشقان لا اُبالي را بماند دل کباب
عاشقان ني حور خواهند ني بهشت از بهر آن
فارغ اند از کتخداي خانمان کرده خراب

غرض که عاشقان احدي اِس طرح پر قبروں سے اُٹهينگے

پرده محشر بدرند عاشقان چون از لحد | سر برآرند با دل پر آتش وچشم پر آب
با دل مجروح ميگريند و ميگويند کو | آنکه کرده وعده ديدار خود روز حساب
بي تماشاے جمال محيي گويد روز حشر | در صف بيگانگان ياليتني کنت تراب

پس الله جلشانه اِن مشتاقوں پر حجاب اپني اُٹهاويگا اور بے پرده اُن کو اپنا جمال دکهلاويگا پس وے مشتاق اپنے پروردگار کو اِس طرح

پر دیکھینگے جس طرح پر کہ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ھیں اور ھمہ تن چشم ھوکر اُسکے جمال کي دید میں مستغرق ھو جائینگے جب اُن سے پوچھا جائیگا کہ ھل امتلئتم تمھارا جي بھر گیا وہ کہینگے ھل من مزید ھل من مزید کہ ابھي نہیں ابھي نہیں ذرا اور دیکھہ لینے دے

تیرا منہہ چھپانا نہیں دیکھا جاتا ‖ ابھي ھمنے جي بھرکے دیکھا نہیں ھی

اِس لذت کو اوٗر بڑھا اور اپنا حسن اوٗر دکھلا اور ھر دم ایک لطف تازہ اُن کو دیدار میں ملتا جائیگا اور جس قدر حجاب اُن کي نظر سے اُٹھتا جاویگا اُسي قدر اُن کا شوق بڑھتا جائیگا خوشا حال اُن لوگوں کا جنکو یہہ دولت ابدي اور سعادت سرمدي نصیب ھو *

تا ابد اي دوست حلاوت دھد ‖ چاشني درد تو در کام ما
عاشق دیوانہ و مستم ازان ‖ درد پیاپي رسد انعام ما
محیي بہ محبوب نظر کرد و گفت ‖ باز بر آمد قمر از بام ما

جاننا چاھیئے کہ عاشقان جمال ایزدي جو محبت کے اعلي درجہ پر پہنچ جاتے ھیں ھر لحظہ منتظر موت کے رھتے ھیں کہ کب وہ وقت آئے کہ ھم اِس زندان سے نکلیں اور اپنے محبوب کے گلستان میں پہنچیں اِسي واسطے خبر میں آیا ھی کہ (الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب) کہ موت پل ھی جو کہ پہنچا دیتا ھی محب کو محبوب کے پاس اور ھر وقت عاشقان ایزدي دنیا کو اپنے واسطے قفس اور زندان سمجھکر اُس سے نکلنے کے خواھاں رھتے ھیں اور اپنے آپ کو اِس عالم میں مثل مسافر اور غریب کے جانکر مشتاق اپنے وطن میں

پہنچنے کے رہتے ہیں اور کیوں نہ رہیں کسي عاشق نے خوب کہا ہی کہ

چرا نہ در پئي عزم دیار خود باشم — چرا نہ خاک سر کوي یار خود باشم
غم غریبي و محنت چو بر نمي تابم — بشہر خود روم و شہر یار خود باشم
ز محرمان سرا پردہ وصال شوم — ز بندگان خداوند گار خود باشم
بود کہ لطف ازل رہنمون شود حافظ — و گر نہ تابہ آبد شرمسار خود باشم

الحاصل یہہ معلوم ہوا کہ لذت دیدار سب سے بڑھکر ہی اور یہہ لذت اُسیقدر زیادہ ہوگي جس قدر محبت زیادہ ہوگي اور محبت اللہ جلشانہ کي صرف دنیا میں حاصل ہو سکتي ہی اور اگرچہ اصل محبت سے اللہ جلشانہ کے کوئي مومن خالي نہیں ہی لیکن غلبہ محبت جسکو عشق کہتے ہیں اُس سے اکثر محروم ہیں اور وہ دو سبب سے ہوتا ہی ایک علاقہ دنیا کا قطع ہو جانا اور دل کا سواے اللہ کے اور کي محبت سے خالي ہو جانا اِسلیئے کہ دل مثل برتن کے ہی جب کسي برتن میں پاني بھرا ہو سرکہ اُس میں نہ سمائیگا جب تک کہ کچھہ خالي نہ ہووے جس قدر پاني سے خالي ہوگا اُسي قدر سرکہ بھرتا جائیگا اللہ جلشانہ فرماتا ہی (ما جعل اللہ لرجل من قلبین في جوفہ) کہ اللہ نے ایک شخص کے دو دل نہیں بنائے ہیں اور کمال محبت یہي ہی کہ تمام دل سے صرف اللہ کي محبت رکھے اگر ذرا بھي کسي دوسرے کي طرف ملتفت ہوگا اُسي قدر نقصان اللہ جلشانہ کي محبت میں ہوگا اللہ جلشانہ فرماتا ہی (ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا) کہ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہی پھر اُس پر قایم رہے بلکہ (لا الہ الا اللہ) کي بھي اصل معنے یہي ہیں کہ کوئي معبود اور کوئي محبوب سواے اللہ کے نہیں ہی اور جو محبوب ہی وہي

معبود هی اسي واسطے الله جلشانه فرماتا هی (ارایت من اتخذ الهه هواه) اور اسي واسطے حضرت نے فرمایا هی که مبغوض ترین معبودوں کا جو زمین پر عبادت کیا جاتا هي خواهش هی پس معلوم هوا که خواهش نفساني بهي معبود هی بهر حال ان لوگوں کا جو الله کے معبودیت کا اقرار کرتے هیں اور هوا و هوس کو پوجتے هیں خدا کو معبود کهتے هیں اور خواهش کي عبادت کرتے هیں اور (لا اله الا الله) زبان سے کهتے هیں اور (لا اله الا الهوا) پر عمل کرتے هیں عمر مفت میں کهوتے هیں اور کچهه نهیں سمجهتے اگر سمجهتے هیں تو کچهه نهیں کرتے فضولیات میں عمر عزیز کو ضایع کرتے هیں اور هر روز اپنے پروردگار سے دور هوتے جاتے هیں آه آه

قد صرفت العمر في قيل و قال
يا نديمي قم فقد ضاق المجال
قم و زمزم لي بما شعار العجم
كي تريح الروح من هم و غم
وابتدأ منها ببيت المثنوي
للحكيم المولوي المعنوي
بشنو از ني چون حكايت مي كند
و ز جدائيها شكايت مي كند
قم و خاطبني بكل الالسنة
عل قلبي ينتهي من ذالسنة
انه في غفلة من حاله
خائض في قيله مع قاله
كل آن جالب قيدا جديد
قائل من جهله هل من مزيد
نائم في الغي قد ضل الطريق
هائم من سكره لا يستفيق
عاكف دهرا علي اصنامه
يفهزو الكفار من اسلامه
كم انادي وهو لا يصغي التناد
وافوادي وا فوادي وا فواد
يا بهائي اتخذ قلبا سواه
فهو ما معبوده الا هواه

غرض که منجمله اسباب ضعف محبت الله جلشانه کي غلبه محبت

دنیا هی یهانتک کہ اگر کسي کو آواز طیور اور نسیم سحر خوش کرے تو وہ خوشي بهي دنیا کي نعمتوں سے خیال کي جائیگي اور اُسي قدر کمي محبت الله جلشانه کي هوگي اور کسي کو دنیا میں سے کچهه نهیں ملتا جب تک کہ اُس قدر حصہ آخرت سے کم نہ کر لیا جائے اور یهه امر ضروري هی جس طرح پر اِنسان پورب کو ایک قدم بهي بڑهاویگا ضرور اُسي قدر پچهم سے دور هوگا اور اگر کوئي ایک عورت کو خوش کریگا تو اُتنا هي اُسکي سوت کو ناراض کریگا دنیا اور آخرت مثل دو سوتوں یا پورب پچهم کي هیں *

دوسرا سبب

محبت کے قوي هونے کا قوت معرفت هی جس قدر معرفت زیادہ هوگي اُسي قدر محبت زیادہ هوتي جائیگي اور یهه مرتبه حاصل نهیں هو سکتا هی جب تک کہ دل تمام دنیا کي شغلوں اور کاموں سے صاف اور پاک نہ هو جائے اور جب کہ دل دنیا سے پاک هو جائے تب چاهیئے کہ ذکر اور فکر میں همیشه مشغول رهے اور اُسکي صفات اور ملکوت سموات اور ارض پر دهیان لگائے اِس واسطے کہ کوئي ذرہ آسمان و زمین سے ایسا نهیں هی کہ جو اُسکي حکمتوں اور عجائب نشانیوں سے خالي هو جس ذرہ پر نظر کیجائے وہ اُس کي قدرت کامله پر شهادت دیتا هی اور جس برگ درخت پر تامل سے نگاہ کیجائے اُسکي حکمت بالغه پر دلالت کرتا هی کوئي دانه زمین سے نهیں اُگتا کہ اپنے بونے والے کي توحید پر هزار زبان سے اِقرار نہ کرتا هو اور اپنے اُگانیوالے کي قدرت پر هزار طرح سے شهادت نہ دیتا هو

هر گیاهي که از زمین روید | وحده لا شریک لہ گوید

جس درخت پر نظر کي جائے هر ورق اُس کا الله جلشانه کے وحدانیت کا مقر هی جس ورق پر غور سے خیال کیا جاے اُسکي معرفت کا دفتر هی دیکھنیوالا چاهیئے ولنعم ما قیل

برگ درختان سبز در نظر هوشیار | هر ورقي دفتریست معرفت کردگار

پس جب غور سے ان چیزونکي طرف نظر کي جائے اور اُسکے قدرتونپر جو که هر دانه اور هر ذره سے عیاں هی تامل کیا جاے تو معرفت اُسکي بڑھتي جائیگي اور جب معرفت بڑھتي جائیگي تب خواه نخواه دل پر محبت کا غلبه هوتا جائیگا که ایسے قادر مطلق او ر صانع برحق سے بڑھکر کون هی جس سے محبت کیجاے جسکے قبضه قدرت میں از فرش تا عرش اور از زمین تا آسمان اور از ملک تا ملکوت هی جسنے هزاروں عجائب و غرایب سے آسمان و زمین کو آراسته کیا او ر ایک ایک ذره میں اپني قدرت کو ظاهر کر دیا او ر پهر جو کچهه اُس نے بنایا اور جس کو پیدا کیا وه صرف همارے واسطے بنایا او ر پهر وهي هر وقت هماري حفاظت کرتا هی هم کو روزي دیتا هی دشمنوں سے بچاتا هی موذیات سے پناه میں رکهتا هی مصیبت کے وقت کام آتا هی درد کي حالت میں همارے ساتهه رحمت سے پیش آتا هی جو کچهه هم کو ضرورت هوتي هی پیش از سوال حاجت رفع کر دیتا هی مصیبت او ر دکهه کو ٹالتا رهتا هی اور هماري نافرمانیوں اور گناهوں سے چشم پوشي کرتا هوا هر وقت همارے اُوپر نظر رحم کي رکهتا هی اور هم پر ماباپ سے زیاده مهرباني کرتا هی اور آخرت میں همارے واسطے اُن نعمتوں کو

مهيا كيا هي كه جن كو نه كبسي آنكهه نے ديكها نه كسي كان نے سنا تو تعجب هي كه ايسے پروردگار رحيم اور خدائے كريم كو چهوڑ كر دوسروں سے محبت كريں جو كبهي همارے ساتهه ره نهيں سكتے اور جو كچهه همارے واسطے كر نهيں سكتے اور جن كو كسي قسم كي قدرت اور كسي طرح كي طاقت نهيں پس اِن باتوں كو غور كرنے اور سوچنے سے دل كو خواه نخواه ايسي محبت الله كي هو جائيگي كه وه سب كو بهول كر اُسي كي محبت ميں ڈوب جائيگا اور محبت كے اعلىٰ درجه پر پهنچكر آخرت ميں اُس مرتبه پر پهنچ جائيگا جس كي خبر الله جلشانه ديتا هي كه (في مقعد صدق عند مليك مقتدر) افسوس هي كه الله جلشانه نے اپنے بندوں كے واسطے كيا كيا نعمتيں ركهي هيں اور هم بندے اپنے جهالت اور نادانی سے اُس سے بهاگتے پهرتے هيں اور وه هم كو اپنے پاس بلاتا هي اور هم دور هٹتے جاتے هيں سچ فرمايا هي رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم نے كه (انكم تقتحمون على النار تهافت الفراش وانا اخذ بحجزكم) كه تم گرتے هو آگ ميں جس طرح پروانے گرتے هيں اور ميں تمهاري كمر پكڑ كر تم كو بچاتا هوں الله جلشانه سب مسلمانوں كو اپنے اور اپنے رسول كي محبت عطا كرے *

مگر بوي از عشق مستت كند | طلبگار عهد الستت كند
به پاي طلب ره بدان جا بري | وزانجا ببال محبت پري
بدرد يقين پردهاي خيال | نماند سرا پرده الا جلال

بیان اِسکا کہ کیا سبب ھی کہ اِنسان اللہ جلشانہ کي محبت میں متفاوت ھیں

جاننا چاھیئے کہ تمام مومنین اصل محبت میں اللہ جلشانہ کے شریک ھیں اِسلیئے کہ وہ اصل اِیمان میں باھم شریک ھیں لیکن تفاوت اُن کا محبت میں بہ سبب تفاوت معرفت اور محبت دنیا کي ھی اور اکثر شخص ایسے ھیں کہ وہ اللہ جلشانہ کے کسي صفات سے خبر نہوئے مگر چند ناموں سے جن کو اُن کے کانوں نے سنا اور اُسکو اُنھوں نے یاد کر لیا اور اپنے نزدیک اُس کے معنے ایسے قرار دے لیئے کہ جن سے اللہ جلشانہ پاک ھی اور کبھي ایسا ھوتا ھی کہ اُن اسما و صفات کي حقیقت پر تو اُن کو اِطلاع نہیں ھوئي اور اُن کے معاني فاسد بھي اپنے خیال میں نہیں جمائي بلکہ اُس پر اِیمان لے آئے اور جیسا سنا اُس کو تصدیق کر لیا اور عمل کي طرف متوجہ ھو گئے اور بحث اور مباحثہ کو چھوڑ بیٹھے تو یہي لوگ اھل سلامت ھیں اور آفتوں سے محفوظ ھیں اور اِنہیں کو اصحاب الیمین کہتے ھیں اور جنھوں نے اُس کے اسماء اور صفات کے معاني فاسد اپنے ذھن میں جمائے ھیں وہ لوگ گمراہ ھیں اور جو لوگ حقیقت کے جاننیوالے ھیں وہ مقربین میں سے ھیں اور تینوں قسم کے لوگوں کا اللہ جلشانہ نے اپنے کلام پاک میں ذکر کیا ھی (فاما ان کان من المقربین فروح وریحان و جنة نعیم) *

بیان اُس سبب کا کہ جس سے معلوم ھو کہ خلق کي سمجھہ اللہ جلشانہ کي معرفت میں کیوں قاصر ھیں

جاننا چاھیئے کہ سب موجودات سے ظاھر تر اور روشن تر ذات

باریتعالی کي هی تو چاهیئے که اُس کي معرفت بهي سب سے اول اور سب سے بیشتر اور سب سے سہلتر هووے حالانکه معامله برخلاف اس کے هی سبب اسکا یہه هی که عقول هماري ضعیف هیں اور جمال حضرت الهي روشني میں نہایت درجه پر هی پس کمال اشراق اور ظهور باعث خفا اور احتجاب هی جس طرح پر کمال روشني آفتاب کي خفاش کے آنکهوں کے واسطے حجاب هی پس پاک هی وه جس نے اپني نور کو اپنے ذات کا حجاب بنایا اور اپنے ظهور کو هماري آنکهوں کے واسطے پرده کر دیا لیکن جس کي بصیرت قوي هوتي هی اور الله جلشانه اُسکي بصارت کو طاقت دیتا هی تو وه اُس ظهور کي حقیقت سے واقف هوکر معرفت کي حقیقت پر موافق اپنے قوت کے پهنچ جاتا هی وه کسي فعل کو نهیں دیکهتا که الله کي طرف منسوب نه کرتا هو اور فاعل حقیقي اُس کو نه سمجهتا هو وه کسي غیر کا وجود هي نهیں جانتا بلکه یہه خوب سمجهه لیتا هی که هستي میں کوئي نهیں هی مگر الله اور افعال اُس کے اُسکي قدرت کے اثاروں کے اثر هیں پس وه تابع اُسي کے هیں پس اُن کو کوئي وجود سواے اُسکے نهیں هی پس جس فعل کو وه دیکهتا هی فاعل کي طرف نظر کرتا هی اور مصنوعات کو دیکهه کر صانع کي صنعت پر خیال کرتا هی پس کسي غیر کي طرف آنکهه اُس کي نهیں اُٹهتي اور کسي کو موجود نهیں سمجهتا جس طرح پر کوئي شخص کسي شاعر کا شعر یا مصنف کي تصنیف یا مولف کي تالیف دیکهے تو اُس کي نظر در حقیقت اُس شاعر اور مصنف اور مولف پر هوگي نه اُس شعر اور تصنیف اور تالیف پر اور یہه ظاهر هی که تمام عالم تصنیف الله جلشانه کي هی پس جس نے اُس کي طرف دیکها یہه سوچکر که یہه فعل الله کا هی اور اُسي کا فعل

تصور کرکے اُس سے محبت کي تو وہ ھر چیز میں الله ھي کو دیکھیگا اور اُسي کو پہچانیگا اور اُسي کو چاھیگا اور وھي پکا موحد اور سچا مومن ھوگا بلکه اپنے آپ کو بھي نه دیکھیگا مگر یہي که میں بھي اُس کا بندہ ھوں اور درحقیقت کچھه وجود نہیں رکھتا اور یہي اُس مرتبه پر پہنچیگا که جس کو فنا في التوحید کہتے ھیں اور جو لوگ که اِس درجه پر نہیں پہنچے وہ صرف به سبب قصور اپنے فہم کے ھیں که اِس درجه پر پہنچنے کي سمجھه نہیں رکھتے اور افعال اور آثار کو اِس عالم کے ظاھري افعال اور اسباب پر ختم کرکے اُس کے فاعل حقیقي تک نہیں پہنچتے *

الله جلشانه کي طرف شوق کرنیکے معنے کا بیان

جاننا چاھیئے که جو شخص الله جلشانه کي محبت کا اِنکار کرتا ھی ضرور وہ شوق کي حقیقت سے بھي اِنکار کریگا حالانکه ھم ثابت کرینگے که الله جلشانه کي طرف شوق کرنا واجب ھی اور بیان اِسکا یہه ھی که شوق نہیں ھوتا ھی مگر اُس چیز کي طرف که کچھه اُسکا ادراک ھو اور کچھه ادراک نہو اگر بالکل ادراک نہو تو اِشتیاق کیونکر ھوگا جس طرحپر که کسي شخص کو کسي نے نه دیکھا ھو نه اُسکي صفت سني ھو تو وہ کیونکر اُسکا مشتاق ھوگا اور اگر بالکل ادراک ھو تب بھي اِشتیاق نہوگا اِس لیئے که کمال ادراک رویت سے ھی اور جو اپنے محبوب کو ھر وقت دیکھتا ھوگا تو وہ اُسکا مشتاق کیونکر ھوگا پس ثابت ھوا که اِشتیاق اُسي وقت تک ھی که کچھه ادراک ھو اور کچھه نه ھو اور وہ دو وجہوں سے ھوتا ھی که جس کو ھم ایک مثال

سے سمجھاتے ہیں مثلاً کسی کا معشوق کسی سے جدا ہو جاے اور اُسکے دل میں اُسکا خیال رہ جاے تو ضرور وہ عاشق مشتاق ہوگا کہ دیدار اُسکا نصیب ہو لیکن اگر اُسکے دل سے اُس کا خیال جاتا رہے اور وہ بھول جاے تو اِشتیاق باقي نہ رہیگا اور اگر دیدار نصیب ہو جائیگا تب بھي اِشتیاق کا اطلاق نہ رہیگا پس شوق کے معنے یہہ ہیں کہ جو خیال دل میں ہی اُسکے کامل ہونے پر نفس کا مشتاق ہونا اور کبھي ایسا ہوتا ہی کہ دیکھنے پر بھي شوق باقي رہتا ہي یعنے کمال رویت نصیب نہیں ہوتي مثلاً اپنے محبوب کو دیکھہ تو لیا لیکن روشني میں نہیں دیکھا کہ جس سے اچھي طرح پر صورت نظر آوے تب بھي شوق اِسکا باقي رہتا ہی کہ جمال اُس کا روشني میں دیکھا جاے تاکہ اچھي طرح پر اُس کي شکل و صورت دیکھنے میں آئے اور دوسري وجہ اِشتیاق کي یہہ ہی کہ اپنے محبوب کا چہرہ تو دیکھہ لیا لیکن اُس کے خال و خط کے دیکھنے کي تمنا باقي رہ گئي پس خواہ نہ خواہ دل کو اُس کے سب اعضا کے حسن و جمال اور ایک ایک خط و خال کے دیکھنے کا شوق ہوتا ہی اور یہہ دونوں وجہیں اِشتیاق کي اللہ جلشانہ کي نسبت متصور بلکہ لازم ہیں اِس لیئے کہ امور الٰهي کي معرفت اگرچہ عارفین کو کسي قدر حاصل ہو جاے لیکن وہ صاف طرح پر نہیں ہو سکتي بلکہ اِس طرح پر ہوگي جس طرح پر کسي چیز کو پردہ میں سے دیکھا بلکہ معرفت خیالات کي تکدرات سے کبھي اِس دنیا میں خالي نہیں رہ سکتے پس اچھي طرح پر حاصل ہونا معرفت کا صرف آخرت میں ہوگا کہ وہیں مشاہدہ اور تجلي کا اتمام ہو سکتا ہی پس یہہ ایک سبب عاشقین اور عارفین کے شوق کا ہی دوسرے یہہ کہ امور الٰهي کي اِنتہا نہیں ہی اور اگر کسي پر کچھہ حقیقت کھلتي ہی تو

وہ بھي کسي کسي چيز کي اور باقي امور جن کي اِنتہا نہيں ھی ایسے ھي پوشيدہ رہ جاتے ھيں اور اھل معرفت جانتے ھيں کہ جن کا علم اُنکو ھوا ھی اُن سے بہت زيادہ ابھي پردہ غيب ميں پوشيدہ ھيں اِس ليئے اُن کي معرفت کا شوق باقي رھتا ھی اور جس قدر امور الٰهي جو پوشيدہ ھيں کچھہ کچھہ کھلتے جاتے ھيں اُسي قدر اور شوق بڑھتا جاتا ھی اور چونکہ نہ امور الٰهي کي اِنتہا ھی اور نہ اھل معرفت کے شوق کي تو يہہ شوق کبھي کم نہيں ھو سکتا اور ھميشہ اھل محبت اِسي شوق ميں غرق رھتے ھيں اور رھينگے

مرا کمال محبت ترا کمال جمال	دمي مبادکہ نقصان پذيرد اين دو کمال

اور منجملہ اُن دو شوقوں کے جن کا ھم نے بيان کيا پہلا شوق دنيا ميں پورا نہيں ھو سکتا اِسليئے کہ رويت اور مشاھدہ يہاں حاصل نہيں ھو سکتا *

حکايت

حضرت اِبراھيم ادھم نے جو کہ مشتاقان جمال احدي سے تھے ايک روز حضور ميں اپنے محبوب رب الارباب کے عرض کيا کہ الٰهي اگر کسي کو تو نے وہ چيز دي ھو جس سے اُس کا دل تيرے ملنے سے پہلے ٹھہر جاے اور اُسکي جلن کم ھو جائے تو وہ مُجھے بھي عطا کر اِسليئے کہ اِضطراب نے مُجھے ھلاک کر ديا اور بيقراري نے ميرا کام تمام کر ڈالا حضرت اِبراھيم فرماتے ھيں کہ ميں خواب ميں کيا ديکھتا ھوں کہ الله جلشانہ نے مجھے اپنے حضور ميں کھڑا کيا اور فرمايا کہ اى ابراھيم

تجھے مجھہ سے شرم نہیں آتي که مجھہ سے تو چاهتا هی که قبل میرے ملنے کي تیرا دل ٹھہر جائے اور تیرے شوق کي آگ بجھہ جائے کسي عاشق کو تو نے دیکھا هی که معشوق کے ملنے سے پہلے اُس کا دل ٹھہرا هو میں نے کہا که الهي میں تیري محبت میں اِس قدر بیدل هو رها هوں که میں نہیں جانتا هوں که کیا کہتا هوں پس مجھے معاف کر اور سکھلا دے که کیا کہوں حکم هوا که یہه کہه که الهي مجھے اپنے قضا پر راضي رکھه اور اپنے بلاؤں پر صبر عطا کر اور اپني نعمتوں کے شکر کي توفیق دے *

حکایت

حضرت شبلي رحمة الله علیه ایک دن به صد هزار شوق مسجد کو چلے جب دروازه پر پہنچے ندا هوئي که ای شبلي باین ناپاکي همارے گھر آنے کا قصد هی یہه کیا بے ادبي هی وه اوٹ چلے صدا آئي که ای شبلي همارے در کو چھوڑ کر کہاں جاتا هی یہه کیا بے پروائي هی خاموش هو کر رونے لگے آواز آئي که ای شبلي هماري شکایت کرتا هی یہه کیسي گستاخي هی تب هنس دیئے حکم هوا که هم سے بیخوف هو گیا یہه کیسي ناداني هی عرض کي که الهي نه آنے پاتا هوں نه اوٹ سکتا هوں نه رونے پاتا هوں نه هنس سکتا هوں کیا کروں غصه سے اِرشاد هوا که همارے اسرار کا کھلوانا چاهتا هی ای شبلي خاموش یہه سب اِمتحان هیں اور آزمایش چوں و چرا کو دخل نہیں اِس قدر سمجھه لے که هم کو کسي حال میں مت بھول اور همارے کسي فعل پر اِعتراض مت کر همارے قضا پر راضي ره هر وقت اپني آنکھه کے سامھنے

هم کو حاضر جان اگر آ تو هماري طرف نکال دیں تو بهاگ مگر همارے هي جانب ای شبلي هم بندہ پر اُس کي ما سے زیادہ مہربان اور اُسکے باپ سے زیادہ شفیق هیں *

اور دوسرا شوق جو هم نے بیان کیا اُسکي اِنتہا نہیں هی نہ دنیا میں نہ آخرت میں اِسلیئے کہ اُس کي اِنتہا یہہ هی کہ آخرت میں تمام جلال اور صفات اور حکمت اور افعال رب العالمین کھل جائیں اور یہہ محال هی اِس لیئے کہ اُسکي اِنتہا نہیں هی اور جب تک کہ یہہ نہ معلوم هو جاوے کہ اب اُس کے جلال و جمال سے کچھہ باقي نہیں رہا اور سب کي حقیقت کھل گئي تب تک شوق کي تسکین نہیں هو سکتي اور یہہ محال هی اور ظاهر هی کہ جس قدر حقیقت جمال و جلال کھلتي جائیگي اُسي قدر بندہ مشتاق دیکھیگا کہ ابهي اُسکے درجہ پر هزارها درجات باقي هیں تو اُس کا شوق بڑهتا جائیگا اور چاهیگا کہ اِسکا کمال حاصل هو اور اصل وصل نصیب هو وے تو اِس شوق میں اُس کو وہ لذت هوگي کہ جس کا بیان نہیں هو سکتا اور جس قدر اُس پر جلال و جمال کي تجلي هوتي جائیگي اُسي قدر اُس کي لذت بڑهتي جائیگي یہانتک کہ نہ اُس تجلي کي اِنتہا هوگي نہ اُسکے شوق کي لذتوں کي غایت هوگي پس ابدالاباد تک یہي حال رهیگا کہ دلبر کے پاس هیں اور دل نہیں بهرتا اور محبوب کے سامهنے هیں اور چین نہیں پڑتا *

دلارام در بر دلارام جوي	لب از تشنگي خشک برطرف جوي
نہ گویم کہ بر آب قادر نیند	کہ بر ساحل نیل مستسقي اند
بسر وقت شان خلق کي رہ برند	کہ چون آبحیوان بہ ظلمت دراند
دمادم شراب الم درکشند	وگر تلخ بینند دم درکشند

چو باد اند پنهان و چالاک پوي
سحرها بگریند چند انکه آب
فرس کشته از بسکه شب رانده اند
شب و روز در بحر سودا و سوز

چو مشک اند خاموش و تسبیح گوي
فرو شوید از دیده شان کحل خواب
سحر گه خروشان که درمانده اند
ندانند ز آشفتگي شب ز روز

بیان اُن اخبار و آثار کا جو شوق سے متعلق هیں

جاننا چاهیئے که حضرت پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم اپنے دعا میں فرمایا کرتے تهے که الهي میں تجهسے تیري قضا پر رضا اور بعد موت کے عیش اور تیرے جمال کے نظارہ کي لذت چاهتا هوں اور ابو درداء نے حضرت کعب احبار رضي الله تعالی عنهما سے پوچها که جو آیت توریت میں سب سے زیادہ مخصوص هو اُس کو بتلاؤ اُنهوں نے کہا که الله جلشانه فرماتا هی که اگرچه ابرار میري ملاقات کے مشتاق هیں لیکن میرا اشتیاق اُن سے ملنے کا اُن سے بڑهه کر هی اور اُسي کے ایک طرف لکها هوا هی که (من طلبني وجدني و من طلب غیري لم یجدني) که جس نے مُجهسے طلب کیا اُسنے مجهے پایا اور جس نے میرے سوا دوسرے کو طلب کیا اُس نے کبهي نهیں پایا ابو درداء نے کہا که میں بهي شهادت دیتا هوں که میں نے پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم سے سنا هی که آپ فرماتے تهے که داؤد علیه السلام کے اخبار میں آیا هی که الله جلشانه فرماتا هی که ای داؤد زمین والوں سے کهه دو که میں محبت رکهتا هوں اُس سے جو مجهه سے محبت کرے اور اُس کا جلیس هوں جو مجهے اپنا جلیس کرے اور اُسکا مونس هوں جو میرے ذکر سے اُنس رکهے اور اُس کا مصاحب هوں جو مجهه سے

صحبت رکھے اور اُسکا مختار ہوں جو مجھے اختیار کرے اور اُس کا مطیع ہوں جو میری اطاعت کرے اور جو بندہ اِس پر یقین کرکے اپنے دل و جان سے مجھے چاہے میں اُس کو اپنے لیئے قبول کر لیتا ہوں اور میں اُسکو ایسا چاہتا ہوں کہ اُس سے پہلے کسی کو نہیں چاہا جس نے میری طلب سچے دل سے کی وہ مجھے پائیگا اور جس نے میرے سوا کسی دوسرے کو طلب کیا وہ مجھے نہ پائیگا پس ای زمین کے رہنیوالو چھوڑو اپنے غرور اور جہالت کو اور آو میری صحبت اور میرے جلسہ میں اور مجھہ سے اُنس پیدا کرو میں تمھارا مونس و غمخوار ہو جاؤں اور تمھاری محبت پر پیش قدمی کروں میں نے اپنے دوستوں کا خمیر اپنے خلیل اِبراہیم اور اپنے مخلص موسی اور اپنے مصطفے محمد رسول اللہ کے مٹی سے بنایا ہی میں نے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو اپنے ہی نور سے بنایا ہی اور اپنے جلال کی نعمتوں سے اُن کو بھر دیا ہی جو عاشقان جمال ایزدی ہیں وہ ہر دم اُسی کے شوق میں رہتے ہیں اور ہر لحظہ اُسی کے عشق میں جان دیتے ہیں پکارتے ہیں تو اُسی کو سنتے ہیں تو اُسی کی ذکر کرتے ہیں تو اُسی کا فکر کرتے ہیں تو اُسی کے نہ اُن کو سردی ستاتی ہی نہ گرمی نہ اُن کو بھوکھہ ایذا دیتی ہی نہ پیاس اُس کا ذکر اُن کے بھوکھہ کی غذا ہی اُس کا نام اُنکی بیماری کی دوا ہی ہر وقت اُسیکو پکارا کرتے ہیں ہر دم اُسیکو بلایا کرتے ہیں ہر وقت شوق میں آکر اِسطرح نغمہ سرائی کیا کرتے ہیں

بی حجابانہ در آ از در کاشانۂ ما — کہ کسی نیست بجز درد تو در خانۂ ما
فتنہ انگیز مشو کاکل مشکین مکشای — تاب زنجیر ندارد دل دیوانۂ ما
با احد در لحد تنگ بگوئیم کہ دوست — آشنائیم تو ئی غیر تو بیگانۂ ما
گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست — گویم آنکس کہ ربود این دل دیوانۂ ما

اور بعضے بزرگوں سے روایت هی که الله جلشانه نے بعض صدیقین سے فرمایا که میرے بعض خاص بندے ایسے هیں که جن کو میں چاهتا هوں اور وہ میری یاد کرتے هیں اور میں اُن کی یاد کرتا هوں وہ مجهے دیکهتے هیں میں اُن کو دیکهتا هوں وہ اِس رتبه کے هیں که اگر تو اُن کی راہ پر چلے تو میں تجهے بهی چاهنے لگوں اور اگر اُن کی راہ سے هتے تو میں تجهه سے بغض و دشمنی رکهوں اُس صدیق نے پوچها که الهی اُن کی نشانی کیا هی ندا هوئی که اُنکی نشانی یهه هی که وہ دن کے سایه کو ایسا دیکهتے رهتے هیں جس طرح پر که چرواها بکریوں کو دیکهتا رهتا هی اور جب آفتاب غروب هونے پر هوتا هی تب وہ ایسے بیقرار هوتے هیں که جس طرح پر پرند شام کو اپنے آشیانه میں جانے کے لیئے مضطر هوتے هیں اور جب رات هو جاتی هی اور اندهیاری گهیر لیتی هی اور سونیوالے سو رهتے هیں اور عاشق اپنے معشوقوں سے خلوت گزیں هو جاتے هیں اور آرام کرنیوالے آرام کرتے هیں اُس وقت وہ اپنے پاؤں سے کهڑے هوتے هیں اور منهه کے بل میرے سجدہ میں گر پڑتے هیں اور میرے ساتهه مناجات کرتے هیں اور میرے انعاموں کو ظاهر کرکے میری خوشامد کرتے هیں کبهی چلاتے هیں کبهی روتے هیں کبهی آہ آہ کرتے هیں کبهی هاے هاے مچاتے هیں کبهی شکایت کرتے هیں کبهی شکوہ کا دفتر کهولتے هیں کبهی هاتهه باندهه کر ادب سے میرے حضور میں کهڑے هو جاتے هیں کبهی بے طاقت هو کر بیٹهه جاتے هیں کبهی رکوع میں جهک جاتے هیں کبهی سجدہ میں گر پڑتے هیں اور میں دیکهتا رهتا هوں که وہ میرے لیئے کیا کیا کر رهے هیں اور میں سنتا جاتا هوں که وہ غلبه محبت میں آکر مجهی سے کیا کهه رهے هیں محبت میں آکر ایسے بیخبر هو جاتے هیں که نه وہ جانتے هیں که کیا

کرتے هیں نه وہ سمجھتے هیں که کیا کہتے هیں آنکھوں سے آنسو
بہاتے هیں رخساروں کو طمانچه سے لال کر دیتے هیں دل سے اُن کے
ایسي آگ اُٹھتي هی که اُس میں جل جاتے هیں سینه سے اُن کے
ایسا شعله بھڑکتا هی که اُس میں بھن جاتے هیں وہ لوگ ایسے هیں
که دل اُن کا کباب هی اور دیدہ اُن کا پر آب شوق غالب دیدار کے
طالب هماري قدرتوں میں متحیر همارے اسرار میں متفکر نه تن کا
هوش نه جان کا خیال زبان پر همارا نام هی اور هماري هي ذات سے
اُن کو کام هی کبھي اپني نا رسائي دیکھه کر آہ کر اُٹھتے هیں کبھي
هماري رحمت کا خیال کرکے هوش میں آ جاتے هیں رات گذر
جاتي هی اور اُن کي یهي حالت رهتي هی تمام شب سجدہ میں
روتے بسر کر دیتے هیں اور پھر ناله اُن کا ناتمام رہ جاتا هی صبح
هو جاتي هی اور اُن کا قصه ویسا هي رہ جاتا هي صبح کو هوتے هوئے دیکھکر
وہ ایک نعرہ مارتے هیں اور اپنے بدبختي کي آپ هي شکایت کرتے
هیں که هم اپني حکایت ختم نه کرنے پائے اور صبح هو گئي هم ایک
بات بھي پوري نه کرنے پائے اور سحر هوگئي

کیا جلد صبح هو گئي شام وصال هائے	هم کہه نه پائے یار سے کچھه ماجرائے دل

جب دن هو جاتا هی اور آفتاب نکل آتا هی وہ ویسے هي دل مار کر
رہ جاتے هیں اور دن کو اوروں کي طرح بن جاتے هیں مگر هر دم
نظر اُن کي شام پر هی که کب آفتاب ڈوبے اور آدمیوں سے حجاب
ملے که هم اپنا باقي قصه کہه سناویں اور اپني داستان پوري کر لیں اِسي
طرح پر سالہا سال گذر جاتے هیں عمر اُن کي تمام هو جاتي هی اور

اُن کي حکايت ختم نهين هوتي ايسے دلدادون اور بيخبرون کو اول جو ديتا هون وه تين چيزين هين ايک يهه که اُن کے دلون مين اپنا نور ڈال ديتا هون که وه ميري خبرين کهتے هين جيسا که مين اُن کي خبرين کهتا هون دوسرے يهه که اگر آسمان و زمين اور جو کچهه که اُن کے بيچ مين هی اُنکے هم وزن هو تو اُنهين کا پله بهاري هو تيسرے مين بے پرده اُن کے سامهنے هو جاتا هون پس کون جان سکتا هی که جس کے سامهنے مين آ جاؤن اُس کو کيا کيا دون اور حضرت داؤد علي نبينا و عليه الصلوة و السلام کي خبرون مين آيا هی که الله جلشانه نے وحي فرمائي که ای داؤد کب تک جنت کا ذکر کروگے اور ميرے شوق کا مجهه سے سوال نه کروگے حضرت داؤد نے عرض کي که الهي تيرے مشتاق کون لوگ هين جواب هوا که ای داؤد ميرے مشتاق وه لوگ هين که جنکو مين نے سب کدورتون سے صاف کر ديا هی اور سب برائيون سے پاک کر ليا هی اور اُن کے دلون کو ڈر سے بهر ديا هی اور اُن کے دلون کو سوراخ سوراخ کرديا هی که جن کے روزنون سے وه مجهے ديکهتے هين اور اُن کے دلون کو مين اپنے هاتهه پر اُٹها کر اپنے آسمان پر رکهتا هون اور پهر اپنے برگزيده فرشتون کو بلاتا هون جب وه حاضر هوتے هين مُجهے سجده کرتے هين تب اُن سے مين کهتا هون که نهين نهين تم کو اِس وقت مين نے سجده کے واسطے نهين بلايا بلکه اِس ليئے بلايا هی که تمهارے سامهنے اپنے مشتاقون کے دلون کو پيش کرون اور اُن کو دکهلاکر تمهارے اُوپر مُباهات کرون پس اُن کے دلون سے آسمانون کو فرشتون کے واسطے روشن کر ديتا هون جس طرح پر که زمين کو زمين والون کے ليئے آفتاب سے روشن کرتا هون ای داؤد مين نے اپنے مشتاقونکے دلون کو اپني رضا سے بنايا هی اور اپني

جمال کا نور اُن کو دیا هی اُن کو اپنے واسطے مخصوص کر لیا هی که وه مجهسے باتیں کیا کریں اور اُن کے جسموں کو میں نے زمین پر اِس لیئے رکها هی که میں اُن کو دیکها کروں اور اُن کے دلوں سے میں نے راهیں نکالي هیں که جن سے مجهے دیکها کریں هر دم اُن کا شوق بڑهتا جاتا هي اور هر لحظه اُن کا اِشتیاق زیاده هوتا جاتا هی سچ هی محبت ایسي هي چیز هی که سواے محب اور محبوب کے دوسرے کو خبر نهیں هوتي سینه کو سینه سے اور دل کو دل سے اور آنکهه کو آنکهه سے خبر هی اور سب بیخبر هیں و لنعم ما قیل

از سینه بسینه شاهراهش — وز دیده بدیده جلوه گاهش
دل با دل و تن به تن بهم دوست — آمیخته چون دو مغز یک پوست
دلها همه در نشیمن راز — بریک دگراند پرتو انداز
این جوشش مهر در دو سینه — یک مي بود و دو آبگینه
یک نغمه نشسته در دو پرده — یک نشه دو جا ظهور کرده
در عشق به بین و پایه او — خوش آنکه گرفت سایه او

حضرت داؤد علیه السلام نے عرض کي که الهي اپنے اهل محبت میں سے کسي کو مجهے بهي دکهلا دے حکم هوا که ای داؤد لبنان پهاڑ پر جاؤ وهاں تم کو چوده آدمي ملینگے کچهه جوان کچهه بڈهے کچهه ادهیڑ جب تم اُن کے پاس پهنچو اُن سے میرا سلام کهنا اور یهه پیام دینا که تمهارا محبوب بعد سلام کے تم سے شکایت کرتا هی که کبهي تم نے هم سے کچهه سوال نهیں کیا حالانکه تم میرے محبوب هو تم میرے برگزیده هو تم میرے پسندیده هو تم میرے دوست هو تم میرے آشنا هو تمهاري هي خوشي سے میں خوش هوں تمهاري طرف محبت سے دوڑ کر چلتا

هوں اور تم مجھہ سے کچھہ مانگتے بھی نہیں پس یہہ سنکر حضرت داؤد علیہ السلام اُن کے پاس آئے اور دیکھا کہ وہ لوگ ایک چشمے کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے اللہ جلشانہ کی عظمت و جلال میں فکر کر رہے ہیں

بخود سر فرو بردہ ہمچون صدف	نہ مانند دریا بر آوردہ کف
چو باد اند پنہان و چالاک پوی	چو مشک اند خاموش وتسبیح گوی

جب اُنہوں نے حضرت داؤد کو دیکھا تو سب اُچھل پڑے اور چاہا کہ بھاگ جائیں حضرت داؤد نے کہا کہ مجھسے نہ بھاگو میں تمہارے اللہ کا قاصد ہوں تمہارے دلدار کا پیام لیکر آیا ہوں تمہارے محبوب کا بھیجا ہوا آیا ہوں یہہ سنکر سب حضرت داؤد کے پاس آئے اور اپنی آنکھونکو زمین کی طرف اور کانوں کو داؤد کی طرف کرکے چپ چاپ خاموش ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھے تب حضرت داؤد نے پیام رب العالمین ادا کیا کہ ای عاشقین جمال احدی واے مشتاقین جمال صمدی اللہ جلشانہ نے تم کو بعد سلام یہہ پیام دیا ہی کہ تم مجھہ سے کچھہ سوال کیوں نہیں کرتے ہو اور مُجھسے کچھہ مانگتے کیوں نہیں ہو میں تمہاری باتوں کا مشتاق ہوں تم میرے محبوب ہو تم میرے برگزیدہ ہو تم میرے پسندیدہ ہو تم میرے دوست ہو تمہاری خوشی سے میں خوش ہوں تمہاری محبت کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں تمہاری طرف ہر وقت اُس نظر سے دیکھتا رہتا ہوں جس نظر سے ماں اپنے پیارے بچہ کو دیکھتی ہی یہہ سنکر اُن کے رخساروں پر آنسو بہنے لگے اور وہ سب کے سب رونے لگے اُن سب میں جو بڑا تھا اُس نے کہا کہ الٰہی تو پاک ہی اور سب طرح سے پاک ہی ہم تیرے بندے اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں الٰہی در گذر کر اُس زندگی سے جو بغیر تیری یاد کے

گذرے اور معاف کر اُن ساعتوں کو جو بغیر تیرے ذکر کے کٹتیں تب
دوسرا بولا کہ الٰہي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تو
تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد سے هیں هم پر تو اپنا کرم رکھہ
اور جو کچھہ همارے تیرے درمیان معاملہ هی اُس پر نیک نظر رکھہ
پھر تیسرا بولا کہ الٰہي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تو
تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد هیں هم کو یہہ جرأت نہیں هو
سکتي هی کہ هم تجھہ سے کچھہ سوال کرسکیں اور تو جانتا هی کہ هم کو
اپنے کاموں میں سے کسي کام کي کچھہ حاجت نہیں هی صرف تو اپني
راہ پر همکو لگائے رہ اور همیشہ اپني راہ پر رکھہ یہي تیرا بڑا احسان هی
پھر چوتھا شخص پکارا کہ الٰہي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی
هم تیري مرضیوں کے پورا کرنے میں قاصر هیں پس هماري اعانت کر کہ
هم اِس میں کامل هو جاویں پھر پانچویں شخص نے کہا کہ الٰہي تو پاک
هی هم کو تو نے ایک نطفۂ نجس سے بنایا اور پھر یہہ احسان کیا کہ
اپني عظمت و جلال میں فکر کرنے کي هم کو طاقت دي پھر بھلا جو
شخص تیري عظمت میں مشغول اور تیرے جلال میں متفکر هوگا اور
تیري قربت چاهتا هوگا اُسکو یہہ جرأت هو سکیگي کہ اور کچھہ بات
چیت کر سکے

سعدي

مرا با وجود تو هستي نماند	بیاد تو ام خود پرستي نماند
بدان زهرہ دستت زدم در رکاب	کہ خود را نیا وردم اندر حساب

پھر چھٹھواں شخص کہنے لگا کہ تیري شان کي عظمت اور تیري
نزدیکي اور قربت اور تیرے احسانوں نے جو اهل محبت پر هیں اُن
کي زبانوں کو گنگ کر دیا هی کہ طاقت هي نہیں رکھتي کہ کچھہ کہہ

سکیں پھر کس طرح سے تجھسے سوال کر سکیں پھر ساتواں شخص بولا کہ تو نے ھمارے دلوں کو اپني یاد پر لگایا اورھم کو اپنے شغل میں ایسا مشغول کر لیا کہ ھم سب سے فارغ ھو گئے اِس اِحسان کے شکر میں جو ھمسے تقصیر ھوئي ھو اُسکو معاف کر پھر آٹھواں شخص کہنے لگا کہ الٰهي تو خوب جانتا ھی کہ ھم کو سواے اِسکے کچھہ حاجت نہیں ھی کہ تیرا جمال دیکھا کریں پھر نواں شخص کہنے لگا کہ غلام کو اپنے آقا کے حضور کیونکر جرات کلام کي ھو سکے لیکن جب کہ تونے خود دعا کا حکم دیا ھی اِسلیئے ھم تجھسے یہہ دعا کرتے ھیں کہ ھم کو ایسي روشني عطا کر کہ جس سے ھم آسمانوں کي تاریکي میں راہ پا سکیں پھر دسواں شخص کہنے لگا کہ الٰهي ھماري دعا تجھہ سے یہي ھی کہ تو ھمیشہ ھمارے پاس بنا رہ پھر گیارھواں شخص کہنے لگا کہ الٰهي ھم تجھہ سے یہي سوال کرتے ھیں کہ جو نعمتیں تونے ھم کو بخشي ھیں اور جو عنایت و مہرباني ھم پر فرمائي ھی اُسکو پورا کر پھر بارھواں شخص کہنے لگا کہ جو کچھہ تونے پیدا کیا ھی ھم کو کسي سے کچھہ غرض نہیں ھماري حاجت یہي ھی کہ تو اپنا جمال ھم کو دکھلا پھر تیرھواں شخص کہنے لگا کہ الٰهي میري یہہ خواھش ھی کہ میري آنکھوں کو دنیا و اھل دنیا کے دیکھنے سے اندھا کر دے اور میرے دل کو آخرت کے شغلوں سے خالي کر دے نہ دنیا پر میري نظر ھو نہ آخرت کا خیال ھو سواے تیرے میري آنکھوں کے سامھنے اور میرے دل میں اور کوئي نہو پھر چودھواں شخص کہنے لگا کہ تو بڑا بزرگ و برتر ھی اور تو اپنے دوستوں کو بہت چاھتا ھی میرے اُوپر تیرا بڑا احسان یہي ھی کہ میرے دل کو سب چیزوں سے جو سواے تیرے ھیں خالي کرکے صرف اپني طرف مشغول کر لے اور اپنا جمال ھم کو دکھلا دے تاکہ ھم جي جائیں اپنا

حجاب هماري آنکھوں سے اُٹھا دے که هم همه تن چشم هو جائیں پس اِس میں دیر نه کر

بنماي رخ که خلقی واله شوند وحیران	بکشاے لب که فریاد از مرد و زن برآید

جب وه چوده شخص یهه تقریر کر چکے تب الله جلشانه نے حضرت داؤد پر وحي کي که اى داؤد تم نے میرے مشتاقوں کي باتیں سنیں اور میرے عاشقوں کي خواهشیں جانیں اهل شوق اور اهل ذوق ایسے هي هوتے هیں اب تم اِن سے میري طرف سے کهدو که میں نے تمهاري سب باتیں سنیں اور جس نے جو مانگا وه میں نے دیا هر ایک اب تم میں سے جدا هو جائے اور هر ایک ایک ایک غار میں چلا جائے میں حجاب کو جو همارے تمهارے بیچ میں هی اُٹھائے دیتا هوں تاکه تم آنکھه بهر کر میرے نور کو دیکھو اور دل بهر کر میرے جلال کو سوچو تب حضرت داؤد نے عرض کي که الهي یهه لوگ اِس رتبه پر کیسے پهنچے الله جلشانه نے فرمایا که اى داؤد یهه لوگ اِس رتبه پر صرف اِس سبب سے پهنچے که میرے ساتهه گمان نیک رکھا اور دنیا اور اهل دنیا کو چهوڑ دیا اور میرے هي ساتهه خلوتوں میں مناجات کي اور یهه مقام وه هی که اِس پر کوئي نهیں پهنچ سکتا مگر وهي جو قطعاً دنیا اور اهل دنیا کو چهوڑ بیٹھے اور کبهي اُس کي کسي چیز کا ذکر نه کرے اور دل اُس کا بالکل دنیا اور اهل دنیا سے خالي هو جائے اور تمام اشیاء میں سے جو میں نے پیدا کي هیں صرف مجھي کو اِختیار کرے اُس وقت میں اُسکي طرف متوجه هوتا هوں اور جس طرح پر وه سب کو چهوڑ کر میري طرف آتا هی میں بهي اپني ذات

کو اُس کي طرف متوجہ کرتا هوں اور جو پردہ همارے اُس کے بيچ
ميں هوتا هی اُسکو اُٹها ديتا هوں يہانتک کہ وہ مجهہ کو ايسا ديکهتا هی
جس طرح پر اِس ظاهري آنکهہ سے اور لوگ اِن ظاهري چيزوں کو
ديکهتے هيں اور ساعت بساعت ميں اُن پر تجلي جمال کرتا رهتا
هوں اور لحظہ بہ لحظہ اپنے نورکو اُن پر چمکاتا رهتا هوں اور اِس قدر
اُن کو اپنا کر ليتا هوں کہ اگر وہ بيمار هوتے هيں ميں اُن کي ايسي
بيمار داري کرتا هوں جيسے کہ ماں اپنے پيارے بچہ کي کرتي هو اگر
وہ پياسے هوتے هيں ميں هي اُنکو پاني پلاتا هوں اگر وہ بهوکهے هوتے هيں
ميں هي اپنے ذکر کي غذا اُن کو کهلاتا هوں جب اِس طرح پر ميں
اُن سے پيش آتا هوں تب اُن کي آنکهہ دنيا اور اهل دنيا کي
طرف سے بالکل اندهي هو جاتي هی اور ذرا بهي اُنکو التفات اُس
طرف نهيں رهتا اور مطلق دنيا کي طرف توجہ نهيں کرتے ايک لحظہ
زبان اُنکي ميرے ذکر سے اور دل اُنکا ميرے فکر سے خالي نهيں رهتا اور
وہ مجهہ تک آنيکي جلدي کرتے هيں اور ميں ديري کرتا هوں وہ
چاهتے هيں کہ موت اِس جسم کي حجاب کو اُٹها دے اور کمال وصال
نصيب هو اور ميں چاهتا هوں کہ چلدے اور اِنکو دنيا ميں رهنے دوں
تاکہ اُن کو اپنے مخلوقات ميں سے ديکها کروں اور اِسي ليئے اُنکي
موت ميں تاخير کرتا هوں کہ وہ زندہ رهيں تاکہ ميرے مشتاقوں سے
دنيا خالي نہ رهے اگرچہ وہ دنيا ميں رهتے هيں ليکن نہ وہ ميرے سوا
کسيکو ديکهتے هيں اور نہ ميں اُنکے سوا کسيکو ديکهتا هوں ای داؤد اگر
تو اُن کو ديکهے تو حيران رہ جاے کہ بدن تو اُن کا گل جاتا هی اور
جسم اُن کا خشک هو جاتا هی اور اعضا اُن کے سوکهہ جاتے هيں اور
جب ميرا نام سنتے هيں دل اُن کا پهٹ جاتا هی پس يهي وہ لوگ

هیں که جنسے میں اپنے فرشتوں اورآسمانوالوں پر مباهات کرتا هوں قسم هی مجهکو اپني عزت و جلال کي که اُن کو اپنے فردوس میں جگهه دیتا هوں اوراُن کے سینه کو اپنے جمال سے بهر دیتا هوں وه مُجهکو دیکهتے هیں یهانتک که راضي هو جائیں بلکه اُن پر اپنے جمال کي اِس درجه تجلي کرتا هوں که اُن کي خواهش سے بهي بڑهکر یهه دولت اُن کو نصیب هوتي هی اور حضرت داوٗد سے الله جلشانه نے فرمایا که ای داوٗد اُن میرے بندوں سے جو که میري محبت چاهتے هیں کهه دو که کیا چیز تمکو ضرر پهنچا سکے جب که میں اپنا حجاب تم سے اُٹها لوں اورسب خلق پر جو که میرے چاهنیوالے نهیں هیں وه حجاب پڑا رکهوں تم مجهکو اپنے دلونکي آنکهوں سے ایسا دیکهو جس طرح پر ظاهري آنکهه سے ظاهر کي چیزیں دکهلائي دیتي هیں اور کیا نقصان پهنچا سکتي هی تم کو وه چیز دنیا کي که جو تم سے لے لوں اور اُسکے بدلے میں دین تم کو دوں اور کیا هرج تمهارا مخلوق کے غصه سے هو سکتا هی جب که تم کو میري رضا حاصل هووے اور حضرت داوٗد سے الله جلشانه نے فرمایا که ای داوٗد تجهکو یهه گمان هی که میں تجهے چاهتا هوں اگر یهه سچ هی تو دنیا کي مُحبت اپنے دل سے بالکل نکال دے اِسلیئے که میري محبت اور دنیا کي محبت ایک دل میں کسي طرح جمع نهیں هو سکتي کیا میري محبت کافي نهیں هی که جو دنیا کي طرف تو اِلتفات کرے میں تجهکو دونگا بغیر تیرے مانگے میں تیري مدد کرونگا مصیبت کے وقت اور میں نے اپني ذات کي قسم کها لي هی که میں کسي بنده کو ثواب نه دونگا مگر اُسي کو جس کي نیت اورارادہ کو میں نے جان لیا هو که مقصد اُس کا میرا ملنا هی اور اُس کو کوئي خواهش سواے میرے نهیں هی اور اُس کو کوئي حاجت

سوائے میرے کسي کے نہیں ھی جب ایسا ھو جاے تو میں اُس کي وحشت اور ذلت دور کر دیتا ھوں اور اُسکے دل کو غني کر دیتا ھوں اور اُسکو کسیکا محتاج نہیں رکھتا اور میں نے اپني ذات کي قسم کھائي ھی کہ کسي بندے کو میں مطمئن نہ کرونگا جب تک کہ وہ خود اپنے کاموں پر نظر رکھیگا اگر سب کام میرے سپرد کر دے تو میں اُسکا کفیل ھو جاؤنگا ای داؤد میري معرفت کي خواھش کو کوتاہ نہ کر اِسلیئے کہ میرے جلال و جمال کي اِنتہا نہیں ھی جس قدر تو زیادہ مانگتا رھیگا اُسي قدر زیادہ دیتا جاؤنگا اُس زیادتي کي کوئي حد نہیں ھی ای داؤد بني اِسرائیل کو آگاہ کر دے کہ باھم میرے اور میرے خلق کے کچھہ نسبت نہیں ھی اِسلیئے چاھیئے کہ میرے ھي طرف رغبت کریں اور مجھي کو چاھیں جب اُن کي خواھش اور رغبت کو میں جان لونگا کہ سوائے میرے دوسري طرف نہیں ھی تو اُن کو وہ نعمتیں دونگا کہ نہ کسي آنکھہ نے دیکھیں نہ کسي کان نے سنیں نہ کسي آدمي کے دل پر اُنکا خیال گذرا مجھہ کو اپني آنکھوں کے سامھنے رکھہ لے اور دل کي آنکھہ سے مجھے دیکھا کر اور ظاھر کي آنکھہ سے بھي اُن لوگوں کو نہ دیکھہ جن کے دلوں اور عقلوں پر میري طرف سے پردہ پڑا ھوا ھی کہ جتنا اِلتفات اُن کي طرف ھوگا اُتنا ھي میري طرف سے کم ھو جاویگا ای داؤد میرے بندوں کو میري رحمت سے نا اُمید نہ کر اور اپني خواھشوں کو میرے لیئے دور کر اِس لیئے کہ جو اپني خواھشوں پر پہنچے اُن کے دلوں سے میري مناجات کي حلاوت جاتي رھتي ھی میں دنیا اور اُس کي خوبیوں سے راضي نہیں ھوں اور اگر تو میري راہ پر چلا چاھتا ھی تو ھوا و ھوس کو ترک کر اور اُس کے ترک پر روزہ رکھنے سے مدد لے اور اپني بھوکھہ پیاس کو کسي پر ظاھر نہ کر اور ھمیشہ پیٹ

بھر کھانے سے نفرت کرمیں اُسي روزہ‌دار کو دوست رکھتا ہوں جو ہمیشہ روزہ رکھا کرے ای داود اگر میري محبت رکھا چاہتا ھی تو اپنے نفس سے دشمني رکھہ اُسکي کوئي خواهش پوري نہ کر تب میں تجھکو دیکھونگا اور حجاب اپنا اُٹھا دونگا تجھہ کو چاھیئے کہ ھمیشہ میري طاعت میں مصروف رہ اور میري عبادت میں اپنے آپ کو مشغول رکھہ ای داود اگر یہہ بدبخت لوگ جو مجھہ سے دور پڑے ہوئے ھیں جان لیں کہ میں کیسا منتظر اُن کا ھوں اور کیسا اُن پر مہربان ھوں اور کیسا شوق مجھہ کو ھی کہ کسي طرح وہ گناھوں کو چھوڑیں اور میري طرف چلیں تو ضرور وہ لوگ مرجائیں اور میري اِشتیاق اور محبت کو جان کر اُن کے اعضا شوق و محبت میں ٹکڑے ٹکڑے ھو جائیں ای داود جب میرا حال اُن بدبختوں کے ساتھہ جو میري راہ پر نہیں چلتے یہہ ھی تو کیسا حال میرا اُن لوگوں کے ساتھہ ھوگا جو کہ شوق میں ڈوبے ھوئے عشق میں بھرے ھوئے دنیا کو چھوڑے ھوئے اپنے آپ کو بھولے ھوئے دل و جان سے میري طرف دوڑتے چلے آتے ھیں پس یہہ اخبار اور مثل اِسکے هزاروں نظایر ایسے ھیں کہ جنسے محبت اور شوق اور اُنس کا ثبوت ھوتا ھی فقط *

بیان اللہ جلشانہ کي محبت کا جو بندہ کے ساتھہ ھي

جاننا چاھیئے کہ آیات قراني اس پر شاھد ھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے محبت رکھتا ھی جیسا کہ فرمایا ھی (یحبہم و یحبونہ) یا فرماتا ھی کہ (ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین) اور حدیث شریف میں آیا ھی پیغمبر خدا صلي اللہ علیہ و سلم فرماتے ھیں کہ جب

الله کسي بندہ سے محبت کرتا هی تو اُس کو گناہ کچهه ضرر نهیں کرتي اور جو گناہ سے توبه کر لیتا هی وہ ایسا هو جاتا هي که گویا اُس نے گناہ کیا هي نهیں پهر یهه آیه پڑهي که (ان الله یحب التوابین) که الله توبه کرنیوالوں سے محبت کرتا هی اِس کے یهه معنے هیں که جس سے مُحبت کرتا هی اُسکو مرنے سے پهلے توبه کي توفیق دیتا هی جسکے سبب سے سب پچهلے گناہ کالعدم هو جاتے هیں اور اُن کا کچهه اثر باقي نهیں رهتا جس طرح پر که ایمان لانے سے کفر کا کچهه اثر نهیں رهتا اور اپنے محبت کے لیئے الله جلشانه نے بخشدینا گناہ کا شرط کر لیا هی جیسا که فرمایا هی (یحببکم الله و یغفرلکم ذنوبکم) الحاصل اِن آیات و احادیث سے ثابت هوا که الله جلشانه کو اپنے بندہ کے ساتهه محبت هی اب معنے محبت کے جاننا چاهیئے وہ یهه هی که الله جلشانه جس کو چاهتا هي اُسکے دل سے پردہ اُتهادیتا هی تا که وہ اپنے دل کي آنکهه سے جمال الهي دیکهنے لگتا هی اور جب اُسکو یهه مرتبه دیا چاهتا هی تب اُس کو گناهوں سے باز رکهتا هی اور دنیا کي شغل اُس سے چهڑا لیتا هی اور اُسکے باطن کو دنیا کي کدورتوں سے پاک کر دیتا هی اور اُسکے دل کے آئینے کا زنگ چهڑا دیتا هی اور پردہ دل کا اُٹها دیتا هی تاکه وہ اپنے خدا کو دیکهنے لگتا هی اگر کوئي پوچهے که کیونکر معلوم هو که الله اپنے کس بندہ سے مُحبت رکهتا هی اُسکا جواب یهه هی که هر ایک چیز نشانیوں سے پهچاني جاتي هی اِسي طرح الله کے محبت کي نشانیاں هیں جیسا که پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که جس وقت الله جلشانه کسي بندہ سے محبت کرتا هی اُس کو بلا میں ڈالتا هی اور اُس سے اُسکے اهل و مال کو جدا کر دیتا هی اور اپنے سوا اوروں سے اُس کو متوحش کر دیتا هی اور اُس کے

اور غیر کے بیچ میں حایل ہو جاتا هی حضرت عیسیٰ علیه السلام سے کسي نے کہا که آپ کوئي سواري کیوں نہیں رکھتے جواب دیا که الله جلشانه مجھه کو نہیں چھوڑتا که میں اُسکے سوا کسي دوسري طرف توجه کروں اور بعض علما نے کہا هی که اگر تو دیکھے که الله جلشانه تجھه کو بلا میں ڈالتا هی تو سمجھه لے که تجھه کو صاف کیا چاهتا هی پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که جس وقت الله جلشانه کسي بنده کے ساتھه نیکي کیا چاهتا هی تو اُسکو عیوب نفس پر بینا کر دیتا هی که وہ نفس کي عیبونکو دیکھا کرتا هی پس یهه علامتیں هیں که جس سے معلوم هوتا هی که الله جلشانه کو بنده سے محبت هی اور جو شخص الله کا محبوب هوگا وہ سواے ایک غم کے دوسرا غم نه رکھیگا دنیا کو دل سے برا جانیگا کسي چیز پر دل نه لگاویگا سواے اُسکے سب سے وحشت کریگا مناجات کي لذت سے همیشه متلذذ رهیگا *

بیان علامت محبت کا جس سے معلوم هو که بنده اپنے خدا سے محبت رکھتا هی

جاننا چاهیئے که محبت کا دعوي هر شخص کر بیٹھتا هی اور اِسکو بہت آسان جانتا هی حالانکه یهه دعوي تو بہت آسان هی اور نباه بہت مشکل هی اِسلیئے اِنسان کو چاهیئے که شیطان کے فریب میں آ کر اِس محبت کي لفظ پر مغرور نه هو جاے اور اپنے آپ کو جب تک اِمتحان نه کرلے تب تک اِس دعوي میں سچا نه جانے محبت وہ درخت هی که جس کي جڑ زمین میں هی اور ڈالیاں اُس کي آسمان پر اور پھل اُسکے دل زبان اعضا میں هیں اور دل اور اعضا سے

محبت اس طرح پر معلوم ہو جاتي ہی جس طرح دھوئیں سے آگ اور پھل سے درخت معلوم ہو جاتا ہی منجملہ اُن نشانیوں کے ایک یہہ ہی کہ ہمیشہ اُس کے ملنے کا مشتاق رہے اور یہہ ظاہر ہی کہ بغیر دنیا سے کوچ کرنے کے ملنا اُس کا غیر ممکن پس موت جو ذریعہ وصال اور باعث ارتحال دنیا سے ہی اُس شخص کے نزدیک محبوب ہو اِسیواسطے پیغمبر خدا صلي الله علیه وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئي الله کا ملنا چاہتا ہی الله بھي اُس کا ملنا چاہتا ہی اِسي واسطے الله جلشانہ نے اپني محبت کے لیئے شہادت کو شرط کر دیا ہی اور طلب شہادت علامت محبت رکھي ہی جیسا کہ فرماتا ہی کہ (ان الله یحب الذین یقاتلون في سبیله صفا) پس جو شخص دل اور جان سے اپنے خدا سے مُحبت رکھتا ہوگا وہ سب سے زیادہ موت کو دوست رکھتا ہوگا ورنہ وہ اپنے دعوي میں جھوٹھا ہوگا اور سچ ہی کہ محبت کا وہ مقام ہی کہ ہر شخص اُس تک نہیں پہنچ سکتا اور ہر شخص اپنے اِس دعوي میں سچا نہیں ہوتا

این شعله چراغ هر خسي نیست
وین رشته بدست هر کسے نیست

چون برق نگه بدل زند تاب
صد سینۂ آتشین کند آب

سخت است بدور روي زیبا
بر کف دل وانگهي شکیبا

در عشق بجز گداختن نیست
این سوختن است ساختن است

در عشق چنین کراست یارا
این نشۂ بعاشقان گوارا

سوز دل و جوش عشق باید
اینها ز فسردہ دل چه آید

این بوالهوسان چه بر فروزند
کانند در آتش و نه سوزند

خوش آنکه براه عشق جان داد
عشق است که جان باو توان داد

یغما گر شهر عافیت باش
در عشق قتیل بے دیت باش

لیکن ایک دوسرا سبب اور ہی جس سے باوجود محبت کے موت کو پسند نہیں کرتا وہ سبب یہہ ہی کہ بندہ ابتداء مقام محبت میں ہو اور ہنوز اپنے آپ کو لایق حضوري رب الارباب کے نہ سمجھتا ہو اور یہہ چاہتا ہو کہ موت میں اِس قدر تاخیر ہو کہ اپنے آپ کو طاعات اور عبادات سے اِس لایق کر لوں کہ اُسکے سامھنے جا سکوں اِسلیئے موت سے بھاگتا ہو تو یہہ نفرت موت سے محبت کي کمي پر دلالت نہیں کرتي اِسکي تمثیل یہہ ہی کہ کسي عاشق کو خبر پہنچے کہ اُس کا محبوب آتا ہی اور ہنوز اُسکا مکان لایق اُس کے محبوب کے آراستہ نہ ہو اور وہ یہہ چاہے کہ ذرا محبوب کے آنے میں توقف ہو کہ میں مکان کو اُس کے لایق آراستہ کر لوں اور سب اسباب تکلف کا اُسکے قابل مہیا کر لوں اور سب شغلوں سے اپنے آپ کو فارغ کر رکھوں تو یہہ خواهش اُس کي کمي محبت کے سبب سے نہیں ہی بلکہ عین محبت ہی *

اللہ جلشانہ کے محبت کي نشانیاں

اللہ کي محبت کي نشانیاں یہہ ہیں کہ بندہ اپنے آپ کو اعمال صالحہ میں مشغول رکھے اور خواهشات نفساني سے بچاوے اور سستي اور کاهلي عبادت میں نہ کرے اور ہمیشہ اُسي کي طاعت میں مصروف رہے اور نوافل سے تقرب اور نزدیکي اُس کي چاہتا رہے اور ترقي درجات کا ہر وقت طالب رہے اور اپني جان اور مال کو اُسکي راہ میں نثار کر دے اور اپني مرضي اُس کي مرضي پر چھوڑ دے اور سواے اُس کے کسي کے ذکر سے چین نہ پاوے اور کسي کا خیال سواے

اُس کے اُس کے دل میں نہ رہے اُس کے شوق کي آگ کبھي نہ بجھے اُس کي نافرماني کسي کام میں نہ کرے اُس کي طرف چلنے میں دیري نہ کرے اُسکي راہ پر چلنےوالوں کو دوست رکھے جہاں اُسکا نام سنے جان و مال نثار کر دے اگر ذکر کرے تو اُسي کا اگر فکر کرے تو اُسي کي شکوہ کرے تو اُسي سے شکر کرے تو اُسي کا حاجت رکھتا هو تو اُسي سے مانگے مشکل پیش آوے تو اُسي سے مدد چاھے بلکہ مُحبت میں ایسا مستغرق هو جاے کہ نہ کچھہ حاجت رکھے نہ کچھہ سوال کرے نہ کچھہ خواهش کرے جو اُسکي مرضي هو اُسي پر اپني خواهش چھوڑ دے جیسا کہ کسي نے کہا هئ

ارید وصالہ و یرید هجري	فا ترک ما ارید لما یرید

یعنے میں تو اُسکا ملنا چاهتا هوں اور وہ میري جدائي میں بهي وهي چاهتا هوں جو وہ چاهتا هی غرض کہ ایسے رتبہ پر پہنچ جاوے کہ سواے جاناں کے جان سے بهي سروکار اور سواے دلدار کے دل سے بهي علاقہ نہ رکھے اُسکے پیچھے سب کو چھوڑ بیٹھے

بسوداي جانان ز جان مشتغل	بذکر حبیب از جهان مشتغل
بیاد حق از خلق بگریختہ	چنان مست ساقي کہ مي ریختہ
نہ اندیشہ از کس کہ رسوا شود	نہ قوت کہ یکدم شکیبا شود
نشاید بدارو دوا کرد شان	کہ کس مطلع نیست بر درد شان
الست از ازل همچنان شان بگوش	بفریاد قالوا بلي در خروش

جب اِس رتبہ پر پہنچ جائیگا تب الله جلشانہ اِسي طرح پر اُسکو چاهنے لگیگا وهي اُسکا مددگار هو جاویگا وهي اُس کا کفیل هوگا وهي

سب کام اُسکے کر دیا کریگا وهي سب حاجتیں اُسکي پوري کرتا رهیگا وهي اُس کے دشمنوں پر اُسکو همیشه غالب رکهیگا اور کوئي دشمن نفس اور شیطان سے بڑهه کر نهیں هی اِسلیئے کبهي اُس کو اُن کے هاتهه میں نه چهوڑیگا کیا جس کسیکو خدا اپنا محبوب کریگا اور پهر نفس و شیطان کے هاتهه سے اُس کو ذلیل کریگا هرگز نهیں چنانچه الله جلشانه فرماتا هی که (والله اعلم باعدائکم) که میں خوب تمهارے دشمنوں کو پهچانتا هوں تم میرے هو جاؤ میں اُن دشمنوں سے تم کو بچا اونگا اور همیشه اُن کو تمهارا مغلوب رکهونگا نه نفس تم پر غالب هو سکیگا نه شیطان بلکه وه تم سے ایسے بهاگینگے جیسا مغلوب غالب سے بهاگتا هی پیچهے پهر کر بهي وه تم کو نه دیکهه سکینگے جیسا که حدیث شریف میں آیا هی که (یفرالشیطان من ظل عمر) که شیطان عمر کے سایے سے بهاگتا هی *

گناه منافي محبت هی یا نهیں

اگرچه گناه کمال محبت کي منافي هی لیکن اصل محبت کي منافي نهیں هی یهه نهیں هی که جو شخص گناه کرے اُس کو خدا کي محبت نه هو یا گناه سے اصل محبت بالکل جاتي رهے مثال اِسکي یهه هی که کوئي مریض ایسا نهیں هی که جس کو صحت کي خواهش نه هو اور پهر وه بدپرهیزي کرتا هی اور جانتا هی که یهه بدپرهیزي مضر هی تو یهه بد پرهیزي اُس کي محبت کو جو صحت سے هی باطل نهیں کرتي چنانچه ایک شخص کو پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم کے حضور میں چند مرتبه کسي گناه کے سبب سے حد ماري گئي کسي شخص

نے اُس پر لعنت کي اور کہا کہ بار بار حضور میں پیغمبر خدا صلي الله علیه وسلم کے تعزیر کے لیئے یہہ شخص حاضر کیا جاتا هی حضرت نے فرمایا کہ اِس پر لعنت مت کر اِسلیئے کہ یہہ خدا کو اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا هی لیکن اِس میں کچھہ شک نہیں هی کہ معصیت اور گناہ محبت کي کمال کو ناقص کر دیتي هیں بهر حال محبت کے دعوي میں بڑا خطرہ هی اِسي لیئے حضرت فضیل رحمة الله علیه نے کہا هی کہ جب کوئي پوچھے کہ تو خدا سے محبت رکھتا هی تو چپ هو جا اِسلیئے کہ اگر اِنکار کرے تو کفر هو جاے اور اگر اِقرار کرے اور حال تیرا عاشقوں کے ایسا نہ هو تو اندیشہ هی کہ خدا تجھہ سے دشمني رکھے پس الله کے محبت کي نشاني یهي هی کہ همیشہ اُسکا ذکر کرے اور اُس کے ذکر سے محبت رکھے اور اُسکے قران مجید سے جو اُسکا کلام هی محبت رکھے اور اُس کے رسول سے جو اُسکا محب اور محبوب هی محبت رکھے بلکہ جس کسي شي یا شخص کو اُس سے علاقہ هو اُس سے بهي محبت رکھے جیسا کہ مجنوں کے حال میں لکھا هی

رأي المجنون في البيداء كلبا — فمد له من الاحسان ذيلا
فلاموه على ما كان فيه — وقالوا لم مسحت الكلب نيلا
فقال دعوا الملامة ان عيني — رأته مرة في حي ليلا

بوالفضولي گفت اى مجنون خام — اينچه شيداست اينكه مي آري بدام
پوز سگ دايم پليدي مي خورد — مقعد خود را بلب مي استرد
عيبهاي سگ بسي او ميشمرد — عيب دان از غيب او بوئے نه برد
گفت مجنون تو همه نقشي و تن — اندر آ بنگر شبي از چشم من
كين طلسم بستهٔ مولاست اين — پاسبان كوچهٔ ليلاست اين

اور حضرت سہل رحمة الله عليه نے کہا هی که الله جلشانه کے محبت کي علامت يهه هی که قرآن مجيد سے محبت رکهے اور قرآن مجيد سے محبت کي علامت يهه هی که پيغمبر خدا صلي الله عليه و سلم سے محبت رکهے اور اُن سے محبت کي علامت يهه هی که اُن کي سنت سے محبت رکهے اور سنت سے محبت کي علامت يهه هی که آخرت سے محبت رکهے اور آخرت سے محبت کي علامت يهه هی که دنيا سے عداوت رکهے اور اُس سے عداوت کي علامت يهه هی که اُس ميں دل نه لگاوے اور سواے زاد اور توشه کے اور بقدر قوت لايموت کے کچهه اُس سے نه لے اور خلوت سے اُنس رکهے اور اهل دنيا سے نه ملے اور راتوں کو الله جلشانه سے مناجات کيا کرے اِس طرح پر که وه کهتا هو اور اُسکا خدا سنتا هو اور کوئي تيسرا بيچ ميں نه هو اور راتوں کو تهجد ميں اُسکا کلام پڑها کرے اور اُس کي کتاب کي تلاوت کيا کرے اور اُس ميں وه لطف پاوے که گويا اُس سے باتيں کر رها هی اور راتوں کي تاريکيوں کو اپنے وقت کے صفائي کے ليئے غنيمت جانے اِسليئے که رات عاشقوں کے ليئے پردہ دار هی پس جو شخص که راتوں کو سووے اور اپنے دل کو اور باتوں ميں لگاوے اور اُس کے مناجات کي لذت نه پاوے اور اپنے محبوب کے ساتهه خلوت کو غنيمت نه سمجهے اور سواے اُسکے اور کوئي چيز اُسکے دل کو لذت اور اُسکے قلب کو فرحت بخشے تو کيونکر وه شخص محبت کے دعوي ميں سچا هوگا *

ربط غيروں سے هی اور همسے وفا چاهتے هو
خودهي سوچو که يهه کيا کرتے کيا چاهتے هو

الله جلشانه نے حضرت داؤد پر وحي کي که جس کسي نے ميری

محبت کا دعوي کیا اور پھر رات کو سو رھا وہ اپنے محبت میں جھوتھا ھی بھلا جو محب اپنے محبوب کا ملنا چاھیگا پھر وہ ملنے کے وقت سو رھیگا حضرت موسیٰ علیہ‌السلام نے اللہ جلشانہ سے عرض کي کہ الھي تو کہاں ھی میں تیري طرف قصد کروں حکم ھوا کہ ای موسیٰ تم قصد کرو میں موجود ھوں جسنے قصد کیا وہ مجھہ تک پہنچا مولاناي معنوي رحمۃ اللہ علیہ اپني مثنوي میں لکھتے ھیں

آں یکے اللہ مي گفتي شبے
تاکہ شیریں گردد از ذکرش لبے

گفت شیطانش خمش ای سخت رو
چند گوئي آخر ای بسیار گو

ایں ھمہ اللہ گفتي از عتو
خود یکے اللہ را لبیک گو

مي نیاید یک جواب از پیش تخت
چند اللہ میزني با روي سخت

او شکستہ دل شد و بنہاد سر
دید در خواب او خضر را در حضر

گفت ھیں از ذکر چوں واماندہ
چوں پشیماني ازاں کش خواندہ

گفت لبیکم نمي آید جواب
زاں ھمي ترسم کہ باشم رد باب

گفت خضرش کہ خدا گفت ایں بمن
کہ برو با او بگو ای ممتحن

گفت آں اللہ تو لبیک ماست
ایں نیاز و سوز و دردت پیک ماست

ني ترا در کار من آوردہ ام
ني کہ من مشغول ذکرت کردہ ام

حیلہا و چارہ جوئیہاے تو
جذب ما بود و کشاد آں پاي تو

ترس و عشق تو کمند لطف ماست
زیر ھر یا رب تو لبیک ھاست

پس جو شخص اللہ جلشانہ کي طرف چلتا ھی سمجھنا چاھیئے کہ وہ بلایا گیا ھی اور جو شخص خدا کا ذکر کرتا ھی سمجھہ لے کہ پہلے اُسکا ذکر ھو چکا ھی جو کوئي اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ھی یقین کرنا چاھیئے کہ

پہلے اُس کا نام پکارا گیا ہی جو کوئی خدا کی حضوری چاہتا ہی سوچنا چاہیئے کہ اُسکے لیئے پہلے دروازہ کھول دیا گیا ہی کوئی اللہ جلشانہ کی طلب نہیں کرتا جب تک کہ پہلے اُس کی طلب نہ ہو گئی ہو یحیی بن معاذ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اللہ کو دوست رکھیگا ضرور اپنے نفس کو دشمن جانیگا اور یہہ بہی کہا ہی کہ جس میں یہہ تین خصلتیں نہ ہوں وہ اللہ جلشانہ کا محب نہیں ہی ایک یہہ کہ خدا کے کلام کو خلق کے کلام پر پسند کرے اور خدا کے ملنے کو خلق کے ملنے سے بہتر جانے اور خدا کی عبادت کو خلق کی خدمت سے اچھا سمجھے اور اُسکے محبت کی نشانیوں میں سے یہہ ہی کہ جو کچھہ اُس کا جاتا رہے اُسپر افسوس نہ کرے اگر افسوس کرے تو اُن ساعتوں کے جانے پر جو بغیر یاد اللہ جلشانہ کے گذریں ہوں اِسلیئے کہ ہر چیز کا عوض ممکن ہی مگر عمر عزیز کی ایک ساعت کا بہی عوض اِس دنیا میں نہیں ہوا ہر ایک کے بدلے دوسری چیز سے کام نکل سکتا ہی لیکن جو وقت گذر جاے اُس کا معاوضہ کسی دوسری چیز سے نہیں ہو سکتا

گر نباشد جامۂ اطلس ترا
کہنہ دلقی ساتر تن بس ترا

و رمزعفر نبودت با قند و مشک
خورش بود دوغ و پیاز و نان خشک

و ر نباشد مشربہ از زر ناب
باکف خود می توانی خورد آب

ور نباشد دور باش از پیش و پس
دور باش نفرت خلق است و بس

ور نباشد مرکب زریں لگام
میتواں ز دهم بپای خویش گام

ور نباشد خانہای زر نگار
می تواں کردن بسر در کنج غار

ور نباشد فرش ابریشم طراز
با حصیر کہنہ در مسجد بساز

ور نباشد شانۂ از بہر ریش
شانہ بتواں کرد از انگشت خویش

هرچه بيني در جهان دارد عوض	در عوض گردد ترا حاصل غرض
بے عوض داني چه باشد درجهان	عمر باشد عمر قدر آں بندان

اور غلبۂ محبت کي نشاني سب سے بڑھ کر يهه هي که اگر کوئي ساعت اور کوئي لحظه ياد الهي سے غفلت ميں کٹے اور پهر اُس کو هوش آوے تو اُس غفلت کي شکايت خدا هي سے کرے اور اُسي سے اُسکا شکوه اِس طرح پر کرے که الهي يهه تو نے کيا کيا مجهے کيوں اپنے حضوري سے جدا کر ديا کيوں اپنا اِحسان مجهه پر چهوڑ ديا کيوں اپنا هاتهه مجهسے اُٹها ليا کيوں اپنے بارگاه سے مجهے نکال ديا کيوں مجهکو ميرے نفس ميں مشغول کر ديا کيوں اپنا ذکر ميري زبان سے لے ليا کيوں اپني ياد کو ميرے دل سے بهلا ديا کيوں مجهه کو اپنے مجلس سے نکال ديا کيوں مُجهه کو شيطان کے هاتهه ميں دے ديا ميں اگر کاهل تها تو مجهکو چست کر ديتا اگر غافل تها تو مجهه کو هوش دے ديتا اگر ميں شيطان کا مغلوب هو گيا تها تو مُجهکو غالب کر ديتا کيا ميں تيرا بنده نهيں هوں کيا مجهکو سواے تيرے دوسرے خدا نے بنايا هي اگر غلام اپني بدبختي سے آقا کو چهوڑ کر بهاگتا هي تو آقا اُسکا زبردستي پکڑ بلاتا هي

اپنے در سے تو مت نکال همين	يوں جو چاهے تو مار ڈال همين

پس الهي تو نے مجهه کو کيوں اپني بندگي سے آزاد کر ديا اور کيوں اپني غلامي سے مُجهکو نکال ديا اگر ميں کاهل هو گيا تها تو تيرے اِحسان کے غرور پر اگر ميں غافل هو گيا تها تو تيري رحمت کے بهروسے پر

چوں مرا تو آفريدي کاهلي	زخم خواري سست جنبي منبلے
کاهلم چوں آفريدي اي ملے	روزيم ده هم زراه کاهلي

بر خران پشت ریش بے مراد ۔۔۔ با راسپاں و اشتراں نتوں نہاد

کاهلم من سایهٔ خسپم در وجود ۔۔۔ خفتم اند رسایهٔ احسان وجود

کاهلان وسایه خسپان را مگر ۔۔۔ روزئي نه نهاده نوع دگر

هرکرا پا یست جوید روزئي ۔۔۔ هرکرا پا نیست کن دلسوزئي

اِس کہنے سے جو دل سے هوتا هی قلب کو رقت اور دل کو صفائي حاصل هوتي هي اور یهي شکایت کفارہ غفلت هی اور محبت کي نشاني یهہ هی که کبهي عبادت اُس پر گراں نه هو بلکه طاعت کي لذت اور مناجات کا لطف اور ذکر کا شوق اُسکے دل کو ایسا کر دے که وہ محنت راحت معلوم هو اور اُس تکلیف میں اُسکو فرحت حاصل هو چنانچه بعضوں نے لکها هی که اول بیس برس هم نے شب بیداري کي تکلیف اُٹهائي تب بعد اُسکے بیس برس اُسکا مزہ پایا اور ابتداء میں طاعت سے کسي قدر تکلیف هوتي هی لیکن آخر پر وهي تکلیف راحت هو جاتي هی اورکسي طرح پر دل طاعت سے سیر نهیں هوتا *

پنج وقت آمد نماز رهنمون ۔۔۔ عاشقانرا صلوة دائمون

نی به پنج آرام گیرد آن خمار ۔۔۔ راست گویم نی بصد نی صد هزار

نیست زرغباً وظیفه عاشقان ۔۔۔ سخت مستسقي است جان صادقان

با وجود آنکه دریا درکشند ۔۔۔ خشک لب باشند وهم در آتشند

ایک روایت میں آیا هی که الله جلشانه فرماتا هی که جس پر دنیا کي شهوتیں غالب هو جاتي هیں اُس سے میں مناجات کي لذت لے لیتا هوں ایک مرتبه حضرت اِبراهیم ادهم نے ایک آواز سني که ایک پکارنیوالا پکار رها هی که سب خطائیں تمهاري معاف هیں مگر هم سے

بھرے رھنا معاف ھی یہہ سنکر وہ ایسے مدھوش ھوئے کہ ایک دن اور رات اُن کو ھوش نہ آیا اور محب کو چاھیئے کہ ھمیشہ محبوب سے ڈرتا رہے کبھی مغرور نہ ھو اِسلیئے کہ اکثر غرور باعث شقاوت ھو جاتا ھی اور اللہ جلشانہ غرور کے سبب سے اپني محبت اُس بندے کے دل سے نکال لیتا ھی اور بجاے محبت کے اُس سے دشمني کرتا ھی اور نشاني اِس کي یہہ ھی کہ وہ بندہ دوسرے سے محبت کرنے لگتا ھی اور خدا کے ذکر سے اُسکا دل خوش نہیں ھوتا اور نیک کاموں کي توفیق اُسکو نہیں ھوتي اور عبادت و طاعت سے اُس کا دل نہیں کھلتا اور ذکر و فکر سے اُسکو لذت نہیں ھوتي یہہ نشانیاں اللہ جلشانہ کے دشمني کي ھیں اِسلیئے بزرگوں نے لکھا ھی کہ جس کسي نے خدا کي عبادت فقط محبت سے کي اور ڈر اور خوف چھوڑ دیا وہ ھلاک ھوا اور جس نے فقط خوف سے عبادت کي اور محبت نہ رکھي وہ اُس سے جدا ھو گیا اور جس نے محبت اور خوف دونوں کو پیش نظر رکھکر عبادت کي وہ خدا کا محبوب ھو گیا جو محب ھو چاھیئے کہ وہ خوف سے خالي نہ ھو اور جو خایف ھو چاھیئے کہ محبت سے باھر نہ ھو ھاں جب محبت غالب ھو جاتي ھی اور دل کو گھیر لیتي ھی اور وہ مرتبۂ عشق پر پہنچ جاتا ھی اُس کو کچھہ خوف نہیں رھتا مگر یہہ طاقت بشري سے باھر ھی اور ایسا عاشق بشریت کے مرتبے سے گذر جاتا ھی جب تک بشریت ھی تب تک خوف لازم ھی چنانچہ بعض روایت میں آیا ھی کہ کسي ابدال نے کسي صدیق سے سوال کیا کہ میرے لیئے اللہ جلشانہ سے عرض کرو کہ مجھہ کو ذرہ معرفت عطا کرے اُس نے دعا کي اور خدا نے قبول کي اُس ابدال کا یہہ حال ھو گیا کہ عقل جاتي رھي ھوش باقي نہ رہے دیوانہ ھو گیا حیران

پریشان دیوانوں کي طرح بکتا جھکتا سات دن پھرتا رہا نہ وہ کسي چیز
کو جانے نہ کوئي اُس کو پہچانے تب اُس صدیق نے دعا کي کہ
الٰہي جو تو نے معرفت اپنے بہ قدر ذرہ کے اِس کو دي هی اُس سے
کچھہ کم کردے وحي هوئي کہ ای صدیق هم نے ایک ذرہ معرفت کے
سو هزار حصے کیئے تھے ایک حصہ اُسکو دیا تھا اِسلیئے کہ جس روز
اُس نے هماري معرفت کا سوال کیا سو هزار بندے اور اُسي ذرہ معرفت
کے سایل تھے جب تو نے اِس شخص کي سفارش کي میں نے سب
کي دعائیں قبول کیں اور اُسي ذرہ معرفت کو اُن سو هزار آدمیوں پر
بانٹ دیا تب اُس صدیق نے متحیر هو کر عرض کي کہ یا احکم الحاکمین
تیرے اسرار کو کون جان سکتا هی جس قدر تو نے اُس کو معرفت دي
هی اُسکو اُس قدر کم کردے کہ وہ آدمي بن جاے اور اُس کا دل ٹھہر
جاے غرض کہ اُس جزو معرفت کي جو اُسکو دي گئي تھي دس هزار
حصے کیئے گئے اور صرف ایک حصہ باقي رکھا اور حصے خدا نے اُسکے دل
سے لے لیئے تب اُسکا حال درجۂ اعتدال پر آیا اور اُس کا دل ٹھہرا
اور خوف اور رجاء اور محبت نے اُسکے دل میں جگہہ کي اور مثل
اور عارفین کے هو گیا اور جو لوگ کہ معرفت کے درجے پر پہنچ جاتے
هیں اُن کو اِجازت نہیں هی کہ جو چیز اُن پر ظاهر هو جاوے اُس کو
اُس پر کھولیں کہ جو محرم اُسکا نہیں هي همیشہ اغیار سے اسرار کا چھپانا
چاهیئے ورنہ عالم خراب هو جاوے دنیا برباد هو جاے اِسلیئے کہ غفلت
باعث عمارت دنیا هی یہانتک لکھا هی کہ اگر سب آدمي چالیس دن
حلال کھاویں سب دنیا برباد هو جاے بازار بند هو جائیں تجارت چھوٹ
جاے کوئي کام نہ چلے بلکہ اگر صرف علماء حلال کھائیں تو علم کا رواج
جاتا رهے اِسلیئے کہ اُن کو اپنے نفس کي تزکیہ اور اپنے باطن کي تصفیہ

سے فرصت تقریر اور تحریر کي کہاں ملے کہ وہ ترویج علوم کے طرف متوجہ هوں بہر حال یہہ اسرار الہي هیں کہ جن کو کوئي نہیں جان سکتا اور جو جانتے هیں اُن کو اجازت افشاء کي نہیں هي

اگر سالکي محرم راز گشت
به بندند بروے در باز گشت

کسے را درین بزم ساغر دهند
که داروے بیهوشیش در دهند

کسے رہ سوئے گنج قارون نه برد
وگر برد رہ باز بیرون نه برد

اور منجمله نشانیوں محبت کے چھپانا محبت کا هي کہ محبت کو ظاهر نہ کرے اور دعوي سے پرهیز کرے اور شوق و ذوق کے اظہار سے اپنے آپ کو بچاوے اور هر وقت محبوب کے جلال اور هیبت پر نظر کرکے بہ نظر اُس کي تعظیم کے دعوي محبت سے ڈرتا رهے اور چونکہ محبت ایک سر اسرار حبیب سے هي اسلیئے همیشہ غیرت رکھے کہ دوسرے پر وہ راز ظاهر نہ هو جاے کما قیل

غیرت از چشم برم روے تو دیدن ندهم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندهم

هاں کبھي کبھي ایسا هوتا هي کہ محب محبت کے نشہ میں ایسا سرشار هو جاتا هي کہ اُسکو هوش و حواس نہیں رهتے پس اگر ایسي حالت میں اُس سے اظہار محبت هو جائے تو وہ معذور هي کبھي ایسا هوتا هي کہ اُسکے سینے سے ایسي آگ بھڑکتي هي کہ اُسکا شعلہ چھپائے سے چھپ نہیں سکتا اور بعض عارفین نے کہا هي کہ اکثر آدمي الله جلشانہ سے دور هو جاتے هیں جو کہ زیادہ تصنع کرتے هیں اور اُس کے محبت کا اظہار کیا کرتے هیں *

حکایت

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصري نے ایک شخص کو جو کہ اکثر محبت کي باتیں کیا کرتا تھا درد میں مبتلا پایا حضرت ذوالنون نے کہا کہ جو شخص اُسکے مار کا دکھہ پائے وہ اُس سے محبت نہیں رکھتا اُس شخص نے کہا درست هی لیکن میرا یہہ قول هی کہ جو شخص اُسکے مار کي لذت نہیں پاتا وہ اُسکو نہیں چاهتا پھر حضرت ذوالنون نے کہا کہ سن جو شخص اپنے آپ کو اُس کي محبت میں مشتہر کیا چاهے وہ اُسکو نہیں چاهتا تب اُس شخص نے کہا استغفرالله و اتوب الیہ اگر کوئي کہے کہ محبت منتہاے مقامات اور عمدہ ترین درجات سے هی پس اُسکا اِظہار اظہار خیر هی پھر کیوں اُسکا چھپانا چاهیئے جواب اُس کا یہہ هی کہ محبت بیشک اعلي ترین مقامات سے هی اور اُسکا ظاهر بھي اچھا هی لیکن بہ تکلف ظاهر کرنا اُس کا برا هی اور جب محبت هوگي تو محب کو اُسکے اِظہار کي ضرورت اور خواهش نہ رهیگي اِسلیئے کہ اُسکي اصلي غرض یہہ هوگي کہ فقط محبوب اُسکا اُس کے حال پر مطلع هو اور وهي اُسکے افعال اور احوال سے واقف هو جب اُس نے دوسرے کو مطلع کرنا چاها تو یہہ اِرادہ اُسکا درحقیقت شرک في المحبت هی جیسا کہ اِنجیل میں آیا هی کہ جب تو صدقہ کرے تو اِس طرح پر کر کہ تیرے بائیں هاتھہ کو خبر نہ هو کہ تیرے دهنے هاتھہ نے کیا کیا اور جب تو روزہ رکھے تو اپنے منھہ کو دهو اور اپنے سر میں تیل لگا تا کہ سواے تیرے پروردگار کے کوئي نہ جانے کہ تو نے روزہ رکھا هی پس قول و فعل کا ظاهر کرنا برا هی مگر جب کہ غلبۂ محبت میں اور حالت سکر میں زبان سے کچھہ نکل جاے تو معذور هی *

اُنس کے معنے کا بیان

اُوپر هم بیان کر چکے هیں که اُنس اور خوف اور شوق آثار محبت سے هیں لیکن یهه آثار مختلف هیں جب که دل کی رغبت کسی امر پوشیده کی طرف هو که جو اب تک نه ملا هو اُس کو شوق کهتے هیں اور اگر مل گیا هو اور مشاهده اُسکا هو چکا هو اُس سے جو فرحت دل کو هو اُس کو اُنس کهتے هیں اور اگر دل کو به نظر اُسکے استغنا اور بے پروائی کے خیال جدائی کا هو اُس خیال سے جو درد هو اُسکو خوف کهتے هیں پس اُنس کے معنے یهه هوئے که بسبب دیکھنے جمال محبوب کے دل کا خوش هونا اور جب کسی کو الله جلشانه سے اُنس هوگا اُسکو ضرور غیروں سے وحشت هوگی اُنس بالله اور توحش من غیر الله لازم و ملزوم هی جیسا که لکھا هی که جب حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام سے الله جلشانه نے باتیں کیں بہت مدت تک اُن کی یهه حالت رهی که کسی کی بات نه سنتے تھے اور غشی کی حالت میں رهتے تھے اِسلیئے که محبوب کے کلام کی شیرینی نے اور اُسکے ذکر کے مزے نے دل سے ساری حلاوتیں اُٹھا لیں حضرت رابعه بصری سے کسی نے پوچھا که تم کو یهه مرتبه کیونکر ملا جواب دیا که اِس سبب سے که میں نے اُن لوگوں کو چھوڑا جو میرے کسی کام میں نہیں آ سکتے اور اُس سے اُنس کیا جو کبھی مجهه سے جدا نہیں هوتا عبدالواحد ابن زید کهتے هیں که میرا گذر ایک راهب تک هوا اُس کو میں نے تنہا خلوت میں دیکھکر پوچھا که کبھی تیرا دل نہیں گھبراتا اُس نے کہا که اگر تم اِس وحدت اور خلوت کی حلاوت چکھو تو اپنے نفس سے بھی وحشت کرنے لگو وحدت هی

اصل عبادت هی تب میں نے پوچھا کہ ادنیٰ فائدہ وحدت کا کیا هی جواب دیا کہ ادنیٰ راحت یہہ هی کہ آدمیوں کي مدارات نہیں کرني پڑتي اور اُن کے شر سے نجات ملتي هی پهر میں نے کہا کہ یہہ حلاوت کس کو نصیب هوتي هی جواب دیا کہ اُس کو جو کہ محبت میں صاف هو جاے اور معاملہ اُسکا خالص هو جاے پهر میں نے پوچھا کہ محبت کي صفائي اور معاملہ کا خلوص کب هوتا هی جواب دیا کہ جب سب غم ملکر ایک هي هو جائیں یعنے کوئي غم سواے غم فراق کے نہ رهے اور سب خواهشیں دل کي جاتي رهیں اور ایک خواهش محبوب کي رہ جاے نہ دوسرا غم اُسکو رهے کہ دل کو پریشان کرے نہ دوسرا محبوب هو کہ جو دل کو اصلي محبوب کي محبت سے کسي وقت جدا کرے اگر کوئي پوچھے کہ اُنس کي علامت کیا هی جواب اُسکا یہہ هی کہ خاص علامت اُنس کي یہہ هی کہ خلق کے صحبت سے دل اُس کا تنگ هو اور لوگوں کے ملنے سے نفرت کرے اور سواے ذکر الهي کے اور باتوں سے دل اُسکا گهبرائے اور یہہ حال اُسکا هو جاے کہ صحبت میں خلوت اور خلوت میں صحبت اور سفر میں مقام اور مقام میں سفر اور غیبت میں حضوري اور حضوري میں غیبت معلوم هو تن سے غیروں کے پاس هو اور دل سے اپنے یار کے پاس زبان سے اوروں سے باتیں کرتا هو اور دل میں اپنے محبوب سے همکلام هو*

بیان اُس ناز و نیاز کا جو غلبہ اُنس میں هوتا هی

جاننا چاهیئے کہ جب اُنس کو دوام اور استحکام هو جاتا هی اور قلق شوق کي تشویش مٹ جاتي هی اور تغیر اور حجاب کا خوف

باقي نهيں رهتا اور دل اُنس سے ايسا بهر جاتا هی كه كسي طرح كا خطره اور انديشه مفارقت كا باقي نهيں رهتا تب افعال اور اقوال اور مناجات ميں ايسا انبساط هوتا هی كه جس كا بيان نهيں هو سكتا وه اقوال اور افعال ظاهر ميں ايسے برے هوتے هيں كه اگر دوسرا شخص بنا كر كهے تو وه هلاك هو جاے وهي اقوال اور افعال جو به سبب كمال اُنس كے وه شخص كهتا هي جو حضوري كا مرتبه پا كر نڈر هو گيا هو اور جس كو اُسكا محبوب نهايت لطف سے سنتا هي اور اچها جانتا هي اور اُس كو غلبۀ اُنس ميں مرفوع القلم كر ديتا هي كوئي دوسرا شخص بنا كر كهے تو اُس كو كافر كهكر نكال ديتا هي اور هلاك كر ديتا هي چنانچه ايک روايت ميں آيا هی كه حضرت موسیٰ علي نبينا و عليه الصلوة والسلام كے زمانے ميں سات برس تک پاني نه برسا اور تمام ملک ميں قحط عظيم هوا گهانس تک زمين سے نه اُگي ايک قطره بهي آسمان سے نه گرا تب الله جلشانه نے حضرت موسیٰ كو حكم ديا كه استسقا يعني پاني برسنے كي دعا كريں حضرت موسیٰ عليه السلام ۷۰ هزار بني اسرائيل كو ساته ليكر دعا كے ليئے نكلے سبهوں نے دعا كي كسي كي خدا نے نه سني آخر حضرت موسیٰ پر وحي كي كه اِن كي دعائيں ميں كيونكر قبول كروں گناهوں نے اِن كے دلوں كو تاريک كر ركها هي نافرمانيوں نے اِن كي طبيعتوں كو مكدر كر ديا هي مُجهه سے مانگتے هيں اور يقين نهيں ركهتے مجهے برا كهتے هيں اور ميرا خوف نهيں كرتے اى موسیٰ اگر تم چاهتے هو كه ميں اِن لوگوں كي دعا قبول كروں تو جاؤ اور ايک بنده كو جو خاص همارے بندوں ميں سے جسكا نام برخ هی لے آؤ وه دعا كرے ميں قبول كروں حضرت موسیٰ نے كها كه الهي وه كهاں هی جواب ملا كه هم نه بتلائينگے ڈهونڈهه لو چنانچه حضرت موسیٰ ڈهونڈهتے پهرے ايک

روز راہ میں ایک غلام سیہ فام ملا کہ جس کے چہرے سے نور محبت چمک رہا تھا اور حضرت موسیٰ نے بہ نور الہي اُس کو پہچان لیا اور سلام کرکے کہا کہ * مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم * آپ کا کیا نام ہی کہا کہ مجھے برخ کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ ہي وہ ہیں کہ جن کي تلاش میں ہم مدت سے حیران و سرگردان پھر رہے ہیں اُس نے پوچھا کہ مجھسے تم کو کیا کام ہی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ چلیئے اور اپنے پروردگار سے کہکر پاني برسائیے وہ سنکر حضرت موسیٰ کے ساتھہ چلے اور ذوق شوق میں آ کر اِس طرح پر کہنے لگے کہ الہي تیرا تو آگے یہہ حال نہ تھا اور یہہ کام تیرے نہ تھے تیري ذات سے اور تیرے حلم سے بہت بعید ہی کیوں اِتني مدت سے تو نے پاني بند کر دیا اور اِن بندوں کو آفت قحط میں مبتلا کیا آخر سبب اِسکا کیا ہی سب چلا رہے ہیں اور تو کسي کي نہیں سنتا سب مر رہے ہیں اور تو آنکھہ اُٹھا کر کسي کو نہیں دیکھتا ایسي بھي بے پروائي کس کام کي

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش	تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہوں

الہي مجھسے تو کہہ کیا تیرے چشمے سوکھہ گئے یا ہوا تیرے کہنے سے نکل گئي یا جو کچھہ تیرے پاس تھا وہ تمام ہو چکا یا پاني کے خزانے سوکھہ گئے یا تو نے سخاوت سے ہاتھہ کھینچ لیا اِس قدر بھي غصہ کس کام کا کہ جس سے تمام خلقت ہلاک ہوئي جاتي ہی آخر یہہ گنہگار ہیں تو کیا غفار نہیں ہی اگر ایسے ہي گنہگاروں پر خفگي تھي تو اپنا نام غفار کیوں رکھا تھا تو ہي کہتا ہی کہ میں نے گناہ کے پیدا کرنے سے

پہلے رحمت کو پیدا کیا ھی اب وہ رحمت تیري کہاں گئي ھم کو تو یہہ حکم ھی کہ سب سے بہ نرمي و مہرباني پیش آؤ اور خود اِس قدر غصہ ھی الہي مجھے یہہ بتلا دے کہ کیا کسي نے تجھہ کو رحمت سے روک لیا ھی یا کسي نے تیرا ھاتھہ پکڑ لیا ھی کیا تجھے کسیکا خوف ھی یا تو ڈرتا ھي کہ ایسا نہ ھو کہ وقت گذر جاے اور میں اپنا بدلا گنہگاروں سے نہ لے سکوں ایسي بھي عقوبت میں تعجیل کیا ھی الہي تو بڑا ھی بڑوں کو چھوٹوں کي برائیوں پر نظر نہ کرني چاھیئے تو اپني ذات کي طرف دیکھہ اِن کمبخت گنہگاروں بدبخت خطاکاروں کي طرف خیال کرتا ھی اگر اِنہوں نے گناہ کیئے تیرا کیا بگاڑا تیري خدائي میں اِن کے گناہ سے کچھہ خلل آ گیا تیري شان و شوکت اُن سے کچھہ گھٹ گئي الہي اب دیر نہ کر جلد پاني برسا دے نہیں تو اور کچھہ کہونگا برخ یہہ کہنے نہ پایا تھا کہ اِس زور سے پاني برسا کہ تمام بني اِسرائیل دنگ ھو کر رہ گئے اور آدھے دن میں گھانس زمین پر جم آئي جب برخ نے اپني آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ زمین سبز ھو گئي تب چلے اور کہا کہ ھاں اب تم نے اپنے خدائي کیسا کام کیا خدا کو ایسا ھي کرنا چاھیئے یہہ کہکر برخ چل دیا حضرت موسیٰ اُس کے پاس آئے تو حضرت موسیٰ سے کہنے لگا کہ اي موسیٰ تم نے دیکھا کیسا لڑ جھگڑ کر ھم نے اپنے خدا سے پاني برسا لیا دیکھو کیسا منصف خدا ھی قایل ھو گیا یہہ سنکر حضرت موسیٰ کو جلال آیا اور چاھا کہ اُسکو اِس بے ادبي اور گستاخي پر ماریں خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ خبردار اي موسیٰ کیا کرتا ھی اِس دیوانے کو جانے دے اِسکي دیواني باتوں پر خیال نہ کر یہہ تو دن بھر میں کئي دفعہ مجھہ کو ھنسا دیا کرتا ھی تجھے اپنے کام سے کام تھا وہ ھو گیا تجھہ کو اِسکي باتوں سے کیا

کام هی یهه اسرار هیں که جن کو هم جانتے هیں اور همارے خاص بندے غیروں کو بیچ میں بولنے کي مجال نهیں هی

موسیا آداب دانان دیگر اند	سوخته جاں ور وانان دیگر اند
گر خطا گوید ورا خاطي مگو	چوں بود پر خوں شهید انرا مشو
خوں شهیدانرا ز آب اولي تراست	ایں خطا از صد صواب اولي تراست

اور حضرت حسن بصري سے روایت هی که ایک مرتبه بصرة میں آگ لگي سب کے چهپر جل گئے اُن چهپروں کے بیچ میں ایک شخص کا چهپر اُس میں سے رہ گیا حضرت ابو موسیٰ نے جو امیر بصرہ کے تهے اُس شخص کو جس کا چهپر نه جلا تها بلا کر پوچها که تیرا چهپر کیوں نهیں جلا اُس نے جواب دیا که میں نے خدا کو قسم دے دي تهي که میرا چهپر نه جلائیو ابو موسیٰ نے فرمایا که سچ هی میں نے پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم سے سنا هی که فرماتے تهے که میري اُمت میں ایسے لوگ هونگے که جن کے سرگرد آلودہ اور کپڑے اُن کے میلے هونگے جب خدا کو کسي بات پر قسم دلائینگے وہ مان لیگا اور لکها هی که ایک روز ابو حفص چلے جاتے تهے راہ میں ایک شخص کو دیکها که وہ بدحواس پهر رها هی پوچها که کیوں اِس طرح پهرتا هی جواب دیا که میرا ایک گدها تها وہ جاتا رها اور سوا ے اُسکے میرے پاس دوسرا نهیں هی ابو حفص کهڑے هو گئے اور کهنے لگے که الهي تیرے هي عزت کي مجهکو قسم هی که ایک قدم آگے نه چلونگا جب تک تو اِسکا گدها اِسکو نه دلا دیگا اُسي وقت اُس کا گدها آ گیا اور ابو حفص آگے چل دیئے پس یهه حکایات اور مثل اِسکے اوٗر بهت هیں جو که ارباب اُنس کهه سکتے هیں اور سواے اُن کے اوروں کو تشبه حرام هی پس یهه ناز و نیاز

بعض بندوں کو دیا جاتا ھي نه سب کو حضرت موسیٰ بھي ایک مرتبه انس کے مزه میں آ کر کہنے لگے (ان ھي الا فتنتک تضل بها من تشاء وتهدي من تشاء) که یہه سب تیرا فتنه ھی جس کو چاھے تو گمراہ کرے اور جس کو چاھے ھدایت کرے اور یہي کلام سواے موسیٰ کے اگر اور کوئي کہے تو سوء ادب ھی *

رضا کے معنے کا بیان

جاننا چاهیئے که الله کے قضا پر راضي ھونا محبت کے پھلوں سے عمده پھل ھی اور رضا اعلي ترین مقامات مقربین سے ھی اور اُس کي بزرگي آیات سے ثابت ھی جیسا که فرماتا ھی (رضي الله عنهم و رضوا عنه) اور حدیث میں آیا ھی که ایک مرتبه پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے ایک گروه اصحاب سے پوچھا که تم لوگ کون ھو جواب دیا که مومن ھیں آپ نے پوچھا که تمھارے ایمان کي کیا نشاني ھی جواب دیا که بلا پر صبر کرتے ھیں نعمتوں پر شکر کرتے ھیں اُس کے قضا پر راضي ھیں حضرت نے فرمایا که قسم ھی رب کعبه کي تمھیں مومن ھو اور حضرت پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا ھی که جو شخص خدا کي تھوڑي رزق پر خدا سے راضي رھے خدا بھي اُس سے تھوڑي عمل پر راضي ھوگا اور حدیث شریف میں آیا ھی که جب قیامت کا دن ھوگا تب ایک گروه کو میري اُمت سے الله جلشانه پر عطا کریگا جس کے سبب سے وه اپنے قبروں سے اُڑ کر جنت کو چلے جائینگے وھیں سیر کرینگے اور جہاں چاھینگے سیر کرتے پھرینگے فرشتے اُن سے پوچھینگے تمھارا حساب ھو چکا وه کہینگے ھم حساب کچھه نہیں جانتے تب

فرشتے کہینگے تم پل‌صراط سے اُتر آئے وہ جواب دینگے کہ ہم نے پل‌صراط کو دیکھا بھي نہیں تب وہ کہینگے تم نے جہنم کو دیکھا وہ کہینگے ہم نے کچھہ نہیں دیکھا تب فرشتے کہینگے تم کس نبي کي اُمت ہو وہ جواب دینگے کہ ہم محمد صلي‌الله علیه و سلم کے اُمت سے ہیں تب فرشتے کہینگے کہ ہم تم کو خدا کي قسم دلا کر پوچھتے ہیں کہ ہم کو بتلا دو تم دنیا میں کیا کیا کرتے تھے وہ جواب دینگے کہ ہم دو کام کرتے تھے جس نے ہم کو بفضل الہي اِس مرتبے پر پہنچایا فرشتے کہینگے وہ دو کام کیا تھے وہ جواب دینگے کہ جب ہم تنہا ہوتے تھے تو ہم خدا سے حیا کرتے تھے اور اُسکا گناہ نہ کرتے تھے اور جو کچھہ تھوڑا بہت ہماري قسمت میں لکھہ دیا تھا اُسي پر ہم راضي رہتے تھے تب فرشتے کہینگے تمہارا یہي حق تھا جو تمہارے ساتھہ کیا گیا حضرت موسی علیه‌السلام کے اخبار میں آیا ہی کہ بني اِسرائیل نے حضرت موسی سے کہا کہ ای موسی اپنے پروردگار سے پوچھو کہ کون سے کام ہم کریں جن سے وہ ہم سے راضي رہے تب حضرت موسی نے عرض کي کہ الہي تونے سنا بني اِسرائیل کیا کہتے ہیں جواب ہوا کہ ای موسی اُن سے کہہ دو کہ وہ مجھہ سے راضي رہیں میں اُن سے راضي رہونگا اور الله جلشانہ فرماتا ہی کہ میں وہ خدا ہوں کہ کوئي معبود سوائے میرے نہیں ہی جو شخص میري بلاؤں پر صبر اور میري نعمتوں پر شکر نہ کرے اور میري قضا پر راضي نہ رہے اُس کو چاہیئے کہ سوائے میرے دوسرا رب تلاش کرے اور اخبار میں آیا ہی کہ پچھلے انبیاء میں سے ایک نبي نے الله جلشانہ سے بھوکھہ اور فقر اور کھٹمل کي شکایت دس برس تک کي خدا نے کچھہ جواب نہ دیا بعد دس برس کے وحي کي کہ اُم‌الکتاب میں قبل پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں کے میں یہہ لکھہ چکا تھا اور تیرے

لیئے یہہ حکم ہو چکا تھا اب تو چاہتا ہی کہ تیرے لیئے مین خلق دنیا کو بدل دون جو مین نے تیرے لیئے مقدر کر دیا ہی اسکو بدل دون کیا تیری خواہش کو اپنی خواہش پر مقدم سمجھون کیا وہی کرون جو تو چاہتا ہی قسم ہی مجھہ کو اپنے عزت و جلال کی کہ اگر اب ایک مرتبہ بھی کبھی یہہ خیال تیرے دل مین آیا تو دفتر نبوت سے تیرا نام نکال دونگا اور عبدالعزیز ابن ابی رواد کہتے ہیں کہ جو کی روٹی اور سرکہ کے کھانے سے کچھہ نہیں ہوتا کمبل اور بالون کے پہننے سے کچھہ کام نہیں نکلتا بڑے درجے کے لوگ وہ ہیں جو اپنے خدا کی قضا پر راضی رہتے ہیں *

رضا کی حقیقت کا بیان

جاننا چاہیئے کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہی تو محبوب کے افعال کو اچھا جانتا ہی اور اُس کے سب کامون پر راضی رہتا ہی اور یہہ دو طرح سے ہوتا ہی ایک اِس طرح کہ کسی درد کا دکھہ اُس کو معلوم ہی نہ ہو اور محبت کا غلبہ اُس درد کا اثر باطل کر دے مثلاً زخم لگے اور اُسکی تکلیف اُسکو نہ ہو اور یہہ کچھہ عجب نہیں ہی اِسلیئے کہ دل اُسکا محبت مین ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ ہرگز اُسکو ہوش نہیں رہتا کہ کیا اُس پر ہو رہا ہی اور جب کسی عاشق کو اُسکا محبوب کچھہ تکلیف دے تو وہ فعل محبوب سمجھہ کر اِس مین ایک عجیب لذت پاتا ہی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ لکھا ہی کہ ایک عورت کے پاونمیں ٹھوکر لگی اُس کا ناخن ٹوٹ گیا وہ ہنسی لوگون نے پوچھا کہ کیا تجھے اِسکا درد نہیں ہوا جواب دیا کہ ثواب کی

لذت نے میرے دل سے درد کی تکلیف دور کردی حضرت سہل رحمۃاللہ علیہ بیماری میں اپنی دوا نہ کرتے تھے لوگوں نے پوچھا سبب اِسکا کیا ہی کہا کہ ای دوست محبوب کی مار بہی پیار ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ تکلیف کا درد تو ہو لیکن اُس پر راضی رہے اگرچہ بمقتضاے طبیعت اُسکو برا سمجہے لیکن بہ مقتضاے محبت اُسکو اچھا جانے جس طرح ہر اِنسان فصد کو برا جانتا ہی مگر صحت کے لیئے بہ مقتضاے عقل اُسکو اچھا سمجہتا ہی تاجر بامید منفعت سفر کی مشقت کو قبول کرتا ہی اِسی طرح ہر جو شخص اللہ جلشانہ سے محبت رکھتا ہی وہ اُسکے سب بلاؤں کو اچھا جانتا ہی اور اُس پر راضی رہتا ہی اور اُسکے ثواب کی اُمید اُس تکلیف کو راحت کر دیتی ہی اور اُس بلا پر شاکر رہتا ہی یہہ حال اُس کا ہی جو ثواب اور اِحسان اور نعمتوں پر لحاظ رکھتا ہی اور اُس سے بڑھکر درجے میں وہ شخص ہی جو سواے محبوب کے نعمت اور ثواب کا خیال نہیں رکھتا صرف محبوب کو اپنا مطلوب جانتا ہی اگر ہزار نعمتیں دے یا ہزار مصیبتیں دونوں کو برابر جانتا ہی اور محبت اُسکی ایکساں رہتی ہی جیسا کہ حضرت اِبراھیم علیہ‌السلام کے حال میں لکھا ہی *

حکایت

اللہ جلشانہ نے حضرت اِبراھیم علیہ‌السلام کو مال اور مویشی بہت دیئے اور وہ شب و روز اُسکا شکر کیا کرتے تھے اور اُسکی عبادت میں شب و روز بسر کرتے فرشتوں نے یہہ حال دیکھکر خیال کیا

کین همه جد و جهد دمبدمش ‏ ‏ نیست جز در مقابل نعمش
عشق نعمت ز دست رفته بروی ‏ ‏ عشق منعم نه برد سویش پی
نیست از عشق ذات شید ائی ‏ ‏ عشق فعل است دان نه اسمائی

الله جلشانه نے ملائکه کے اِس گمان پر آگاه هو کر چاها که اپنے خلیل اِبراهیم کو اِس اِلزام سے پاک کرے اور ملائکه پر ثابت کر دے که یهه عاشق ذات هی نه عاشق نعمت اِسلیئے ملائکه کو حکم دیا که جاؤ اور اِمتحان لو چنانچه ملائکه نے یهه سنکر

خلعت از صورت بشر کردند ‏ ‏ سبحه گویان برو گذر کردند
بانگ تسبیح و نعره تهلیل ‏ ‏ برگرفتند در جوار خلیل
زان نوای صدای جان افزا ‏ ‏ عقل و هوش خلیل رفت از جا
نام جانان شنید و جان افشاند ‏ ‏ آستین بر همه جهان افشاند
ای خوش آن نغمهای درد آمیز ‏ ‏ که بود ذوق بخش و شور انگیز
بر کند عقل را ز بیخ و ز بن ‏ ‏ نو کند درد روزنه عشق کهن
چون شدند آن گروه سبحه سرا ‏ ‏ خامش از سبحه هاے هوش ربا
با خود آمد خلیل و داد آواز ‏ ‏ کین نوا را ز سر کنید آغاز
جان من از سماع نا شده سیر ‏ ‏ بر خموشی چرا شدید دلیر
حالت صوفیان نه گشته تمام ‏ ‏ بر مغنی بود سکوت حرام
نیست در مذهب مسلمانی ‏ ‏ جز با تمام ذبح قربانی
تو بسیار گوهر ادب سفتند ‏ ‏ در جواب خلیل حق گفتند
تا کی این ذکر رایگان گوئیم ‏ ‏ کار کردیم مزد آن جوئیم

زانچه دارم ز مال گفت عقار می کنم بر شما دو دانگ نثار

بار دیگر کنید بهر خدا این نوای طرب فزای ادا

به بیان بلیغ و لفظ فصیح برگرفتند قدسیان تسبیح

بانگ قدوس نعرهٔ سبوح شد براهیم را مهیج روح

دل و جانش در اهتزاز آمد وجد و حال گذشته باز آمد

قدسیان باز لب فرو بستند زان صدای خموش بنشستند

بانگ برداشت آن ستوده سیر که فدا می کنم دو دانگ دگر

سبحه خوانان مرد جوی شدند مرد دیدند و سبحه گوی شدند

های هوئی فکندند در ملکوت ذکر ذو الکبریاء والجبروت

چون دگر بار زمرهٔ ملکوت بر لب خود زدند مهر سکوت

نالهٔ شوق برگرفت خلیل کانچه دارم من از کثیر و قلیل

جمله را می کنم فدای شما تا ز هم نگسلد نوای شما

منشینید زین سرود خموش که شدم در سماع آن همه گوش

باز آغاز آن ندا کردند ورد تسبیح خود ادا کردند

شد خلیل از نوای ایشان مست داد یکبارگی عنان از دست

هر چه بودش ز ملک و مال پسند جمله در پای مطربان افکند

زانش امتحان چو ابراهیم خالص آمد چو زر ناب سلیم

قدسیان پیش او شدند عیان که رسولیم از خدای جهان

آدمی نیستیم ما ملکیم نقد پنهانی ترا محکیم

آمده بهر امتحان تو ایم ناقد مخزن نهان تو ایم

لله الحمد کامدی به شمار چون زر دهی تمام عیار

تو خلیلی و در تو عشق خدا متصل شده ز سر تا پا

چون دلت از خدای نشکیبد تاج خلت ترا همی زیبد

بشر ابن حارث سے روایت هی که وہ کہتے هین که ایک مرتبه بغداد کے محلے میں ایک شخص کو هزار کوڑے مارے گئے وہ کچهه نه بولا پهر اُس کو جهل‌خانے کو لے چلے میں بهي اُسکے پیچهے پیچهے هو لیا موقع پا کر میں نے اُس سے پوچها که کس جرم میں تم کو یهه سزا دي گئي جواب دیا بجرم عشق میں نے پوچها اِس قدر مار کها کر تم چپ کیون رهے جواب دیا که معشوق مجهے دیکهه رها تها یهه سنکر میں نے کہا که دنیا کے معشوقوں سے تونے اِس قدر عشق کیا معشوق اکبر کي طرف تونے اپنا دل کیون نه لگایا یهه سنکر اُس نے ایک نعرہ مارا اور مر گیا *

حکایت

بشر ابن حارث کہتے هیں که میں ایک جزیرہ کو گیا وهاں میں نے ایک آدمي کو دیکها اندها کوڑهي مجنون جس کو مرگي آتي تهي که وہ پڑا هوا تها اور چیونٹیاں اُسکا گوشت کها رهي تهیں مجهه کو رحم آیا میں نے اُسکا سر اُٹها کر اپنے زانو پر رکها اور اُس سے پوچها که یهه حالت تیري کس سبب سے هی بعد دیر کے اُسکو افاقه هوا میري باتیں سنکر کہنے لگا که یهه فضولي کون هی میرے اور میرے پروردگار کے بیچ میں کیوں دخل دیتا هی میرا محبوب مجهے مارتا هی میں اُسکو سہتا هوں اگر وہ مجهے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو کیا اُس کي محبت میرے دل سے جاتي رهیگي جتنا چاهے ستالے روز بروز میري محبت اُس سے بڑهتي جائیگي *

حکایت

سعید ابن احمد کہتے هیں که میں نے بصرہ میں ایک جوان کو دیکها

کہ اُسکے ہاتھہ میں چھري هی اور تماشائي لوگ اُسکو گھیرے هوئے هیں
اور وہ چلا چلا کر یہہ کہہ رہا هی شعر

یوم الفراق من القیمة اطول	والموت من الم الفراق اجمل

کہ فراق کا دن قیامت سے بهي بڑا هی اور موت جدائي سے بہتر هی
یہہ کہتے هوئے اپنے پیٹ میں چھري مارلي اور مر گیا میں نے لوگوں
سے پوچھا کہ یہہ کون تھا اور اِسکا حال کیا تھا لوگوں نے کہا کہ یہہ ایک
شخص کو چاهتا تھا کہ محبوب اِسکا آج اِسکو نہ ملا ایک روز کي جدائي
کا بهي صدمہ نہ اُٹھا سکا *

روایت هی کہ ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت
جبریل سے کہا کہ مجھے کسي خاص بندے کو الله کے دکھلا دو حضرت
جبریل نے اُن کو ایک شخص کا نشان دیا وهاں جا کر حضرت یونس نے
اُسکو دیکھا کہ جذام سے هاتھہ پاؤں اُسکے بالکل گر گئے هیں اور آنکھوں سے
اندھا اور کانوں سے بہرا هو رها هی اور یہہ کہہ رها هی کہ الٰهي جو کچھہ
تو نے چاها سو کیا جو تو نے چاها وہ مجھسے لے لیا مجھکو کسي چیز کے
جانیکا کا کچھہ غم نہیں اِسلیئے کہ تونے اپني محبت میرے دل سے
نہیں لي اگر تو هی تو پهر کسي چیز کا غم نہیں هی *

حکایت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت هی کہ اُن کا گذر ایک آدمي
پر هوا جو کہ اندھا اور اپاهج اور مفلوج تھا بالکل بدن اُسکا جذام سے
سڑ گیا تھا اور وہ کہہ رها تھا کہ الٰهي هزار هزار تیرا شکر هی کہ تو نے مجھکو
اُس بلا سے بچا لیا کہ جس میں اور تیري خلقت مبتلا هی حضرت

عیسیٰ نے کہا کیا خوب کچھہ اور بھي بلا باقي ھی کہ جس سے تو بچا ہوا ھی اُس نے کہا کہ یا روح اللہ آپ نہیں جانتے کہ اصل بلا یہہ ھی کہ اللہ جلشانہ اپني معرفت دل سے اُٹھالے وہ اُس نے میرے دل سے نہیں اُٹھائي حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ھی اور کہا کہ اپنا ہاتھہ بڑھا اُس نے ہاتھہ بڑھایا حضرت عیسیٰ نے اپنا ہاتھہ اُسکے بدن پر پھیرا سب بیماریاں جاتي رھیں اور وہ نہایت خوشرو خوبصورت جوان ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ ہو لیا اور ھمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کي صحبت میں رھکر عبادت کیا کرتا تھا *

حکایت

حضرت شبلي جب جھل خانے میں قید تھے اُس وقت اُن کے پاس ایک مرتبہ کچھہ لوگ گئے حضرت شبلي نے اُن سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اُنھوں نے کہا کہ ھم تمھارے دوست ھیں حضرت شبلي نے کہا کہ اچھا آگے آؤ جب وہ آگے بڑھے حضرت شبلي نے پتھروں سے مارنا شروع کیا سب بھاگ گئے حضرت شبلي نے پکار کر کہا کہ اي جھوٹھو محبوب کے مار سے بھاگتے ہو اگر تم میرے محب ہوتے تو میري بلاؤں پر صبر کرتے غرضکہ اِن حکایات سے اھل معرفت جان سکتے ھیں کہ رضا بہت بڑا مقام مقامات اھل دین سے ھی اور یھي اھل محبت کو سب چیزوں سے زیادہ تر لذیذ ھی جو شخص اللہ جلشانہ کي محبت کا دعوي کرے اور پھر اُسکي بلاؤں پر راضي نہ رھے وہ جھوٹھا ھی *

بیان اِسکا کہ دعا منافي رضا نہیں ھی

اگر کوئي پوچھے کہ رضا بقضاء اللہ اعلي ترین مقامات ھی تو انبیا نے

جب اُن کو کسي قسم کي تکليف پہنچي هی کيوں دعا کي هی حالانکه پيغمبر خدا صلي‌الله عليه و اله و سلم نے جن سے بڑهکر کسي کو درجۂ محبت اور مرتبه رضا نہيں ديا گيا خود دعا کي هی بلکه الله جلشانه خود اپنے بندوں کي تعريف کرتا هی که يدعوننا که هم سے دعا کرتے هيں جواب اُسکا يهه هی که دعا يهي اظهار احتياج اپنے هي محبوب سے هی اِسليئے وه منافي رضا نہيں اور دعا ميں لطف مناجات هی که جس کے سبب سے اولياء الله دعا کرتے هيں اور اِس ميں اظهار جلال اور قدرت الله جلشانه کا هوتا هي اور اِس حيلے سے الله جلشانه سے باتيں کرنيکا موقع ملتا هی اور سواے اِسکے اورکوئي غرض دعا سے نہيں هی که خود الله جلشانه دعا کرنے کا حکم ديتا هی که مجهسے مانگو پس اگر دعا نه کريں تو استغنا اور بے پروائي معلوم هو اور الله جلشانه دعا کرنے والونسے بہت خوش هوتا هی

من هميدانم که ميخواهد دلش	تا بود غوغا به گرد منزلش
ميکنم چندان فغاں در حضرتش	تا فرود آيد ز بالا رحمتش
چيست ادعوني کدامست استلو	گر نمي خواهد گدايان را غلو
آه وگريه بر درش چندان کنم	تا به خود آں غنچه را خندان کنم
اى اخي دست از دعا کردن مدار	با قبول و با رد آنت چه کار

شيخ ابوالحسن شاذلي فرماتے هيں که دعا کرنيوالے کو چاهيئے که دعا ميں ذوق اور فرحت اُسکو مناجات سے هو اور يهه سمجهے که يهه ذريعه محبوب کے ياد کا هی اور قضاء حاجت اور حصول مطلب پر کچهه التفات نه کرے جس قدر دير اجابت ميں هو اُتنا هي شوق زياده هو اور سمجهے که هم مقبولان بارگاه الهي سے هيں اور مناجات کا ذريعه

اور باتوں کا وسیلہ ابھي باقي ہی ایسے ھي دعا کرنیوالوں کي شان میں
مولانا لکھتے ھیں

دل ز حرص مدعا خالي شده
گر اجابت کرد شاں فهوالمراد
هیچ نبود از دعا مطلوب شاں
ور کند رد لذت آں بیشتر

ذوق عجز و بندگي حالي شده
ورنه با دیدار نقد آیند کشاد
جزسخن کردن باں شیریں زباں
بهر تقریب سخن بار دگر

حضرت غوث الثقلین رضي الله عنه فتوح الغیب میں فرماتے ھیں که هرگز یهه نه کہنا چاهیئے که میں خدا سے سوال نہیں کرتا هوں بلکه همیشه اُس سے سوال کرنا چاهیئے اِسلیئے که وه خود فرماتا هی (ادعوني استجب لکم) پس سوال اِظہار اپنے عبودیت کا اور اِقرار خدا کي الوهیت کا هی بنده کا کام هی که آقا سے مانگتا رهے *

عاشقوں کي حکایتیں

کسي نے ایک عاشق سے پوچھا که تم عاشق هو جواب دیا نہیں هم معشوق هیں عاشق همیشه دکهه میں رهتا هی اور هم همیشه عیش میں هیں پھر اُس سے پوچھا که هم سنتے هیں که منجمله چالیس ابدال کے ایک تو بھي هی اُس نے کہا نہیں وه سب چالیس میں هي هوں پھر اُس سے پوچھا که هم سنتے هیں که تو حضرت خضر علیه السلام سے ملتا هی وه مسکرایا اور کہنے لگا میں اُن کا مشتاق نہیں هوں وهي میرے مشتاق رهتے هیں وے میرا ملنا چاهتے هیں اور میں اُن سے چھپتا پھرتا هوں *

حکایت

حضرت یحیي بن معاذ نے حضرت بایزید بسطامي کو بعد نماز عشا کے دیکھا کہ صبح تک مسجد میں رہے پھر اُٹھے اور یہہ کہنے لگے کہ الٰهي بعضوں نے تجھسے چاها تونے اُن کو پاني پر چلنے اور هوا پر اُڑنے کي طاقت دي اور وہ اِس پر راضي هو گئے اور بعضوں نے تجھہ کو چاها تونے اُن کو طي ارض کي طاقت دي اور وہ اِس پر راضي هو گئے بعضوں نے تجھکو چاها تونے اُن کو تمام زمین کے خزانے دے دیئے اور وہ اِس پر راضي هو گئے اور میں پناہ مانگتا هوں اِن سب چیزوں سے اور کچھہ نہیں چاهتا یہہ کہکر وہ میري طرف متوجہ هوئے مجھسے پوچھا کہ تو کس وقت سے یہاں هي میں نے کہا کہ بہت دیر هوئي یہہ سنکر چپ هوئے تب میں نے عرض کي کہ یا حضرت مجھہ سے کچھہ باتیں کیجیئے تب کہا کہ اچھا جو تیرے لایق هی وہ تجھسے کہتا هوں سن کہ مجھکو اللہ جلشانہ سب سے نیچے کے آسمان میں لے گیا اور تمام ملکوت سفلي میں مجھہ کو پھرایا اور سب زمینیں اور جو کچھہ تحت الثري تک هی دکھلایا پھر مجھہ کو سب سے اُوپروالے آسمان پر لے گیا وهاں سب آسمانوں کي سیر کرائي اور جنت سے لیکر عرش تک سب کچھہ دکھلایا پھر اپنے سامھنے کھڑا کرکے فرمایا کہ مانگ جو کچھہ مانگتا هو میں نے کہا کہ الٰهي سوائے تیرے مجھے کوئي چیز اچھي نہیں معلوم هوئي پس تجھسے میں تجھي کو مانگتا هوں تب خداوندعالم نے فرمایا کہ (انت عبدي حقا) میں تجھکو دونگا جو تو چاهتا هی *

حکایت

حضرت شبلي کے حال میں لکھا هی کہ ابتداي عشق میں اُن کا

یہہ حال تھا کہ جس کسي شخص کے منہہ سے خدا کا نام نکلتا وہ کہتے کہ اِس کا منہہ شکر سے بھر دینا چاھیئے اور لڑکوں کو شکر بانٹتے اور اُن سے الله الله کہلاتے اخیر پر یہہ حال ھو گیا کہ جو کوئي خدا کا نام اُن کے سامھنے لیتا وہ چاھتے کہ اِسکا سر بدن سے جدا کر دیجیئے لوگوں نے اِسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ میں نہیں چاھتا کہ کوئي غیر غفلت سے میرے محبوب کا نام زبان پر لاوے اور پھر یہہ حال اُن کا ھو گیا کہ غلبۂ اِشتیاق میں اُنھوں نے اپنے آپ کو دجلہ میں گرا دیا تاکہ ڈوب جاویں موج نے اُن کو کنارے پر لا ڈالا تب اُنھوں نے اپنے آپ کو آگ میں ڈالا کچھہ اثر نہ ھوا ھرچند اُنھوں نے اپنے آپ کو ھلاک کرنا چاھا کچھہ فائدہ نہ ھوا اور بیقراري اُنکي زیادہ ھوئي تب یہہ کہکر چلانے لگے کہ (ویل لمن لا یقتله النار و الماء و السباع والجبال) کہ افسوس ھی اُسپر جسکو نہ آگ ھلاک کر سکے نہ پاني نہ درندہ نہ پہاڑ آواز آئي کہ (من کان مقتول الحق لا یقتله غیرہ) کہ جو کوئي خدا کا مارا ھوا ھی اُسکو کوئي نہیں مار سکتا پھر ایسے دیوانے ھو گئے کہ چند مرتبہ اُنکو قید کیا زنجیریں پہنائیں کسي طرحپر چین نہ پڑا اور روز بروز دیوانگي اُنکي زیادہ ھوتي گئي *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک روز ھاتھہ میں آگ لیکر چلے اور کہنے لگے کہ میں کعبہ کو جاتا ھوں کہ اِس آگ سے اُسکو جلا دوں تاکہ سب خلایق خدای کعبہ کي طرف متوجہ ھوں اور ایک روز ایک لکڑي کے دونوں سروں میں آگ لگاکر چلے اور کہنے لگے کہ میں جاتا ھوں بہشت و دوزخ دونوں کو جلا دوں تاکہ خلایق عبادت بے سبب کریں *

حکایت

اُنہیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک مرتبہ چند شبانہ روز ایک درخت پر رقص کرتے رھے اور کہتے رھے ھو ھو لوگوں نے پوچھا یہہ کیا حال ھی کہا ایک فاختہ اِس درخت پر بیٹھي ھوئي کہہ رھي ھی کو کو میں جواب دے رھا ھوں ھو ھو کہ تو کہاں کہاں ڈھونڈھتي ھی وہ تو ھر جگہہ موجود ھی *

حکایت

اُنہیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک روز ایک جنازہ کو دیکھا کہ جسکے پیچھے ایک شخص روتا ھوا یہہ کہتا چلا جاتا ھی (آہ من فراق الولد) شبلي بھي اُسکے پیچھے ھو لیئے اور یہہ کہکر چلانے لگے (آہ من فراق الاحد) *

حکایت

اُنہیں کے حال میں لکھا ھی کہ جب وہ مر گئے تو کسینے اُن کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ کہو منکر نکیر سے کیسي گذري جواب دیا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا وہ آئے اور مجھہ سے پوچھا کہ تیرا خدا کون ھی میں نے جواب دیا کہ ھمارا خدا وہ ھی کہ جس نے تم کو اور سب فرشتوں کو حکم کیا کہ ھمارے باپ یعنے آدم کو سجدہ کرو اور ھم اپنے باپ کے پشت میں تھے اور تمھارا حال دیکھہ رھے تھے یہہ سنکر منکر نکیر کہنے لگے یہہ تو سب اولاد آدم کي طرف سے جواب دیتا ھی اور یہہ کہکر چلے گئے *

حکایت

حضرت رابعه بصري کے حال میں لکھا ھی که ایک مرتبه حج کو چلیں جنگل میں کعبه کو دیکھا که آپکے استقبال کے لیئے آیا حضرت رابعه نے کہا که مرا رب البیت می باید بیت را چه کنم کہاں ھی وہ جسنے فرمایا ھی (من تقرب الي شبرا تقربت الیه ذراعا) که جو میري طرف ایک بالشت چلے میں اس کي طرف گز بھر چلوں فقط الحمد لله علي الاتمام والصلوة والسلام علي سید الانام *

تمام شد

۱۳۲ ۲۹۶۵

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

۲۹٤٥۰۸ ۳۴۴
URDU STACKS
۱۸۶۶ء
۱۳۰۳ھ
مہدی علی اسد - کتاب المحبت و الرفق
Date